Government of Karnataka

سماجی سائنس

Social Science

اُردو میڈیم

Urdu Medium

6

چھٹی جماعت

Sixth Standard

حصّہٗ دوّم

(Part-II)

©KTBS Not to be republished

KARNATAKA TEXTBOOK SOCIETY(R.)
100 Feet Ring Road, Banashankari 3rd Stage,
Bengaluru - 560 085.

حصّۂ دوّم

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	History	تاریخ	نمبر شمارہ
1	Our Karnataka (Continued)	ہمارا کرناٹک (جاری)	1
39	Important Dynasties of South India	جنوبی ہند کے اہم شاہی خاندان	2
76	Kodagu, Kittur, Tulunadu and Hyderabad-Karnataka	کورگ۔کتّور۔تلوناڈو۔حیدرآباد کرناٹک	3
93	Religious and Social Reform Movements	سماجی اور مذہبی اصلاح کار	4
99	Rajpuths in Indian History	ہندوستان کی تاریخ میں راجپوت	5
	Civics	شہریت	
107	Government	حکومت	6
114	The Union Government, State Government and Judiciary	مرکزی حکومت، ریاستی حکومت اور عدلیہ	7
130	Human Rights	انسانی حقوق	8
	Geography	جغرافیہ	
134	Europe - Peninsula of Asia	ایشیاء کا جزیرہ نما براعظم یوروپ	9
155	Africa - The Central Continent	براعظم آفریقہ	10

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق 1: ہمارا کرناٹک (جاری) ((Our Karnataka Continued))

1.3 کلبرگی ڈویژن:

کلبرگی ڈویژن میں چھ ضلع ہیں کلبرگی، بیدر، بلاری، رائچور، کوپل اور یادگیر، ہماری ریاست کے کلبرگی ڈویژن میں خواندگی کی شرح، اوسط آمدنی، زراعتی پیداوار حیاتِ زندگی بہت نچلی سطح پر ہیں۔اس لئے حکومت کرناٹک نے 2000 میں پسماندگی معلوم کرنے کے غرض سے ڈاکٹر، ڈی یم نجنڈ پا کی صدارت میں علاقائی عدم مساوات مطالعہ کے لئے اعلیٰ افسروں پر مشتمل کمیٹی تشکیل کی۔اس کے مطابق ریاست میں بہت زیادہ پسماندہ ڈویژن کلبرگی ہے اس ڈویژن کے اضلاع کو مخصوص مدد دینے کے مقصد سے مرکزی حکومت دستور کے دفعہ 371 (جے) کے تحت مخصوص مقام عطا کیا ہے۔

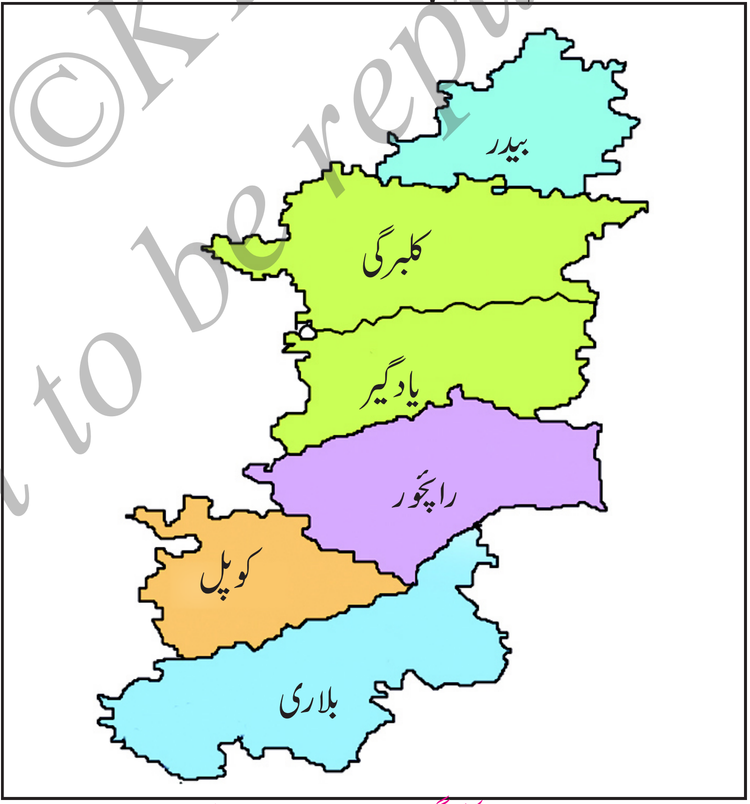

کلبرگی ڈویژن کے اضلاع کا نقشہ

©KTBS Not to be republished

تاریخی پس منظر:

اس ڈویژن کے اضلاع تاریخی تہذیب سے مالا مال ہیں۔قبل از تاریخ کے آثار یہاں دیکھ سکتے ہیں۔ تاریخ کے ابتدائی دور میں یہ علاقہ موریہ کی انتظامیہ میں شامل تھا۔اسکے بعد شاتا واہن کی حکومت کا حصہ بنا۔ دوراشوکہ کے بہت سارے کتبے یہاں پر حاصل ہوئے ہیں یہاں عام عہد 8 ویں صدی میں راشٹرکوٹ سلطنت کی حکومت تھی ،ان کا پایۂ تخت مانیا کیٹا (موجودہ ملکھیڑ ا) کلبرگی ضلع میں واقع ہے۔اسکے بعد کلیان کے چالوکیہ نے یہاں حکومت کی ان کا پایۂ تخت بسواکلیان تھا۔

ضلع بلاری کا ہمپی وجیانگر سلطنت کا پایۂ تخت تھا۔مشہور وچن کارشری بسونا کی قیادت میں چلی تحریک کا مرکز کلیان بھی کلبرگی ڈویژن میں شامل ہے۔وسطی دور کے حکمران بہمنی کا پایۂ تخت بھی کلبرگی ہی تھا۔

بہمنی اور وجیانگر کی سلطنت کے خاتمہ کے بعد کلبرگی حیدرآباد کے نظام کی حکومت میں شامل تھا۔ 1948 میں نظام کی حکومت جمہوریہ ہندوستان میں شامل ہوگئیں 1956 کی دوبارہ ریاستوں کی درجہ بندی سے نظام مملکت کے قبضے والے بیدر،کلبرگی اوررائچور ضلعوں کوکرناٹک میں شامل کرلیا گیا کلبرگی اس ڈویژن کا مرکز ہےاورمدراس صوبہ سے بلاری بھی کرناٹک میں شامل ہوگیا۔

پتھر کے کتبات

بہمنی اور وجیانگر حکومت کے بعد مختلف سرداروں نے ان علاقوں میں آزادحکومت قائم کی ان میں ہرپناہلی، جری ملے، سنڈور اور سرپور کے سردار مشہور ہیں۔

سُر پورے کے سردار کرشنا نایکا کی وفات کے بعد ان کا بیٹا وینکٹپا نایکا تخت نشین ہوا۔پہلی جنگ آزادی کے تعلق سے جانکاری رکھنے والے وینکٹپا نایکا نے انگریزوں کے خلاف جدوجہد کی لیکن انگریز اس کو قید کر کے۔قید خانے میں بند کردیا۔انگریز سرپورحیدرآباد نظام کو تحفے میں دے دیئے اس طرح بیدر،کلبرگی اوررائچور اضلاع نظام کے سلطنت کا حصّہ بنے یہ ضلع 1956 میں کرناٹک میں شامل ہوئے۔

©KTBS Not to be republished

حیدرآباد کرناٹک علاقوں میں آزادی کی تحریک:

ہندوستان کی آزادی کے بعد نظام، جمہوری ہندوستان میں اپنی حکومت شامل کرنے کے لئے تیار نہیں تھا اس سے مشتعِل لوگ نظامی شاہی کے خلاف جدوجہد کی اس حصے کی آزادی کی جدوجہد کی قیادت سوامی رامانند تیرتھا نے کی تھی، نظام کے قبضے والے حیدرآباد کرناٹک علاقے کی آزادی کی جدوجہد میں پیش پیش رہنے والے رہنماؤں میں سردار شرن گوڑا انعامدار شیومورتی الوندی، شیرور ویر بھدر پا، پربھوراجا پاٹل سنگانالا، پنڈالیکپا وغیرہ نے نظام شاہی کے خلاف ستیہ گرہ کا انعقاد کیا نظام کی حکومت نے عوام پر ظلم کرنا شروع کیا جس سے نظام کی مخصوص فوج رضا کار کے خلاف عوام میں غصہ کی لہر دوڑ گئی جس وجہ سے مرکزی حکومت کے اقدام اُٹھاتے ہوئے۔ 17 ستمبر 1948 میں حیدرآباد کو جمہوری ہندوستان میں شامل کرلیا اس وقت ہندوستان وزیر اعظم جواہرلال نہرو اور وزیر داخلہ سردار ولبھائی پٹیل تھے۔

I. درج ذیل سوالوں کے جواب لکھو۔

1. دستور کی کس دفعہ کے تحت کلبرگی حصے کے اضلاع کو مخصوص مقام دیا گیا؟
2. نظام کی حکومت کس سال ہندوستان میں شامل کی گئی؟
3. بلاری ضلع کے ہمپی کس سطنت کا پایہ تخت تھا؟
4. وجیانگر اور بہمنی خاندان کے زوال کے بعد حکومت کرنے والے سرداروں کے نام لکھو؟

خالی جگہ بھرتی کریں۔

1. بلاّری ضلع کا......................وجیانگر سلطنت کا پایہ تخت تھا۔
2. کلبرگی ڈویژن کے اضلاع کو......................میں آزادی حاصل ہوئی۔

©KTBS Not to be republished

قدرتی وسائل:

اس ڈویژن کے اہم ندیاں بھیما، تنگ بھدرا، کرشنا، ملاماری پینّے تورا، وغیرہ ہیں کارنجی ڈیم بیدر ضلع کے لئے تحفہ ہے۔ سرخ سیاہ، اور ریتلی مٹی اس ڈویژن میں ہے۔ دھان کو پلا اور رائچور ضلع کی اہم فصل ہے۔ گنّا یہاں کی اہم تجارتی فصل ہے۔ کپاس، باجرا، جوار، تور کلتھی وغیرہ یہاں کی دیگر اہم فصلیں ہیں۔ اس حصے کے اضلاع میں جنگلات بہت کم ہیں ضلع بلاری کا سنڈور تعلق گھنا جنگلاتی علاقہ ہے۔ بیدر ضلع میں جنگلات خال خال ہیں۔ ضلع کوپل میں جنگل کم مقدار میں ہیں۔

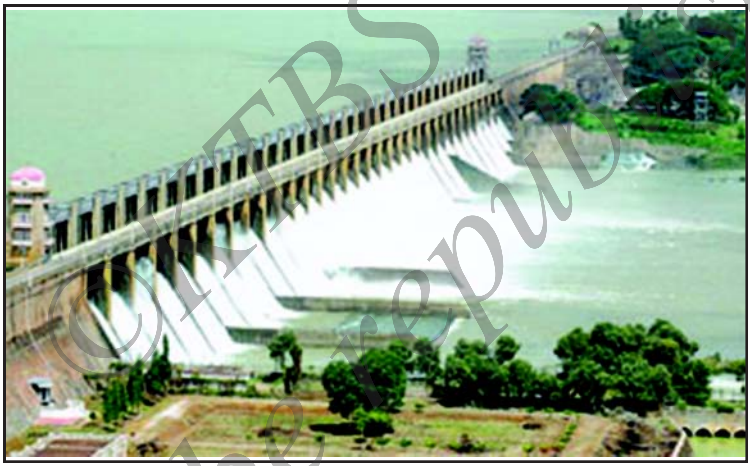

تنگا بھدرا ڈیم

اس ڈویژن کے اضلاع میں دستیاب ہونے والے اہم معدنیات، چاندی، سلی کان، سونا (ضلع رائچور) لوہے، مینگنیز وغیرہ ہیں اس کے ساتھ چونے کا پتھر گرانائٹ، وغیرہ اس ڈویژن کے تمام اضلاع میں دستیاب ہیں۔ قدرتی وسائل کے نقطۂ نظر سے کمزور ہے۔

تنگ بھدرا ڈیم رائچور بلاری اضلاع کو آب پاشی کے لئے پانی فراہم کرتا ہے۔ کرشنا ندی پر تعمیر کئے گئے بسوا ساگر ڈیم، رائچور اور کلبرگی ضلعوں کی زراعت کے لئے اور کارنجا منصوبہ ضلع بیدر کی زراعت کو پانی فراہم کرتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

لوہے کی کان

I. درج ذیل سوالوں کے جواب لکھو۔

1. اس حصّے کی دو اہم ندیاں کونسی ہیں؟
2. ضلع بیدر کے ایک ڈیم کا نام لکھو؟
3. ضلع بلاری اور رائچور کو پانی فراہم کرنے والا بندھ کونسا ہے؟

جنگلات، جنگلی جانور:

اس حصے میں جنگلات کی کمی ہے، بڑے بڑے جنگلی جانور یہاں پر نہیں ہیں۔ لنگور، ہرنیں، لومڑی بندر، ریچھ، بھیڑیا، جنگلی کتے وغیرہ اہم جنگلی جانور نظر آتے ہیں۔ ضلع

دروچی ریچھوں کا جنگل

©KTBS Not to be republished

بلاّری کے دروجی میں ریچھ کا جنگل ہے۔ضلع رائچور میں ہرنیں نظر آتے ہیں۔

زراعتی ترقی ،اور صنعتیں:

اس ڈویژن میں عوام کا اہم پیشہ زراعت ہے، یہاں پر بارش کی مقدار کم ہے۔ برسات پھر منحصر فصلیں اگائی جاتی ہیں۔ بارش بہت کم ہونے کی وجہ سے یہاں وقتاً فو قتاً عوام قحط سالی کا شکار ہوتی ہے۔اس ڈویژن کے اضلاع کو قحط سالی کے اضلاع کے نام سے بھی بلایا جاتا ہے۔

اس ڈویژن کی اہم صنعتیں فولاد اور لوہا، شکر، سیمینٹ ،حرارتی توانائی کے مراکز وغیرہ یہ صنعتیں مرد اور خواتین کو روزگار فراہم کرتی ہیں بلاری اور کوپل میں بڑے بڑے لوہے اور فولاد کے کارخانے ہیں یادگیری اور کلبرگی ضلعوں میں بڑے سیمنٹ کے کارخانے موجود ہیں۔ ضلع بیدر کی بیدری فن بہت مشہور ہے۔اس حصہ میں سیاحت کو فروغ حاصل ہورہا ہے۔اس حصے میں اہم سیاحتی مراکز ضلع بلاری کا ہمپی تنگ بھدرا باندھ کلبرگی ضلع کے خواجہ بندنواز کی درگاہ، ضلع بیدر کا قلعہ، بسواکلیان ،ضلع رائچور میں ہٹی سونے کی کان وغیرہ پورے ہندوستان میں سونے کی سب سے بڑی کان ضلع رائچور کی ہٹی مقام پر ہے۔

ہٹی کی سونے کی کان

©KTBS Not to be republished

.1 درج ذیل سوالوں کے جواب لکھو:۔

1. کلبرگی ڈویژن کی اہم صنعتیں کونسی ہیں؟
2. اس ڈویژن کے کونسے ضلع میں بہت زیادہ لوہے کے ذخیرے ہیں؟
3. کلبرگی ضلع کی درگاہ کا نام کیا ہے؟
4. کلبرگی ضلع کی اہم صنعت کونسی ہے؟

.II خالی جگہ بھرتی کریں:

1. اس ڈویژن کے .... میں سونے کی کان ہے۔
2. بلاّری ضلع میں .... جنگل ہے۔

فن، ادب، موسیقی، لوک گیت، ڈرامہ رقص:

کلبرگی حصے کے اضلاع معاشی اعتبار سے پچھڑے ہونگے لیکن فن، ادب، سنگیت، لوک گیت، رقاصی وغیرہ میدان میں مالا مال ہے۔ ادب کے تعلق سے کلبرگی حصے کی قدیم تاریخ ہے ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ کنڑا کی پہلی تصنیف کوی راج مارگ، کی تخلیق راشٹر کوٹ کی دور حکومت میں ہوئی تھی۔
''وکرمارجنا وجیا'' رزمیہ نظم آدی کوی پمپا نے راجا اری کیسری کے دور میں لکھی تھی۔ اور کنڑا کے تین رتن، پمپا، پونا، اور رناّ تینوں کلبرگی ڈویژن سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ کنڑی قواعد کی پہلی کتاب شبدھا منی درپنا لکھنے والے کیشی راجہ کا تعلق بھی کلبرگی سے ہے۔

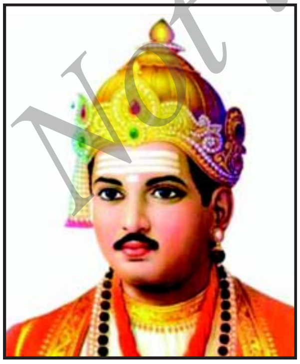
بسونا

وچن تحریک:

بارہویں صدی میں چلی اہم سماجی تحریک کے نام سے مشہور وچن تحریک کلبرگی کے کلیان شہر میں ہوئی تھی۔ بسونا، الما پربھو، اکاّ مہادیوی، جیڈرا داسمیا، سدارا ما وغیرہ سنتوں کی جگہ کلبرگی ہے۔ اس تحریک میں چھوت چھات وغیرہ کو انکار کیا گیا اور اسکے خلاف وچنو کے ذریعے اعلان جنگ کیا گیا ہے۔ اس تحریک

©KTBS Not to be republished

میں حصہ لے کر بہت سارے پسماندہ طبقے کے لوگوں نے وچن لکھے ہیں۔

داسا ادب:۔

پرندر داس

کلبرگی ڈویژن کے رائچور کو داس ادب کا مائیکا کہا جاتا ہے۔شری ویا سارایا کی قیادت میں داس تنظیم کی تشکیل ہوئی اونچ نیچ ، کی تفریق جیسے سماجی برائیوں سے انکار کیا گیا ، پرندراداس اورکنکا داسا ، راگھا ویندرا تیرتھا وغیرہ نے کیرتن کی تخلیق کی ، ذات پات کے فرق کو اپنے کیرتن کے ذریعے تنقید کئے اور کیرتن کے ذریعے مالداروں کی زبردستی پر بھی تنقید کیا کرتے تھے۔

اصولی الفاظ کے تشکیل کار:

وچن تحریک ، داس ادب ، قدیم رزمیہ نظمیں ، دیگر خیالات سے متاثر ہو کر لوگ اصولی الفاظ کی تشکیل کر نے لگے لوک گیت کے فنکار ، سادھوسنت اور فقراء کے تشکیل شدہ گتیوں کو اصولی الفاظ کہا جا تا ہے۔

18 ویں اور 19 ویں صدی میں کئی اصولی الفاظ کے تشکیل کاروں نے جنسی استحصال کے خلاف ، چھوت چھات ، جھوٹ کے خلاف ، ناجائز پیسے کمانے کے خلاف اپنے اصولی الفاظ کے ذریعے تنقید کئے ہیں ۔ چنور کے جلال صاب ہنومنتوّا وغیرہ نے اصول الفاظ کی تشکیل کی ہے ۔ کئی ناخواندہ لوگوں نے بھی اصولی الفاظ بنا کر گانے کی شکل میں پیش کی ہیں۔

دور جدید میں کلبرگی ڈویژن میں ادبی میدان کو مالا مال کرنے والوں میں سدیّا پُرانک ، جیا تیر تھا ، راجا پروہیتا ، شانتا رسا ، پنڈت تارا ناتھ ، بی ۔ چی ۔ مودینور سنگنا ، سمبی لنگنا ، شری متی شیلجا چڑ چنا ، جیا دیوی طائی لگا ڈے ، چنّا والیکر ، جمبنّا امراچنتا وغیرہ نے کلبرگی ڈویژن کے لئے موسیقی کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں ، سدراما ۔ جمبلا دنی ، پم تارا ناتھ ، غزل گنڈ ما ، سبھدر ا منصور وغیرہ نے موسیقی کے میدان میں اہم خدمات انجام دی ہیں ۔ فن مصوری کے لئے مشہور یس یم پنڈت کا نام سرفہرست ہے ۔ لوک گیت ڈراموں میں

©KTBS Not to be republished

،بڑا کھیل، چھوٹا کھیل کھ پتلی کے مظاہرے وغیرہ عام بات تھی، کھ پتلی کے کھیل میں بیلگل ویرنا مشہور تھا۔
نندی کی ناچ، الاوی ناچ، چوڑ ما ناچ، لمانی ناچ، کولاٹا، ویرگا سے دَرگہ مُرگی، فرگی، وغیرہ لوک گیت
فنون کے اقسام ہیں۔ بھالو کا کھیل، چور پولیس کا کھیل، محرم کی ناچ، مکھوٹے لگا کرنا چنا، وغیرہ لوک گیت
اقسام ہیں۔ ضلع بیدر کا بیدری فن، کنّال کی گڑیا، ضلع کوپل کی کودی، وغیرہ رسمی فن آج بھی موجود ہیں

I. درج ذیل سوالوں کے جواب لکھو۔

1. گلبرگی ڈویژن کے قدیم دور کی تشکیل کردہ نظمیں کونسی ہیں؟
2. وچن تحریک کے تعلق سے مضمون لکھو؟
3. داس ادب میں کارنامے انجام دینے والے دو داسوں کے نام لکھو؟
4. ڈویژن کلبرگی میں لوک گیت ناچ کے نام لکھو؟

تعلیم اور ہماری صحت:

تعلیمی پسماندہ اضلاع یادگیر اور رائچور کلبرگی ڈویژن میں موجود ہیں۔ خواندگی کی سطح بہت کم ہے۔ لیکن اب بہتر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس حصے کے کلبرگی میں یونیورسٹی ہے۔ اور کرناٹکا مرکزی یونیورسٹی موجود ہے۔

رائچور میں زراعتی یونیورسٹی، بلاری ضلع میں کرشنا دیورایا یونیورسٹی اس ضلع کے ہمپی میں کنڑا یونیورسٹی اس کے ساتھ ساتھ بیدر میں مویشی پالن اور ماہی گیری کی یونیورسٹی موجود ہیں اور کلبرگی میں مشہور بدھ وہار بھی موجود ہے۔

بلاری، کلبرگی، رائچور اور بیدر میں میڈیکل کالج تعمیر کئے گئے ہیں۔ ہر ضلع میں ضلع دواخانہ دیہی علاقوں میں اسکے معاون مراکز صحت اور تعلیم کے میدان میں ترقی بڑی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ یہاں پر بڑی ای، ایس، آئی ہسپتال بھی ہے۔

©KTBS Not to be republished

گلبرگہ یونیورسٹی

بدھ وہارا

©KTBS
Not to be republished

I. درج ذیل سوالوں کے جواب لکھو۔

1. رائچور ضلع میں موجود یونیورسٹی کونسی ہے؟
2. ضلع بلاری کے دو یونیورسٹی کونسے ہیں؟
3. کنڑا یونیورسٹی کس مقام پر ہے؟

II. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کرو:۔

1. کرناٹک مرکزی یونیورسٹی ______ ضلع میں ہے۔
2. ہمپی میں موجود یونیورسٹی کا نام ______ ہے۔

ثقافتی دولت:

کلبرگی ڈویژن مال ودولت میں کمزور ہوسکتا ہے۔لیکن ثقافتی دولت سے معمور ہے،موسیقی ،ادب ، مصوری،لوک گیت، ڈرامے،رقص وغیرہ علاقوں میں کلبرگی ڈویژن کی خدمات ہمارے صوبے کے لئے بہت زیادہ ہیں۔کرناٹک کے چار قدیم شاہی خاندانوں کی پناہ گاہ ہے۔راشٹر کوٹ،کلیان کے چالوکیہ،بہمنی اور وجیانگر سلطنت ان خاندانوں کے دورحکومت میں ادب فن موسیقی وغیرہ کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔بیدر کا بیدری فن کنّال کے کھلونے،کودی وغیرہ گھریلو صنعتیں یہاں پائی جاتی ہیں قدیم فنِ تعمیرات کے لئے یہ مشہور

ہے۔ بیدر کا قلع، ہمپی کی یادگار، بسواکلیان کی بسونا کی یادگار، کلبرگی کی خواجہ بندہ نواز کی درگاہ وغیرہ فن تعمیرات کے لئے مشہور ہیں۔

کِنّال کے گڑیا

آزادی کے مجاہد:

کرناٹک کے دیگر ڈویژن میں ہندوستان کی آزادی کے لئے اور متحد کرناٹک کے لئے تحریکیں چلی تو کلبرگی ڈویژن میں لوگ نظام کی حکمرانی سے آزادی حاصل کرنے کے لئے اور متحد کرناٹک کی تحریکوں میں حصہ لینا پڑا۔ جنگ آزادی کے تعلق سے اس حصے کے دو واقعات کا ذکر کرنا ہے۔ پہلا لوگوں میں قومی تحریک کے تعلق سے بیداری پیدا کرنے کے مقصد کے لئے کتب خانہ تحریک اور دوسرا بچوں کو تعلیم دینے کے لئے اور آزادی کی جدوجہد کے تربیت کے مقصد سے قومی مدرسے کا قیام چار قومی مدارس کا قیام ہوا۔ وہ یہ ہیں

1. نیا مدرسہ کلبرگی (1907)
2. عثمانیہ قومی مدرسہ چنچولی
3. ودیانند اگروکل کوک نور (1922)
4. ہمدرد قومی مدرسہ رائچور (1922)

©KTBS Not to be republished

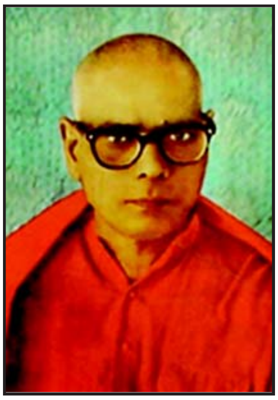

رمانند اتیرتھا

اس ڈویژن میں آریہ سماج اور وندے ماترم کی تحریک سے آزادی کی جدوجہد کے لئے ترغیب ملی۔ مہا گاوٴں کے کلیان شٹی نے آزادی کی جدوجہد کے لئے نوجوانوں تنظیم کی تشکیل کی۔ مہا گاوٴں کے چند شیکھر پاٹل نے اپنی صدارت میں اسکی قیادت کی۔ اس علاقے کے مشہور آزادی کے مجاہد شری رمانند تیرتھ ہیں۔ انکے علاوہ کئی لوگ جنگ آزادی کی تحریک میں حصہ لئے تھے۔ نظام شاہی سے آزادی کی تحریک میں اہم کردار نبھانے میں سردار شرن گوڈا انعامدار اہم ہیں۔ نظام کی انفرادی رضا کار نامی فوج لوگوں پر ظلم ڈھاتی تھی۔ اس وجہ سے لوگ اس کے خلاف مشتعل ہو گئے۔ 15 اگست 1947 میں ہندوستان آزاد ہونے کے باوجود کلبر گی ڈویژن کو 17 ستمبر 1948 میں نظام کی حکمرانی سے جمہوری ہندوستان میں شامل کرلیا گیا۔

I. درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

1. کلبرگی ڈویژن میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے ساتھ اور دو تحریکیں کونسی ہوئی تھی نام لکھو؟
2. نظام کی نجی فوج کا نام کیا تھا؟
3. کلبرگی ڈویژن میں آزادی کی تحریک کے طور پر بیسویں صدی کے ابتداء میں شروع کئے گئے دو قومی مدرسوں کے نام لکھو؟
4. حیدرآباد نظام کی حکمرانی کونسی تاریخ میں جمہوری ہندوستان میں شامل ہوئیں؟
5. کلبرگی ڈویژن کے جنگ آزادی کے مجاہدین کون تھے؟

ڈویژن کی اضلاع کے خصوصیات:

اس حصے میں چھ اضلاع ہیں۔ ابتداء میں چار ضلع تھے۔ لیکن 1997 میں ضلع رائچور کو تقسیم کر کے ضلع کوپل کی تشکیل کی گئی۔ اسی طرح 10 اپریل 2010 کو ضلع گلبرگہ کی تقسیم کر کے ضلع یادگیر کی تشکیل کی گئی۔ بہمنی کے دورِ حکمرانی میں کئی اسلامی فنون کو فروغ ملا۔ اس ضلع میں کئی قدیم یادگاریں موجود ہیں۔ اس میں سنّتی مشہور

©KTBS Not to be republished

ہے۔یہاں کئی بدھ وہار موجود ہیں۔دریائے کاگنا کے ساحل پر مانیا کھیٹا ہے۔

ضلع کلبرگی:۔

یہ ایک سرحدی ضلع ہے۔کہا جاتا ہے کہ دس تا گیارہویں صدی میں اسکا قیام ہوا۔تیرہویں صدی میں یہ ضلع بہمنی سلطنت کا پایہ تخت تھا۔10 اپریل 2010 میں اس ضلع کو تقسیم کرتے ہوئے ضلع یادگیر کی تشکیل کی گئی۔
یہاں کی اہم فصلیں تور، جوار، کپاس، باغبانی کی فصلیں، دنیا میں سب سے لمبا 29 فیٹ توپ بہمنی سلطنت کا ہے۔جو یہاں پر موجود ہے۔اس شہر میں شرنا بسویشورا کا مندر کے میلے کے لئے ہزاروں عقیدت مند یہاں آتے ہیں۔اسی طرح خواجہ بندہ نواز درگاہ میں عرس کے لئے ہزاروں زائرین آتے ہیں۔اس ضلع کے گنبدوں میں فطری رنگوں سے کی گئی مصوری اور نقش ونگاری زائرین کو کھینچ لاتی ہے۔1347 میں بہمنی حکمرانوں نے خوبصورت قلعہ تعمیر کئے۔ان دنوں کلبرگی شہر میں سدھارتھ بدھ وہار کی تعمیر کی گئی ہے۔اس بدھ وہار کی تبت گرو دلائی لاما کے ہاتھوں افتتاح ہوئی۔بھیما ندی کے ساحل پر دتاترایا کا مقدس مقام 'گانا گاپورا' موجود ہے۔یہ مقدس زیارت گاہ ہے۔

خواجہ بندہ نواز کی درگاہ

©KTBS Not to be republished

اس ضلع میں دو یونیورسٹیاں موجود ہیں پہلی گلبرگہ یونیورسٹی، دوسری کرناٹک مرکز یونیوسٹی، اس ضلع کے سیڑم تعلقہ میں زچہ کھمبا کے نام سے 52 فیٹ کا کھمبہ (ستون) موجود ہے۔ اس کھمبہ کی تہہ میں پتلے کپڑے کو آر پار کر سکتے ہیں۔ اس ضلع کا دوسرا تاریخی مقام مرتورو ہے۔ یہ مشہور ہندو قوانین لکھنے والے وگنیا نیشور کا پیدائشی مقام ہے۔ اس ضلع میں کئی سیمینٹ کے کارخانے موجود ہیں۔

ضلع یادگیر:

تین تعلقاجات پر مشتمل یہ ایک چھوٹا ضلع ہے۔ یادگیر، شورہ پور، شاہ پور تین تعلق سے یہ ضلع 2010 میں تشکیل پایا۔ اس علاقے پر شاتاواہن، چالوکیہ، راشٹراکوٹ، عادل شاہی، نظام شاہی حکمرانوں نے حکومت کی یہاں پر کارآمد یورینیم معدن دستیاب ہے۔ اس ضلع کی معدن ملک کی دفاع اور بجلی کی پیداوار کے لئے بہت کارآمد قدرتی وسائل ہے۔ اس ضلع کا سب سے بڑا کارخانہ کورگرین شکر اور فیوئیل پرائیویٹ لیمٹیڈ ہے۔ یہ ایک ملی جلی صنعت ہے۔ شکر، بجلی، نامیاتی کھاد اور صنعتی کیمیاء کی پیداوار کی جاتی ہے۔ اس ضلع میں شاہ پور تعلق کا پہاڑی سلسلہ سوئے ہوئے بدھا کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

ضلع بیدر:۔

بیدر کافن

اس ضلع کی دولتمند تاریخ ہے۔ موریا، شاتاواہنا، راشٹرکوٹ، چالوکیہ، کلچوری، کاکتیا، خلجی، بہمنی، بریدشاہی خاندانوں نے یہاں حکمرانی کی۔ کرناٹک کے شمال کے آخری سرے پر موجود ہے۔ یہ ایک سرحدی ضلع ہے۔ یہاں کی زراعت بارش پر منحصر ہے۔

گرودوار

اس ضلع میں بہنے والی اہم ندیاں: مانجرا، کارنجا، مُلّا ماری، چھلکی نالا، سماجی اصلاح کار شری بسویشورا سے اصلاحی کام انجام پائے وہ کلیان مقام اس ضلع میں موجود ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سکھوں کے گرو گرونانک نے اس شہر کو حاضری دی تھی۔

©KTBS Not to be republished

یہاں سب سے بڑا گرودوار بھی ہے۔اسے گرونانک جھرا کہا جاتا ہے۔یہاں پر نرسمہا جرنی نامی مقدس جگہ ہے۔

اس ضلع میں 435 مربع کلومیٹر احاطہ کا جنگلاتی علاقہ ہے۔اس جنگلاتی علاقے کو مخصوص جنگل، محفوظ جنگل، اور آزاد جنگل کے نام سے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔یہاں پر ادویات کے پودوں کو اُگانے اعلیٰ پودوں کے باغ کو فروغ دیا گیا ہے۔

بیدر شہر کے درمیان میں وسیع قلعہ ہے۔قلعہ کے اندر کئی عمدہ عمارتیں ہیں۔ان میں رنگین محل اہم ہے۔ یہ 1424 کے بعد بہمنی حکمرانوں کا پایہ تخت تھا۔اس قلعہ کی جاذب نظر بڑی کمانیں، مساجد اور پھولوں کا باغ پانی سربراہی کا نظام نہایت ہی منفرد ہے۔

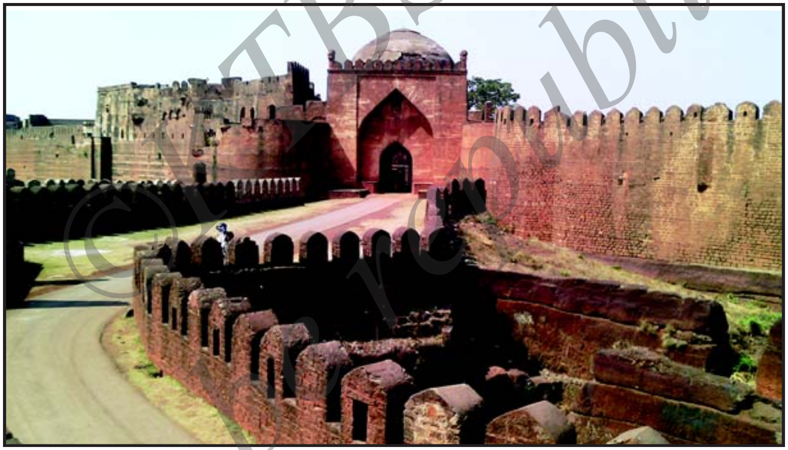

بیدر کا قلعہ

ضلع رائچور:

اس ضلع کو دوآب علاقہ کہا جاتا ہے۔کیونکہ یہ جنوب میں تنگا بھدرا دریا اور شمال میں کرشنا ندی کے درمیان کا علاقہ ہے۔اسے دھان کا گودام کہا جاتا ہے۔اس ضلع میں جملہ سو سے زائد چاول کے مل ہیں۔ غذائی اشیاء یوروپی ممالک کو رفت کی جاتی ہیں۔یہاں تقریباً 5000 ٹن کی گنجائش والا سرد خانہ قائم کیا گیا ہے۔یہ ایک سرحدی ضلع ہے۔مرغی پالن کے لئے مشہور ہے۔اس شہر میں بڑے پیانے پر حرارتی توانائی تیار کی جاتی ہے۔ریاست میں استعمال ہو رہے جملہ 48% بجلی یہاں سے فراہم ہوتی ہے۔

© KTBS Not to be republished

برقی قوت کے مرکز

ملک کے تمام شہروں کو رابطہ قائم کرنے کے لئے ریلوے راستہ رائچور شہر سے ہو کر گذرتا ہے۔حیدر آباد، ممبئی، چینئی، بنگلور کے لئے ربط رکھنے والا ریلوے راستہ یہاں ہے۔ یہاں کے مسکی شہر میں اشوک چکرورتی کا کُتبہ دستیاب ہے۔ یہ واضح ہوتا ہے کہ عام عہد قبل از یہ ترقی یافتہ علاقہ تھا۔قبل از عام عہد موریہ سلطنت کا حصہ تھا۔اس ضلع کے عوام کا اہم پیشہ زراعت ہے۔

اشوک کا کتبہ مسکی

اس ضلع کے سندھنور اور رائچور ترقی یافتہ تعلق ہیں تو لنگسگور اوسط درجہ کا تعلق ہے۔ دیودرگہ اور مانوی نہایت پچھڑے تعلقاجات ہیں۔

ضلع کوپلا:

کوپّلا شہر کو جین مذہب والوں کا کاشی کہا جاتا ہے۔جین مذہب کے لوگوں کے لئے یہ مقدس مقام ہے۔ پالکی گُنڈ اور گوی مٹھ میں اشوک کے کُتبات دستیاب ہیں۔ ہندوستان کی پہلی جنگِ آزادی کے نام سے مشہور 1857 کی جدوجہد میں انگریزوں کے خلاف کوپّلا علاقے کے منڈرگی بھیم راؤ نامی سپاہی نے حصہ لیا تھا۔

©KTBS Not to be republished

جوانگریزں کے خلاف ہوئی جنگ میں شہید ہوا۔اس ضلع میں جوار، دھان، کپاس، ساواں،مکئی، گیہوں وغیرہ فصلیں اُ گائی جاتی ہیں۔کہا جاتا ہے کہ اس ضلع کی مٹی اور آب و ہوا کاشتکاری کے لئے منا سب ہے ۔ آم ، چیکو ، انار ، کیلا انگور کثیر مقدار میں اُ گائے جاتے ہیں۔

مہادیو کا مندر۔اٹگی

اس ضلع میں جنگلاتی علاقے کم ہیں ۔یہ بات صحیح ہے کہ یہاں جنگلی جانور بالکل نہیں ہیں۔کلیان، چالوکیہ راجاؤں سے تعمیر کردہ بڑا مہادیوا مندر اٹگی میں ہے۔اسے منادر کا چکرورتی کہا جاتا ہے۔

لکڑی کے کھلونوں کے لئے قومی شہرت یافتہ کنال رائچور سے تھوڑی دور پر واقعہ ہے۔یہاں لکڑی کے کھلونے تیار کرنے والے روایتی فن کو باقی رکھنے والے روایتی فنکاروں کی رہائش گاہیں ہیں۔اس ضلع کے منیر آباد میں تنگا بھدرا ندی پر بڑا باندھ باندھا گیا ہے۔وجئے نگر راجاؤں کا ابتدائی پایۂ تخت آنے گوندی کوپلا ضلع میں ہے۔عنقریب یہاں کئی لوہے اور فولاد کے کارخانے وجود میں آئے ہیں۔کوپّلا علاقے کو ترُول گنڑ ا علاقہ کہا جاتا ہے۔

ضلع بلاّ ری: وجئے نگر سلطنت کا پایۂ تخت ہمپی بلاری ضلع میں ہے۔یہ سلطنت 1336 تا1565 تک مشہور ہوئی۔رامائن اور مہابھارت پرُان سے منسلک کئی مقامات اس ضلع میں ہیں۔کنکا گری میں کنکا چلا مندر مشہور ہے۔اس شہر میں موجود دُرگمّا مندر کی دیوی کوبلری کہا جاتا ہے۔اس غرض سے اس ضلع کا نام بلاری آیا ہے۔

انگریزوں کے انتظامیہ میں مدراس علاقے کا حصہ تھا۔آزادی کے بعد 1953 میں یہ میسور سلطنت میں شامل کیا گیا۔آگے چل کر 1956 میں اسے کلبرگی ڈویژن میں شامل کیا گیا۔

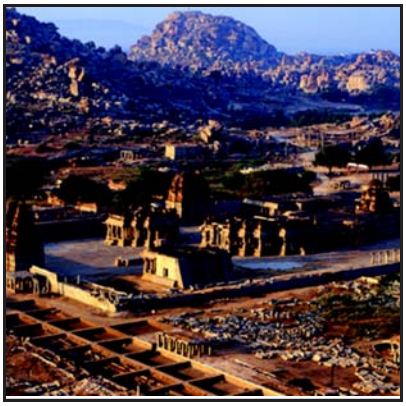

ہمپی

کارخانہ

ہمپی میں کئی بڑے تجارتی مراکز ہیں۔ یہاں اُگرانرسمہا، ہجارارامامندر، کملامحل، ویروپاکشا مندر وغیرہ سیاحوں کو کثیر تعداد میں اپنی طرف مائل کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ سنڈور کا کماراسوامی مندر، کورووالی کا ملیکارجنا مندر، باگلی کا کلیشورا مندر مشہور ہیں۔ بلاری شہر کے قریب حرارتی توانائی کا مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اس ضلع کا تورانا گلو صنعتی مرکز کے طور پر اُبھر رہا ہے۔ دونی ملئی میں موجود بڑا این۔ یم۔ ڈی۔ سی۔ یو (نیشنل منیرل ڈولپمنٹ کارپوریشن) مشہور خام لوہے کی کان کنی کی صنعتیں ہیں۔

ضلع بلاری تاریخی اہمیت کا حاصل ہے۔ تنگا بھدرا آبپاشی منصوبہ زرعی انقلاب کا ذریعہ ہے۔ تورانا گل کا لوہے اور فولاد کا کارخانہ جدید ترقی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

کنڑا یونیورسٹی، ہمپی

©KTBS Not to be republished

اس ضلع میں دو یونیورسٹیاں ہیں: ہمپی میں کنڑا یونیورسٹی اور بلاری میں وجیانگر شری کرشنا دیورایا سرکاری یونیورسٹی۔

درج ذیل سوالات کے جواب لکھئے:۔

1) کلبرگی ڈویژن میں کتنے اضلاع ہیں؟
2) قدیم دور میں اس علاقے پر حکمرانی کرنے والے تین راجاؤں کے خاندانوں کے نام لکھئے؟
3) ہندوستان میں سونا دستیاب ہونیوالا مقام ضلع رائچور میں ہے۔ اُسکا نام لکھئے۔
4) اس ڈویژن میں قائم کردہ دو حرارتی توانائی کے مراکز کونسے ضلع میں ہیں؟
5) ضلع بلاری میں ہمپی کس سلطنت کا پایۂ تخت تھا؟
6) خواجہ بندہ نواز درگاہ کونسے ضلع میں ہے؟

سرگرمیاں:

اس ڈویژن کے اضلاع میں موجود لوہے کی کانیں اور لوہے اور فولاد کے کارخانوں کی فہرست بنائیے۔ انکے تصاویر اکٹھا کر کے رُوداد تیار کیجئے۔

بیلگاوی ڈویژن:

اس ڈویژن کے 4 اضلاع 1956 تک ممبئی علاقے میں شامل تھے۔ ریاست کی ازسرِنو تشکیل کے بعد کرناٹک میں شامل ہوئے 1997 میں اس علاقے کے دھارواڑ ضلع کو تقسیم کرتے ہوئے ہاویری اور گدگ ضلع کی تشکیل ہوئی۔ وجیاپورا ضلع کو تقسیم کر کے باگلکوٹ ضلع تشکیل کیا گیا۔ اس ڈویژن میں اب سات اضلاع ہیں۔ وہ بلگام، دھارواڑ، ہاویری، گدگ، وجیاپورہ، باگلکوٹ اور شمالی کینرا

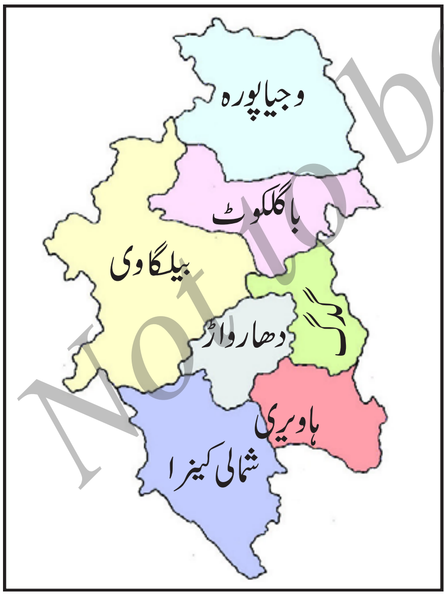

بلگام ڈویژن کا نقشہ

©KTBS
Not to be republished

تاریخی پس منظر

بادامی کی مندر و مورتی

اس علاقے پر شتاواہان اور موریہ کی حکمرانی تھی ۔اس ڈویژن کا بنواسی کدمبا کا صدر مقام تھا اور بادامی چالوکیہ کا صدر مقام تھا ۔ بادامی، پٹدکل، آئی ہولے دنیا بھر میں مشہور مندر ہیں۔ بادامی کے غاروں میں فن سنگ تراشی کی شان و شوکت ہمیں نظر آتی ہے۔اس ڈویژن کے بسوان باگیواڑی، کوڈل سنگما وغیرہ وچنا تحریک کے مرکز تھے۔کوڈلاسنگما میں سماجی اصلاح کارشری بسویشوار کی ''آئی کیہ'' مقام (یوگی کا ذات خداوند سے اتصال) ہے ۔راشٹرکوٹا اور بہمنی حکمرانوں نے بلگام ڈویژن پر حکومت کی تھی ہے۔

ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں بلگام ڈویژن کے اضلاع قابل قدر و بے مثال خدمات انجام دی ہیں ۔1824 میں کتور رانی چنما نے انگریزوں سے مقابلہ کیا۔ انگریزوں کے خلاف کتور رانی چنما کا مقابلہ تاریخی مقام رکھتا ہے پھر سنگولی رایناّ کا مقابلہ یادگار ہے۔1924 میں بلگام میں مہاتما گاندھی کی صدارت میں کانگریس کا اجلاس ہوا۔شمالی کینرا ضلع میں محصول انکار ستیہ گرہ چلی۔اس ڈویژن کے اضلاع ممبئی علاقہ میں شامل تھے۔1956 میں متحد کرناٹک کی تشکیل پر کرناٹک میں شامل ہوئے۔ابتدائی دور میں اس ڈویژن میں بلگام ،شمالی کینرا ، بیجاپور (وجیاپور) اور دھارواڑ 4 اضلاع تھے۔جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔آج اس ڈویژن میں ساتا اضلاع ہیں۔ اس ڈویژن کے وجیاپورا، شمالی کینرا اور بلگام سرحدی اضلاع ہیں۔

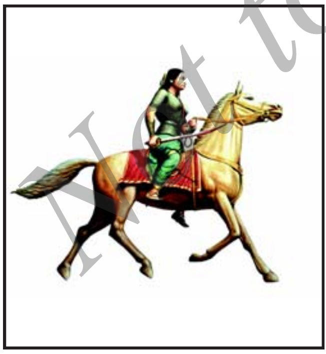
چنما

سنگولی رایناّ

©KTBS Not to be republished

I. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھو۔

1. انگریزوں کا مقابلہ کرنے والی رانی کون تھی؟
2. ہاویری گدگ اور باگلکوٹ اضلاع کی تشکیل کب ہوئی؟
3. ضلع میں مہاتما گاندھی کی صدارات میں کانگریس اجلاس کب ہوا؟
4. بادامی کس راج گھرانے کا صدر مقام تھا؟

II. مندرجہ ذیل مناسب الفاظ سے خانہ پری کرو۔

1. بلگاوی ڈویژن کے اضلاع کرناٹک میں ____________ سال میں شامل ہوئے۔

قدرتی وسائل:

یہ علاقہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ ہمیشہ بہتی ہوئی ندیاں گھنے جنگلات، معدنی ذخائر زرخیز زمین اور بجلی تیار کرنے والے تنصیبات ہیں اس علاقے کی اہم ندیاں کرشنا، ملا پربھا، گھٹا پربھا، بھیما، کالی تنگبھدرا وغیرہ ہیں۔ یہ ندیاں جہاں سے گذرتی ہیں۔ کئی مقامات پر دلکش آبشار بناتی ہیں گوکاک آبشار بہت ہی پر کشش ہے۔ ڈانڈیلی کے قریب ماگوڈ آبشار، کاروار کے قریب دیو مالا آبشار مرڈیشور کے قریب اپسر کونڈ آبشار وغیرہ قدرتی خوبصورتی کے مراکز ہیں یہاں تفریح کے لئے عمدہ اور ساز گار ماحول ہے۔ ''آمشی'' قومی پارک کالی ندی کے کنارے ہے۔

ڈانڈیلی کا جنگلی جانوروں کا قومی پارک اَتی ویری پرندوں کی پناہ گاہ قدرتی خوبصورتی کے مراکز ہیں۔ اس علاقے کے ضلع باگلکوٹ میں خام لوہے کے ذخائر اور چونے کے پتھر ملتے ہیں۔ گارکا پتھر اس ڈویژن کے تمام اضلاع میں کثیر مقدار میں ملتا ہے۔ الکل کے علاقے گرانائیٹ کے مخزن ہیں یہاں سے گرانائیٹ پتھر برآمد کیا جاتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

الکل گرانیٹ

I. درج ذیل سوالات کے جوابات لکھو

1. بلگام ڈویژن کے دو اہم ندیوں کے نام لکھو۔
2. اس علاقے کے اہم جنگلی جانوروں کی پناہ گاہوں کے نام لکھو۔
3. الکل میں کونسے قدرتی وسائل ملتے ہیں؟

جنگلات، جنگلی جانوروں کی رہائش گاہیں:

بلگام ڈویژن کے شمالی کینرا، بلگام اور دھارواڑ اضلاع میں گھنے اور سدا بہار جنگلات پائے جاتے ہیں منطقہ حارہ کے جنگلات جو سال بھر ہرے بھرے رہتے ہیں۔ سدا بہار جنگلات کہلاتے ہیں یہاں خشک سالی نہیں ہوتی۔ یہ محفوظ جنگلاتی علاقہ ہے۔ اور آزاد جنگلاتی علاقہ

گھنے جنگل

©KTBS Not to be republished

ہے۔ضلع شمالی کنڑا کا جملہ رقبہ کا 80% فی صد علاقہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ ہاتھی، جنگلی بھینس، ہرن، شیر، چیتا، ریچھ، مور جنگلی بلی وغیرہ جنگلی جانور پائے جاتے ہیں۔

ان جنگلات میں شیشم، ساگوان، صندل، متی، نندی وغیرہ کے درخت اگائے جاتے ہیں۔ان جنگلات کی نیم پیداوار ''آدی واسی'' قبائلی لوگوں کی آمدنی کا ذریعہ ہے۔

I. درج ذیل سوالات کے جوابات لکھئے۔

1. سدابہار جنگلات کسے کہتے ہیں؟
2. بلگام ڈویژن کے اہم آبشاروں کے نام بتاؤ؟
3. بلگام ڈویژن کے کس ضلع میں لوہے کی معدن دستیاب ہے؟

زراعت، صنعتیں:

اس علاقے میں کالی مٹی اور لال مٹی پائی جاتی ہے۔دھان، کپاس، مکئی، دال دانے گیہوں مونگ پھلی مرچی یہاں کی اہم فصلیں ہیں۔

مہالنگا پورا کا گڑ، بیاڈگی مرچ، کا جو اہم پیداوار ہیں۔ملاپربھا آبی منصوبہ (نویل تیرتھا) کرشنا آبی

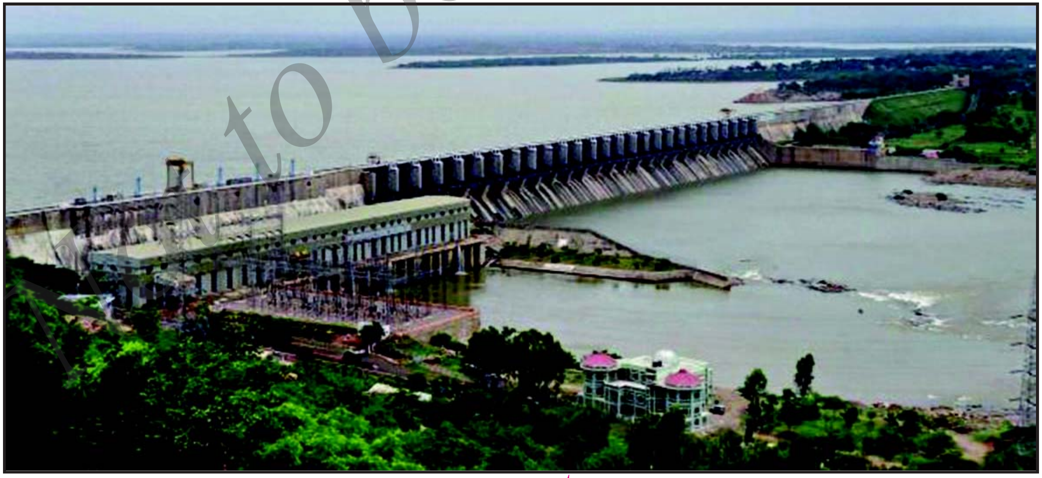

المٹی باندھ

©KTBS not to be republished

منصوبہ (لمیٹی) اہم آب پاشی کے منصوبے ہیں۔کالی، وردھا، شراوتی، ڈونی، بھیما دیگر اہم ندیاں ہیں۔

ضلع شمالی کنیرا کا اہم پیشہ ماہی گیری ہے۔ یہاں کئی مچھلیوں کے تحفظی مراکز ہیں۔کاجو اہم زراعتی فصل ہے۔کاجو تحفظ مراکز بھی ہیں شمالی کنڑا ضلع میں کدرا 'صوفا' کوڈا ساہلی، ناگا جھری، اور کیئگا بجلی پیداوار کے مراکز ہیں۔سپیاری، گنا، کپاس گرم مصالحہ یہاں کی اہم تجارتی فصلیں ہیں۔وجیاپورا اور باگلکوٹ ضلع باغاتی فصلوں کے لئے مشہور ہیں۔یہاں کی آب و ہوا اور مٹی کی خاصیت پھلوں کی پیداوار کے لئے مددگار ہے۔ان اضلاع میں انگور کی کاشت کی جاتی ہے۔انگور تحفظ مراکز یہاں پر اب قائم ہو رہے ہیں۔اس کے علاوہ انار، لیمو، سپوٹا، موسمبی وغیرہ پھلوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ضلع ہاویری عمدہ بیج تیاری کا اہم مرکز مانا جاتا ہے۔یہاں کئی اہم قومی بیجوں کی تیاری کے مرکز ہیں۔گلے داگدّ' ا'' رو یکے کنا'' زنانہ جیکٹ تیار کرنے کا مرکز ہے۔ہبلی، بلگام، باگلکوٹ گدگ ہاویری اہم صنعتی مراکز ہیں۔الکل میں کئی گرانائیٹ پتھر تراشنے کے مرکز کام کر رہے ہیں۔

.I درج ذیل سوالات کے جوابات لکھو:

1. اس ڈویژن کے اضلاع میں اُ گائی جانیوالی اہم زراعتی پیداوار کونسی ہیں؟
2. اس ڈویژن کے کونسے ضلع میں لوگوں کا اہم پیشہ ماہی گیری ہے؟
3. اس ڈویژن کے کونسے ضلع میں بیجوں کی پیداوار کے مراکز ہیں؟
4. اس ڈویژن کا ہیاڈگی کونسی زراعتی فصل کے لئے مشہور ہے؟

فن، ادب، موسیقی لوک گیت، ڈرامہ

اس ڈویژن کے اضلاع مختلف فنون لطیفہ کے لئے مشہور ہیں۔دھارواڑ قومی اور بین الاقوامی ہندوستانی موسیقی کا مائیکا کہلاتا ہے۔بھارت رتن پنڈت بھیم سین جوشی، پنڈت ملیکارجن منصور، بالے خان (ستار) ودوشی، گنگوبائی ہانگل، پنڈت وینکٹیش کمار پنڈت بسوارا جارا جا گرو وغیرہ کا تعلق دھارواڑ سے ہے۔

وسطی دور کے کئی اہم شعراء جیسے رنا' ناگ چندرا' نیا سینا' کماراویاس، چامارسا' بسواناّ، کنکا داس، شیشونال

©KTBS Not to be republished

شِشو نال شریف

شریف وغیرہ کا تعلق بلگام ڈویژن سے ہے۔اس ڈویژن کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے بابائے وچن فاگو ہلاکٹی، ریورینڈ رکٹیل، بھوسنور مٹھ، وی کے گوکاک، گیان پیٹھ اعزاز یافتہ دارا بیندرے۔ گریش کارناڈ، چندر شیکھر کمبار وغیرہ اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور جدید دور میں کنڑا ادب کو مالا مال کرنے والے دنا کر دیسائی، بسوراج کٹی منی، یم یم ،کلبرگی آدھیا رنگا چاریہ (شری رنگا) وغیرہ کا تعلق اس ڈویژن سے ہے۔لوک گیت کا جادوگر بُکیری بالپا، ناڈو جا سکری بوسّے گوڑا وغیرہ لوک گیت (جانا پدا) میں اپنا نام روشن کیا ہے۔شری کرشنا پاری جاتا بڑ گو تیتو یکشا گانا۔سنا آٹا ’’دوڈ آٹا ناٹک وغیرہ ناٹک کے اقسام کو فروغ ملا۔اپّا لالا جمکھنڈی، کا وَ جلا گی لنگمّا، لوکا پورا دیش پانڈے وغیرہ نے اس فن کا اعلیٰ مظاہرہ کیا ہے۔

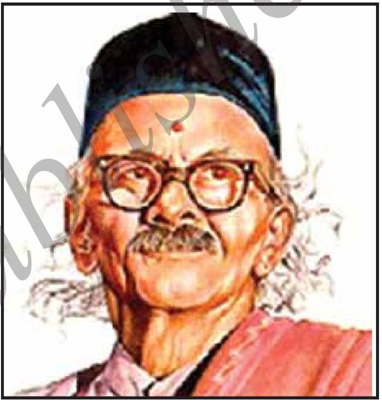

دارا بیندرے

کرناٹک یونیورسٹی

Not to be republished ©KTBS

I درج ذیل سوالات کے جوابات لکھو۔

1) اس ڈویژن سے تعلق رکھنے والے تین گیان پیٹھ ایوارڈ حاصل کرنے والوں کے نام لکھو

2) اس ڈویژن کے تین مشہور موسیقاروں کے نام لکھو

3) اس ڈویژن کے دو مشہور ناٹک کے نمونوں کے نام لکھو

تعلیم اور صحت:

دھارواڑ بلگام وجیا پورا اہم تعلیمی مراکز ہیں۔ دھارواڑ میں کرناٹکا یونیورسٹی، ہبلی میں کرناٹکا قانون یونیورسٹی۔ بلگام میں رانی چنما یونیورسٹی اور ویشویشوارّیا ٹیکنیکل یونیورسٹی وجیاپور میں خواتین یونیورسٹی اور باگلکوٹ میں باغبانی یونیورسٹی ہے۔

اس ڈویژن کے اضلاع میں خواندگی کی شرح عمدہ ہے۔ بلگام ہبلی وجیاپورہ باگلکوٹ میں میڈیکل کالج اور انجینئرنگ کالج ہیں۔

ڈپٹی چنابسپا کی رہنمائی میں اس علاقے میں اُنیسویں صدی کے آخر میں یہاں کنڑ امدارس کا آغاز ہوا۔ کئی نجی تعلیمی ادارے تعلیم کے میدان میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ عیسائی ادارے بھی تعلیمی فروغ میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ صحت کے میدان میں بلگام ڈویژن کے اضلاع بے پناہ ترقی حاصل کئے ہیں۔ آبادی کے اضافہ کی شرح میں کمی ہوئی ہے۔ لیکن بچوں میں اموات کی شرح، ماؤں کی اموات کی شرح زیادہ ہے۔ خواتین اور بچوں میں خون کی کمی انیمیا زیادہ ہے۔ تعلق اور ضلع کے مراکز میں سرکاری اسپتال قائم کئے گئے ہیں۔ دیہی علاقوں میں پرائمری صحت مراکز اور دیہات میں ضمنی صحت مرکز قائم ہیں۔ میڈیکل کالج اپنے دواخانے قائم کئے ہیں۔

I درج ذیل سوالات کے جواب لکھو۔

1. اس ڈویژن کے کس ضلع میں کرناٹکا قانون یونیورسٹی ہے؟

2. دیہی علاقوں میں قائم صحتی مرکز کے نام بتاؤ؟

©KTBS Not to be republished

3. اس ڈویژن کے کس ضلع میں باغبانی یونیورسٹی ہے؟

4. ریاست کرناٹک کی پہلی خواتین یونیورسٹی کا آغاز کہاں ہوا؟

ثقافتی دولت:

یہ ڈویژن ثقافتی دولت سے مالا مال ہے۔فن،موسیقی،ڈرامہ،ادب،میں ان اضلاع کے خدمات بہت زیادہ ہیں۔اس علاقہ کے موسیقار قومی وبین الاقوامی شہرت یافتہ ہیں۔گانا یوگی پنچاکشری گوائی نے نابینا بچوں کو پناہ دیکر موسیقی کی تعلیم میں حوصلہ افزائی کی ۔ پنڈت بھیم سین جوشی کو بھارت رتن اعزاز ملا ہے ۔اس علاقے کے تین ادیبوں کو گیان پیٹھ ایوارڈ حاصل ہوا ہے۔ہبلی کو کرناٹک کے معاشی مرکز کا مقام حاصل ہے۔بیاڈگی،مہالنگا پورا و جیا پورا بالترتیب مرچ گوڈ اور انگور کے تجارتی مراکز ہیں ۔ یہ ڈویژن پیشہ وارفن کاروں سے مالا مال ہے۔

پنچاکشری گوائی

گنگوبائی ہانگل

ملیکارجن منصور

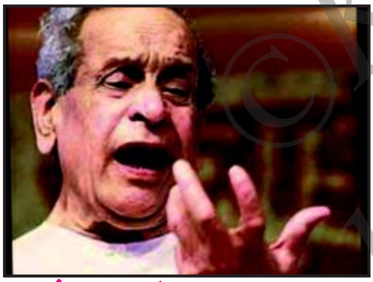

بھارت رتن پنڈت بھیم سین جوشی

ڈویژن کی تاریخی یادگاریں بین الاقوامی شہرت یافتہ ہیں ۔ بادامی پٹدکل اور آئی ہولے کی تاریخی یادگاریں کرناٹک ریاست کی ثقافتی علامتیں ہیں سیر وسیاحت شعبہ تیز رفتار سے ترقی کر رہا ہے۔

ضلع شمالی کینرا کا کاروار محکمہ دفاع کا اہم مرکز بن کر اُبھر رہا ہے۔اس ضلع کے گھنے جنگلات کا علاقہ کئی جنگلی جانوروں کی رہائش گاہ ہے۔یہاں کئی ندیوں کا منبع ہے۔اس ڈویژن کے کئی دلکش آبشار سیاحوں کو اپنے طرف راغب کرتے ہیں۔سمندری ساحل بھی سیاحتی مراکز ہیں۔

© KTBS Not to be republished

جنگِ آزادی کے مجاہد:

پہلے ہی اس کا تذکرہ کیا گیا ہے 19 ویں صدی میں انگریزوں کے خلاف کتور میں جدوجہد شروع ہوئی۔ مائی لارامہادیواپا آزادی کے لئے اپنی جان قربان کی۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہماری ریاست میں آزادی کے لئے جدوجہد کا آغاز سب سے پہلے بلگام ڈویژن کے اضلاع میں شروع ہوا۔ اس علاقے کے ہزاروں لوگوں نے آزادی کے جدوجہد میں شامل ہوکر جیل کی سزا پائی ہیں۔ جدوجہد آزادی میں حصّہ لینے والے ہزاروں لوگوں میں اہم سدپا کمبلی، آلورو وینکٹ راؤ، ناسوہرڈیکر، ہرڈے کرمنجپا، گنگا دھرا راؤ دیش پانڈے، آر، آر، دیواکر، ناڈوجا پاٹل پٹپا وغیرہ نے آزادی کی جدوجہد کے ساتھ اتحاد کرناٹک تحریک بھی چلائی آزادی ومتحدہ کرناٹک کے ساتھ ساتھ اصلاح میں بھی نمایاں رہے وچناپتا مہا کا لقب حاصل کرنے والے ڈاکٹر فا، گو، ہلاکٹی نے شعبہ اخبارات میں خدمات انجام دی مہرے ہنومنتارایا، پاٹل پٹپّا نے اخبارات کے ذریعہ آزادی کی جدوجہد میں عوام کا حوصلہ بڑھایا۔

فا، گو، ہلاکٹی

پائل پٹپّا

©KTBS Not to be republished

I. درج ذیل سوالات کے جوابات لکھو۔

1. 1824 میں اس ڈویژن کی کس رانی نے انگریزوں کے خلاف جنگ کی؟
2. جدوجہد آزادی کے تین اہم نام لکھو؟
3. دو اہم شخصیات کے نام بتاؤ جنہوں نے شعبہ اخبارت میں اپنی خدمات انجام دی؟

اضلاع کے خصوصیات:

بلگام ڈویژن کے ہر ضلع کی خصوصیات، وہاں کی زراعت، صنعت وحرفت قدرتی وسائل کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

ضلع دھارواڑ:

ضلع دھارواڑ کو کرناٹکا کا ثقافتی مرکز کہا گیا ہے۔ادب موسیقی تعلیم کا وطن کہا گیا۔دھارواڑ پیڑا یہاں کی مشہور مٹھائی ہے۔جس وقت یہ ممبئی علاقے میں شامل تھا مراٹھی زبان سرکاری زبان تھی۔

مگر کئی ماہر زبان کی کاوشوں سے بیسویں صدی کے ابتدا میں کثیر تعداد میں کنڑا مدارس کا آغاز ہوا۔ ٹاٹا گروپ کی کئی صنعتیں یہاں ہیں۔بوروکا ٹکسٹائل کارخانہ یہاں ہے مرڈیشور سرامکس کارخانہ کئی لوگوں کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ہبلی۔دھارواڑ شہروں کے درمیان اُنکل تالاب کو خوبصورت اور دلکش بنایا گیا۔دھارواڑ سے صرف چند فاصلہ پر موجود کنداگولہ ہندوستانی موسیقی کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ہندوستانی سنگیت میں بے مثال کارنامہ انجام دینے والے سوائی گندھروا کا پیدائشی گاؤں کندگولا ہے۔

ضلع ہاویری:

1997 میں اس ضلع کو تشکیل دیا گیا۔دھارواڑ ضلع کی تقسیم سے یہ ضلع تشکیل پایا۔یہ زراعتی ضلع ہے۔

کنکاداس

اس ضلع کے 70 فی صد افراد کا پیشہ زراعت ہے۔اس ضلع کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں اعلیٰ نسل کے بیجوں کی بڑی مقدار میں پیداوار کی جاتی ہے۔مقررہ قیمت پر معاہدہ کے تحت اعلیٰ قسم کے بیج تیار کرکے بیجوں کے تحفظی مراکز کو فروخت کرتے ہیں۔

یہاں کے کسان کیمیائی کھاد دوائیاں بہترین بیجوں کا استعمال کرتے ہوئے بیج تیار کرتے تھے۔آج کل کسان روایتی بیج کے استعمال سے نامیاتی طریقہ اختیار کرتے ہوئے زراعت کررہے ہیں۔

شاعر سروگنیا

اس ضلع میں کئی تاریخی مندر ہیں۔بنکا پور انگر یشورا مندر، مائی لارا کا مائیلارالینگشیوارا مندر، چالوکیہ دور کا سدّ یشوارمندر، بے شمار لوگوں کو راغب کرتے ہیں۔گوٹاگوڈی میں موجود جشن راک گارڈن کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔یہاں فطری و حقیقی جسم والے مجسمہ اور مورتیاں تیار کئے گئے ہیں۔جدید طرز سنگ تراشی کے اُصولوں کو اپنا کرانکو تیار کیا گیا ہے۔سولا بکنوراس طرز کا مجسمہ ساز فنکار ہے۔

©KTBS
Not to be republished

ہاویری ضلع فن کاروں اور ادیبوں کا مائیکا ہے۔ کہتے ہیں مشہور شاعر سروگنیا کا جنم یہیں ہوا تھا شیشونال شریف کا تعلق اسی ضلع سے ہے۔

کنکا داس کا پیدائش گاؤں باڈا اس ضلع میں ہے۔ یہاں رانی بنور جنگلی جانوروں کی رہائش گاہ ہے کنکا داس کے ادارے والا گاؤں کاگی نلے میں کئی منادر ہیں۔

اس ضلع کے کمارا پٹنم میں گراسم اور ہری ہر میں پالی فائبر کا کارخانہ ہے۔ مصنوعی کیمیائی کھاد کی صنعتیں یہاں ہیں اس کے علاوہ کئی مرغیوں کے پولٹری فارم ہیں۔ اس ضلع میں سرد خانوں کی مانگ زیادہ ہے۔

ضلع گدگ:

سن 1997 میں ضلع دھارواڑ کو تقسیم کر کے ضلع گدگ کی تشکیل کی گئی۔ زمانۂ قدیم سے زراعتی پیداوار کی منڈی ہے۔ ہمیں اس ضلع کی 11 تا 12 صدی کی تاریخی آثار ملتے ہیں۔ چالوکیہ راجاؤں کے تعمیر کردہ ویرانارائن اور ترکوٹیشور منادر کے نقش ونگار فن سنگ تراشی کے مجموعے ہیں۔ دو سو سال پہلے تعمیر کی گئی جامع مسجد یہاں ہے۔

شاعر سروگنیا

اس ضلع کا گونا گوں طرز زندگی کا کرناٹک علاقہ کپتا گڈّا میں دوائیوں کے پودے اگانے، باغبانی اور تحفظ کے مراکز قائم کرنے کی کوشش چل رہی ہے۔ محکمہ بجلی نے یہاں بادی توانائی مراکز قائم کئے ہیں محکمۂ جنگلات ماگڑی پرندوں کی جائے پناہ کو جلا بخش نے کی کوشش کر رہا ہے ۔گدگ اور بیٹا گری کو جوڑ کر گدگ بیٹا گری کارپوریشن تشکیل دیا گیا ہے۔

ہندوستان کی پہلی امدادی سوسائٹی (انجمن) سو سال پہلے ''کنا گنا ہالا' میں شروع ہوئی۔ امدادی تحرک کو جدید طرز مشہور سیاسی رہنما کے ہیچ پاٹل نے دیا۔

کمارا ویاسا نے گدگ کے ویرانارائن کو یاد کرتے ہوئے رزمیہ نظم لکھنے کی تاریخ اس مقام کو حاصل ہے۔ کمارا ویاس کی لکھی کرناٹکا بھارتا کتھا منجری، کمارا ویاسا بھارتا، کے نام سے مشہور ہے۔ گدگ کے تونٹا داریا سوامی جی سماج خدمات میں مشغول ہیں۔

©KTBS Not to be republished

ویراناراین مندر

اس ضلع میں جوار مونگ پھلی گیہوں ،مونگ چنا وغیرہ غذائی فصلیں،آم ،سپوٹا، انگور، انار وغیرہ پھلوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ ضلع غذائی اجناس کی اہم منڈی ہے۔گدگ شہر میں کئی طباعت کے مراکز کام کر رہے ہیں۔

ہُولاکوٹی میں ''دی گدگ کوآپریٹیو ٹیکسٹائیل مل گانگاپورا میں شری وجیانگر شکر کارخانہ شری سومیشوار فارمرس کوآپریٹیو سپنگ مل قائم ہیں۔

ضلع وجیاپورا:

وجیاپور میں بین الاقوامی شہرت یافتہ گول گنبد ہے اس کو سرگوشی کرنے والا گنبد بھی کہتے ہیں۔جیسا کہ پہلے بتا یا گیا ہے اس علاقے پر عادل شاہی خاندان کی حکومت تھی مغل شہنشاہ اورنگ زیب حملہ کر کے عادل شاہی حکومت کا خاتمہ کیا 1724 میں یہ نظام کے قبضہ میں آیا 1760 میں نظام سے مرہٹہ پیشواؤں نے قبضہ کیا۔

1818 میں اسکا اختتام ہوا اور انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ملک کی آزادی کے بعد 1956 میں کرناٹک میں شامل ہوا۔

©KTBS Not to be republished

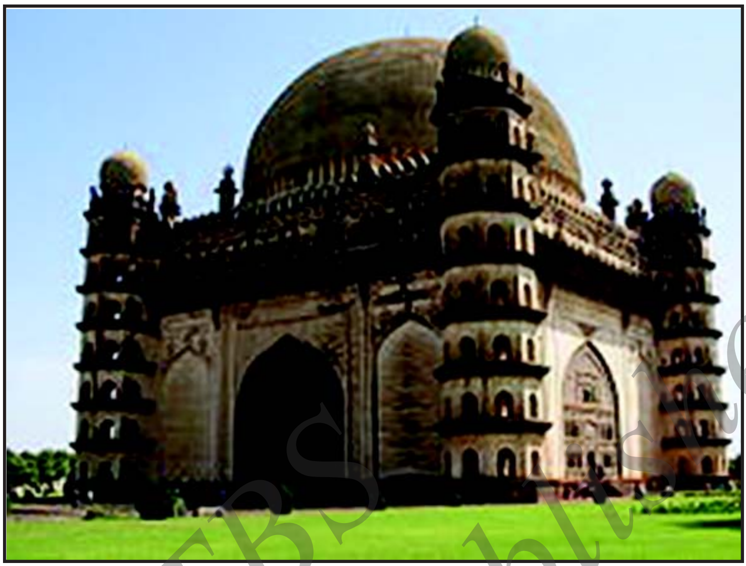

گول گنبد

چالوکیہ کے دورِ حکومت میں اس کا نام وجیاپورا تھا۔ اس پر دہلی کے سلاطین بار بار حملہ کرتے رہے۔ اسکے علاوہ عادل شاہی حکمرانوں کو وجیانگر کے راجاؤں سے مقابلہ کرنا تھا۔ عادل شاہی حکمران 1656 میں گول گنبد کی تعمیر کرائی۔ اس کو احاطے کے اعتبار سے دنیا کا دوسرا بڑا گنبد مانا جاتا ہے۔ ابراھیم روضہ ایک اہم عمارت ہے جسکا موازنہ آگرہ کے تاج محل سے کیا جاتا ہے۔ ابراہیم عادل شاہ اپنے دورِ حکومت میں ہندو اور مسلمانوں میں ہم آہنگی اور بھائی چارگی قائم کرنے میں کوشاں رہے۔ وہ ایک مشہور شاعر بھی تھا۔ اس نے اپنی تصنیف کتابِ نورس میں سرسوتی، گنیش کی سراہانا کی ہے۔ وچنا تحریک اصلاح کار بسویشوار سے منسلک کئی شہر اس ضلع میں آتے ہیں۔ بسویشوار کا مرکز کوڈل سنگما وجیاپورا کی سرحد میں واقع ہے یہاں ملاپربھا اور کرشنا دو ندیاں آپس میں ملتی ہیں اسی لئے اسکو کوڈل سنگما کہا گیا ہے۔ یہاں بسوانا ''آئی کیہ'' مقام (یوگی کا ذات خدا وندی سے اتصال) ہے۔

©KTBS Not to be republished

کوڑالاسنگما آئی کیہ منٹاپا

ضلع وجیاپور کا اہم پیشہ زراعت ہے۔ یہاں کاشت کی جانے والی غذائی فصلیں جوار مکئی۔ مونگ وغیرہ ہیں۔ کپاس، گنا وغیرہ یہاں کی اہم تجارتی فصلیں ہیں۔

تیل کے بیج مونگ پھلی، سورج مکھی وغیرہ۔ اس ضلع کی آب و ہوا پھلوں کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔ انگور کی کاشت کو ریاست میں اہم مقام حاصل ہے۔

انار، سپوٹا، پپیتا، خربوزہ، وغیرہ دیگر پھلوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ وجیاپور ایک اہم تعلیمی مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہاں کرناٹک ریاست کی پہلی خواتین یونیورسٹی ہے، زرعی کالج ہے کئی انجینئرنگ میڈیکل کالج بھی ہیں۔

ضلع باگلکوٹ:

سن 1997 میں وجیاپور ضلع کو تقسیم کر کے باگلکوٹ ضلع کی تشکیل کی گئی۔ چالوکیہ سلطنت کا صدر مقام بادامی اس ضلع میں ہے۔ بادامی آئی ہولے پٹدکل، فن سنگتراشی کی تجربہ گاہیں کہلائی جاتی ہیں۔ یہاں چٹانوں میں غار بنا کر منادر تیار کئے گئے ہیں۔ یہاں کی روایات کو عالمی مرکز کے طور پر شناخت کی گئی ہے۔ بن شنکری مندر اور شیوا یوگا مندر اس ضلع کے مشہور مندر ہیں۔ پلّاو، وجیانگر حکمران، عادل شاہی حکمران نظام مرہٹہ اور

©KTBS Not to be republished

انگریزوں نے یہاں حکومت کی۔

حضرت سید ابوبکر درگاہ۔ جمکھنڈی

اس ضلع کا گولے داگڈّ اجولاہی کے لئے مشہور ہے۔ بیلگی محرم کی عید کے لئے بہت مشہور ہے۔ مشہور ہندوستانی گلوکارہ راور اداکار امیر بائی کرناٹکی کا تعلق بیلگی شہر سے ہے۔ الکل کا وجیا مہانتیش مٹھ ہزاروں عقیدت مندوں کو راغب کرتا ہے۔ یہاں کی حضرت سید مرتضیٰ قادری درگاہ مشہور ہے۔ الکل کی ساڑیاں اہم پیداوار ہیں۔ جمکھنڈی شہر پٹ وردھن حکومت کے قبضہ میں رہنے والا ایک شاہی سلطنت ہے۔
یہاں کی مشہور درگاہ ابوبکر درگاہ ہے۔ اس ضلع کے ربا کوی۔ بناہٹی جولاہی کے مراکز ہیں۔ یہاں ہاتھ اور بجلی سے کپڑا بننے کے کارخانے قائم ہیں۔

بادامی، آئی ہولے مندر

اس ضلع میں تین اہم ندیاں ملاپربھا، گھٹاپربھا، کرشنا بہتی ہیں۔ مہارشٹرا میں کوئنا مقام پر بندھ کی تعمیر سے ندی کے پانی کے بہاؤ میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اسی وجہ یہاں خشک سالی، نقل و مکانی اور غربت نے لوگوں کے معیار زندگی کو پستی کی جانب دھکیل دیا ہے۔ اس لئے یہاں کے لوگوں نے کرشنا ندی پر بیاریج کی تعمیر کرنے کیلئے حکومت پر دباؤ ڈالتے آرہے تھے۔ آخرکار یہاں کے کسانوں نے سدھو نیاما گوڈا کی قیادت میں کرشنا ساحلی کسان سنگ قائم کرنے لوگوں سے اشیاء اور رقم اکھٹا کرکے چکاپڑسلگی مقام پر رضاکارانہ طور پر بیاریج تعمیر کی۔ ملک کا پہلا نجی بیاریج ہے۔ لال بہادر شاستری کے نام سے موجود آلمٹی بندھ مشہور ہے۔ اس ضلع کی اہم معدنیات ہیں چونے کا، پتھر گرانائیٹ پتھر۔ سرخ گرانائیٹ، ڈال مائٹ وغیرہ یہاں کئی شکر اور سیمینٹ کے کارخانے ہیں۔

©KTBS Not to be republished

ضلع بلگام:

بلگام کرناٹک کا مشہور سرحدی ضلع ہے۔ یہ گوا اور مہارشٹرا ریاستوں کے قریب ہے۔ اسکا قدیم نام ''وینوگراما'' مطلب بانس گراما اس ضلع کے قدیم گاؤں ہالاسی کوکدمبا حکومت کی شاخ نے اپنا صدر مقام بنایا تھا۔ اس علاقہ پر چالوکیہ، راشٹرکوٹا' دیورگی کے یادؤ، دہلی کے سلطان کی حکومت تھی۔ کتور رانی چنما کو 1824 میں انگریزوں نے شکست دے کر اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اس کو ممبئی کے علاقے میں شامل کیا۔ اس طرح اس ضلع میں مراہٹوں کے رسوخ میں اضافہ ہوا۔ اسی وجہ سے آج بھی مہاراشٹرا سے سرحدی اختلافات چل رہے ہیں۔ اس ضلع میں کرشاندی کے ساحل پر موجود ڈورکا ویر بھدرا مندر مشہور ہے۔ یہاں انگریزوں نے اپنی فوجی دستہ کو ٹھرایا تھا۔

اس ضلع کا گوکاک آبشار بہت دلکش ہے۔ گوکاک کارخانہ کئی لوگوں کو روزگار فراہم کیا ہے۔ شیڑابالا میں 12 صدی میں تعمیر کردہ شانتی ناتھ مندر عقیدت مندوں کو اپنی طرف راغب کر رہا ہے۔ یلما گڈا مشہور یلّما کا مقام ہے۔ یہ اہم تعلیمی مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہاں رانی چنما یونیورسٹی قائم کی گئی ہے۔ ویشویشواریا ٹیکنیکل یونیورسٹی ہے کئی انجینرنگ اور میڈکل کالج ہیں۔

یہ ضلع ریاست کا صنعتی مرکز ہے۔ یہاں کئی شکر کے کارخانے ہنڈالکو صنعتیں کپاس کے کارخانے چمڑے کی صنعتیں ٹاٹا پاور یونٹ ہندوستان لے ٹکس یونٹ ہیں۔

شکر کا خارنے

حکومت کرناٹک نے یہاں بنگلور و دھان سودھا کے مانند عظیم سورنا سودھا کی تعمیر کی ہے۔حکومت یہاں سال میں ایک مرتبہ ودھان منڈل کا اجلاس چلاتی ہے۔

ضلع شمالی کنڑا:

شمالی کنڑا کرناٹک کا مشہور ساحلی ضلع ہے اسکا مرکزی مقام کاروار ہے اس ضلع کی اہمیت اور حساس ہونے کی وجہ سے حکومت ہند نے یہاں بڑا فوجی بیڑا ''سی برڈ'' قائم کیا ہے۔اس ضلع کے کل رقبہ کا 70% حصہ گھنے جنگلات پر مشتمل ہے۔ ماہی گیری اس ضلع کے لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔اس ضلع میں سیر و سیاحت کی صلاحیت عمدہ ہے اور یہاں کئی دلکش آبشار بھی ہیں۔اس ضلع کی جغرافیائی خصوصیات کی بنیاد پر دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ایک ساحلی علاقہ جو کاروار، انکولہ، کُمٹا، ہوناوار، اور بھٹکل پر مشتمل ہے دوسرا ملناڈ علاقہ جو سرسی، سداپورا، یلاّ پورا، ہلی یالا، جوئی ڈا اور مُنڈگوڈ پر مشتمل ہے۔

کیئگا بجلی کا مرکز

اس ضلع میں سالانہ 3000 ملی میٹر اوسط بارش ہوتی ہے۔یہاں سدابہار جنگلات ہیں۔

اس ضلع کا بنواسی شہر کدمبا حکومت کی راجدھانی تھی۔اس علاقے پر کدمبا، چالوکیہ راشٹرکوٹہ، ہوئسلہ، وجیانگر کے راجا، مرہٹہ اور انگریزوں نے حکومت کی۔قدیم زمانے سے یہ تجارتی مرکز تھا مراقش کا سیاح ابن بطوطہ یہاں قیام کیا تھا۔1750 میں یہ ضلع مرہٹہ کے قبضہ میں چلا گیا اور پھر میسور کے حکمران کے قبضہ میں آیا۔

©KTBS Not to be republished

مگر 1799 میں انگریزوں نے اس پر قبضہ جمایا۔اس کو مدراس کے علاقے میں شامل کیا۔1860 میں اس کو ممبئی علاقہ میں شامل کیا۔

سی برڈ بحری بیڑا

©KTBS Not to be republished

قدیم زمانے سے ہی یہ عرب، ڈچ اور پرتگال کا تجارتی مرکز تھا۔کالی مرچ، گرم مصالحہ اور دیگر اشیاء مال تجارت تھیں 1882 میں نوبل انعام یافتہ رابندرناتھ ٹیگور یہاں آئے تھے اور اپنی سوانح حیات میں ایک باب کاروار کا سفر کے نام سے مختص کیا ہے۔عظیم شاعر پمپا سے سراہنا کی گئی بنواسی بھی اسی ضلع میں ہے کیئگا جوہر بجلی مرکز یہاں قائم ہے۔اس ضلع کی اہم فصلیں گنا، کوک، کاجو، دھان، کیلا، انانس، سپوٹا وغیرہ ہیں۔بھٹکل ،ہوناوار، کاروار، کدری، اس ضلع کی اہم بندرگاہ ہیں۔یہاں کنڑا کے ساتھ کونکنی زبان بھی بولی جاتی ہے۔اس ضلع کی اہم ندیاں آگھاناشنی، شراوتی، کالی، گنگاولی وغیرہ ہے۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجئے۔

1. ضلع شمالی کنڑا کی سالانہ اوسط بارش کی مقدار کتنی ہے؟
2. ضلع شمالی کنڑا کی اہم بندرگاہوں کے نام لکھو؟

3. حکومت ہند کی جانب سے قائم کردہ فوجی بیڑہ کا نام کیا ہے؟

4. ضلع شمالی کنڑا کی ندیاں کون کونسی ہیں؟

5. کنڑا زبان کے ساتھ شمالی کنڑا میں کونسی زبان بولی جاتی ہے؟

سرگرمیاں:

1. کرناٹک کے 30 ضلعوں کی فہرست تیار کرو اور اضلاع کے اعتبار سے نقشہ اکھٹا کرے ضلع کے سیاحتی مقامات کی فہرست تیار کرو اور اس پر مشتمل رُوداد تیار کرو۔

2. کرناٹک کے مختلف اضلاع میں وچنا کاروں کے مقامات کے متعلق فہرست بناؤ۔ وچن کاروں کی فہرست کے ساتھ اسکی روداد تیار کرو۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:2

جنوبی ہندوستان کے اہم شاہی خاندان
(Important Dynasties of South India)

سبق کا تعارف:۔

اس سبق میں جنوبی ہندوستان پر حکومت کئے ہوئے شاتاواہان۔کدمبا۔گنگا۔چالوکیہ۔پلّوا،چولا۔راشٹرکوٹا۔کلیان چالوکیہ اور ہوئسلہ خاندانوں کے مشہور راجاؤں کے کارنامے بیان کئے گئے ہیں اور ان خاندانوں کی جنوبی ہندوستان کی تاریخ میں فن،فن تعمیرات،مذہب،ادب،تعلیم،معاشی اور سماجی میدان میں انجام دئے خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

صلاحتیں:

1. گوتمی پتر شاتاکرنی کے کارنامے اور شاتاواہان کے کارناموں کو یاد کرنا۔
2. میؤرورما کی دلیری اور کدمبا کے خدمات کو سرہانا۔
3. دروینیتا اور گنگا کے خدمات کے متعلق جاننا۔
4. پلی کیشی اور چالوکیہ کی خدمات کو جاننا۔
5. چولا اور پلوا راجاؤں کے فوجی اور ثقافتی خدمات کے متعلق یاد کرنا۔
6. راشٹرکوٹ راجاؤں کے فوجی وثقافتی کارناموں کو سراہنا۔
7. کلیان کے چالوکیہ اور ہیوئسلہ دور کے فن تعمیرات کی خوصورتی سے مسرور ہونا۔

©KTBS Not to be republished

شاتاواہان (ست واہان)

موریاؤں کے بعد جنوبی ہندوستان پر حکومت کرنے والے شاہی خاندانوں میں شاتاواہان مشہور ہیں کہا جاتا ہے کہ شاتاواہان بنیادی طور پر کنڑیگا ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس خاندان کے راجاؤں کے نام کنڑی زبان میں ہیں مثال:۔ہالا،پلوماوی،ناگانیکا وغیرہ مہاراشٹرا کا پیٹھن یا پرتشٹھان ان کا پایۂ تخت تھا۔ اس خاندان کا مشہور راجہ گوتمی پتر شاتاکرنی تھا۔اس نے تباہ ہورہے شاتاواہان خاندان کو دوبارہ مستحکم کیا۔

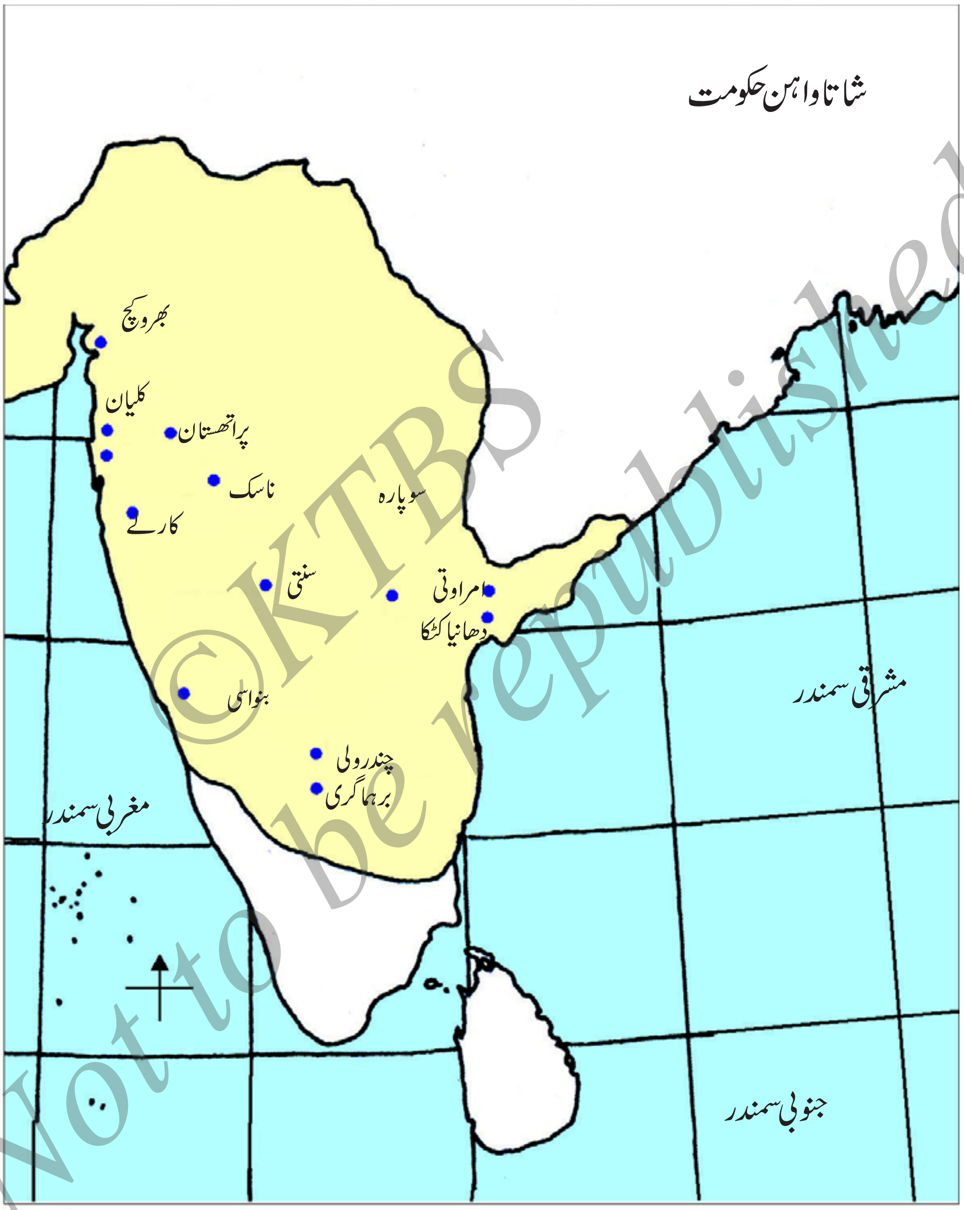

Sketch map not to scale

©KTBS Not to be republished

گوتمی پتر شا تا کرنی:

گوتمی پتر شا تا کرنی شکا‘ یاونا‘ پہلوا جیسے بیرونی راجاؤں کو شکست دی۔ شکرا نہا پانہ کے سکوں پر اپنا نام دو بارہ کندا کروایا کونکن‘ سوراشٹرا‘ مالوا‘ برار تک اپنی حکومت وسیع کی ۔ ’’تری سمدرا تو یا پِتا واہانا‘‘ (یعنی تین سمندروں کا پانی پیے ہوئے گھوڑوں کی سواری پانے والا) لقب پایا۔

’’شا تا واہان کی خدمات‘‘

مذہب:۔ شا تا واہان ویدک مذہب کے پیرو تھے تاریخی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ شا تا واہان راجہ ضلع شیموگہ، تالا گوندہ کے پرنیشور بھگوان کے پرستار تھے۔ انہوں نے فراخ دِلی کے ساتھ بدھ مذہب کی حوصلہ افزائی کی۔ ناسک‘ کارلے‘ کنہیری اور امراوتی وغیرہ مقامات پر بدھ مذہب کے مراکز قائم کئے۔ ان کے دور میں سورج‘ گنیش اور وشنو کی پرستش کی جاتی تھی۔

تعلیم وادب:۔ شا تا واہان کے دور میں پراکرت شاہی زبان تھی۔ ان کے شاسن (کتبے) بھی پراکرت اور برہمی رسم الخط میں پائے جاتے تھے۔ ہالا نامی راجہ نے ’گا تھا سپتا ستی‘ نامی ادبی تصنیف پراکرت زبان میں لکھی گونا ڈھیا نے وڈّا کتھا‘ اور سرو اور ما نے کا تنتر اویا کرنا‘ نامی تصنیف لکھی۔ تعلیم کے لئے اگرہار (یعنی تعلیمی مراکز) قائم کئے تھے۔ ان میں ضلع شیموگہ کا تالاگُندہ (ستھانہ کوندورو) اہم تعلیمی مرکز تھا۔

فنِ تعمیرات:۔ فنِ تعمیرات میں شا تا واہان راجاؤں کی دین بہت ہیں۔ ان کے دور میں چیئتیا، وہارا اور استوپ تعمیر کئے گئے چیئتیا بدھ مذہب کی عبادت گاہ کو کہتے ہیں۔ بُدھ بھکشُوں کے قیام کی جگہ کو وہار کہتے ہیں۔ (گوتم بدھ یا کسی سنت کی یاد میں بنایا جانے والا گنبد نما یادگار) شا تا واہان راجاؤں کے دور میں بڑی چٹانوں کو تراش کر چیئتیا اور وہار تیار کئے جاتے تھے۔

مہاراشٹرا کے کارلے مقام پر موجود عبادت گاہ بہت ہی بڑی اور خوصورت ہے۔ ان عبادت گاہوں کے

©KTBS Not to be republished

قریب ہی چٹانوں میں تراشے ہوئے وہار موجود ہیں آندھرا پردیش کے امراوتی مقام پر سنگ مرمر سے بنا استوپا فنِ سنگ تراشی کا شاہکار ہے۔

ریاست کرناٹک میں شاتاواہان دور کے فن تعمیرات کے آثار کلبرگی ضلع کنگناہلّی اور شمالی کینرا ضلع کے بنواسی مقامات پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

کنگاہلی مقام پر موجود استوپ کے باقیات

© KTBS Not to be republished

تجارت اور شہر:۔ شاتاواہان دور معاشی ترقی (فراوانی) کا دور تھا۔ اسکی اصل وجہ اندرون اور بیرون ریاستی تجارت تھی حکومت کے بہت شہر تجارتی مراکز ہوا کرتے تھے۔ ان شہروں کو ''نگم'' یعنی تجارتی ادارے کہا جاتا تھا۔ مہاراشٹرا کے پیٹھان، کارلے، کنہیری، جُنّار اور ناسک آندھرا پردیش کے دھنیا کٹک (دھرنی کوٹ) اور شمالی کینرا ضلع کے وائی جینتی (بناواسی) وغیرہ اہم تجارتی مراکز یا ''نگم'' تھے۔ شہروں میں ''شرینی'' یعنی گروہ نامی ادارہ تھے۔ شرینی یا گروہ کا مطلب تاجروں اور دوسرے پیشہ وروں کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ادارہ تھا۔

مثال کے طور پر ''دھانیکا شرینی''، کرانی تاجروں کا گروہ تھا اس کا مطلب اناج کی تجارت کرنے والوں کا ادارہ اسی طرح کمہار، تیلی، سنار۔لوہار اور بڑھی دیگر پیشہ ور اپنے اپنے شرینی یعنی گروہ بنالیئے تھے۔ ہر گروہ کا ایک سردار یا مکھیا ہوتا تھا۔ اسکو معتبر یا شٹی کہتے تھے۔معتبر افراد مالدار ہوا کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک معتبر فرد کارلے کا مشہور چیئتیا تعمیر کروایا۔ بیل گاڑیاں۔ گدھے۔ گھوڑے وغیرہ آمدورفت کے ذرائع تھے۔سلطنت کے مشرقی اور مغربی ساحلوں پر بندر گاہوں کے ذریعۂ غیر ملکی تجارت ہوا کرتی تھی شاتاواہان دور میں یوروپی سلطنت روم کے ساتھ تجارتی تعلقات بہتر تھے۔

بیل گاڑی ساز و سامان لیجانے کا ذریعہ (کنگاناہلی میں اُبھری سنگ تراشی)

آپ بھی جانئیے

☆ بناواسی، وائی جینتی کے نام سے شاتاواہان راجاؤں کا پائے تخت تھا۔شاتاواہان دور میں پراکرت زبان مقبول زبان تھی۔

☆ تقریباً 2300 سال قبل شاتاواہان خاندان کی بنیاد پڑی اور تقریباً چار سو سال تک مسلسل حکومت کی

©KTBS Not to be republished

I. خالی جگھوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجئے۔

1. شاتاوہان دور میں تعلیم کے لئے.................................قائم کے گئے تھے۔
2. شاتاواہان کی شاہی زبان...............................تھی
3. تاجر اپنی تحفظ کے لئے بنائے ہوئے اداروں کو..............................کہتے تھے۔
4. گوتمی پُتر شاتا کرنی نے..............................سکّوں پر اپنا نام دوبارہ کندا کروایا۔

II. مندرجہ ذیل سوالات کو صرف ایک جملے میں جواب دیجے ء۔

1. شاتاواہان خاندان کا مشہور راجہ کون تھا؟
2. گوتمی پُتر شاتا کرنی کا لقب کیا تھا؟
3. چیتیا کسے کہتے ہیں؟
4. ہالا راجہ کی تصنیف کونسی ہے؟
5. شاتاواہان دور کے نگم شہروں کے نام بتایئے؟
6. شرینی یا نگم کا مطلب کیا ہے؟

II. گروہ میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1. شاتاواہان دور میں تجارت اور شہروں سے متعلق بحث کیجئے اور جواب دیجئے

بحث کیجئے:

شاتاواہان دور میں معاشی ترقی کے اہم نکات کیا تھے؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

کدمباخاندان

کدمباخاندان کنڑاکا پہلا شاہی خاندان تھا۔ یہ شاتاواہانوں کے زوال کے بعد شمال مغربی کرناک میں ان کا عروج ہوا۔ میورورما کدمبا خاندان کا بانی تھا شمالی کینرا ضلع کا بنواسی کدمبا کا پائے تخت تھا۔ انکا شاہی نشان شیر تھا۔

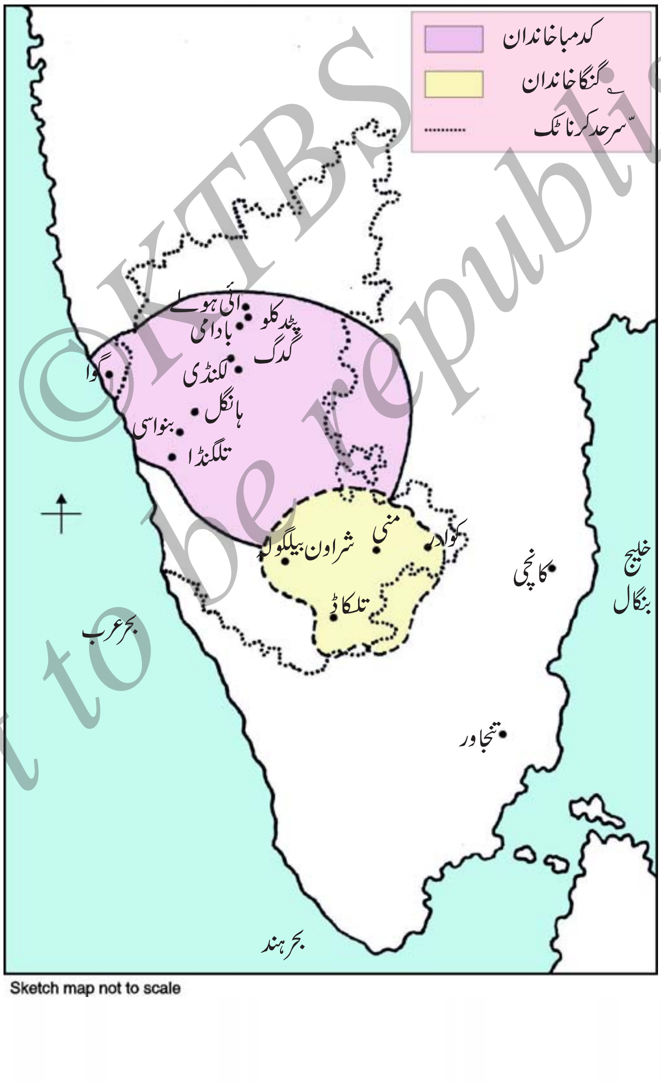

Sketch map not to scale

©KTBS Not to be republished

میورورما: میورورما برہمن تھا۔تعلیم حاصل کرنے کے لئے جب وہ کانچی پہنچا تو پلّوا خاندان کے فوجی افسر سے بے عزتی کا شکار ہوا۔اس بے عزتی کو برداشت نہ کرسکا اور برہمن سے کشتریا (جنگجو) بن گیا۔جنگلوں میں بسنے والے لوگوں کو اکٹھا کر کے پلّوا راجہ پر حملہ کیا،آخرکار پلّوا راجہ نے اس کو راجہ قبول کرتے ہوئے کرناٹک

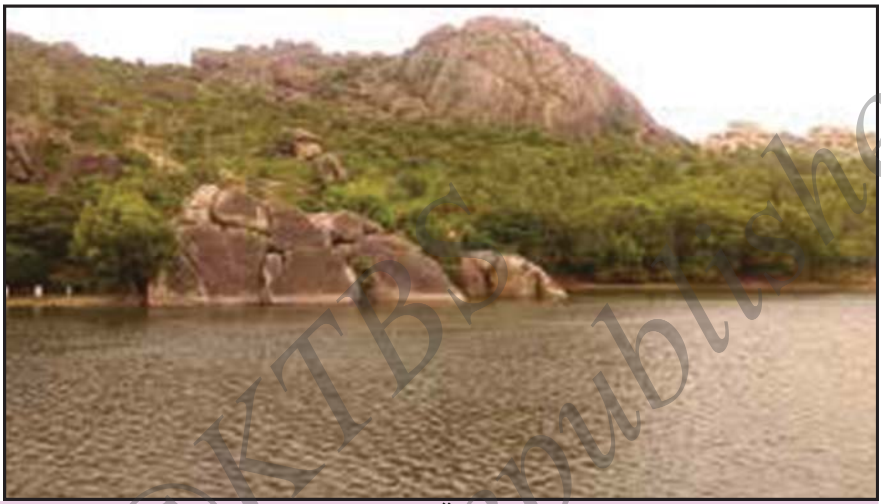

چندروتی تالاب

ہالمڑی شاسن

©KTBS Not to be republished

تالا گندہ کے پرناویشور

کے بہت سارے، علاقے میورورما کے سپرد کیئے۔ میورورمانے چندرورگہ میں چندرَوَلّی کے قریب تالاب کی مرمت کروائی۔ میورورما کے بعد کدمباراجاؤں میں کاکوستھاورما مشہور ہُوا' ہالمڑی شاسن' اس کے دور کا ہے، جوکہ کنڑی زبان کا پہلا شاسن کہلاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شمالی ہندوستان کے مشہور گپت خاندان سے کاکوستھاورما کے ازدواجی تعلقات تھے۔

کدمبا کی خدمات

مذہب:۔ کدمبا (شائیوا) شیو بھگت تھے (یعنی بھگوان شیوا کے ماننے والے) یہ تالا گوندہ کے پرناویشورا اور بنواسی کے مدھوکیشور کی پوجا کرتے تھے۔ تالا گوندہ کا پرناویشورلنگ کرناٹک کے قدیم شیولنگوں میں سے ایک ہے۔ یہ بدھ مذہب اور ویشنو دھرم کا احترام کرتے تھے۔ اسی لئے دونوں مذاہب کی بلاتفریق رواداری کرتے تھے۔

©KTBS Not to be republished

تعلیم اورادب:۔ کدمبا کے دور میں پراکرت، سنسکرت اور کنڑا زبانیں عام تھیں۔ کدمبا کے بہت سے شاسن سنسکرت زبان میں موجود ہیں۔ ان کے دور میں عام کنڑی زبان ادبی زبان میں تبدیل ہونے لگی۔ اس تبدیلی کو ہالمڑی شاسن میں دیکھ سکتے ہیں۔ کدمبا دور میں اگرہارا اور گھٹیکا۔ (دارالعلوم) تعلیمی مراکز تھے۔ ان کے دور میں تالاگوندہ ان کے دور کا اگرہار تھا اور کانچی مشہور گھٹیکا مقام تھا۔

فن تعمیرات:۔ ہلسی کا جین مندر، کادرولی کا شنکر مندر، بنواسی کا مدھوکیشور مندر وغیرہ ان کے دور کے فن تعمیرات کے شاہکار ہیں۔

مدھوکیشور مندر

نئے الفاظ:۔

اگراہارا - برہمنوں کی قیام گاہ

گھٹیکا - اعلی تعلیمی مراکز۔ جدید یونیورسٹیوں کے مساوی تھے۔

© KTBS Not to be republished

I. خالی جگہوں میں مناسب الفاظ پر کیجئے۔

1. کنڑیگاؤں کا پہلا شاہی خاندان ____________ ہے۔
2. کاکوستھا ورما کے شمالی ہندوستان کے ____________ خاندان سے ازدواجی تعلقات تھے۔

II. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو۔

1. کدمبا خاندان کا بانی کون تھا؟
2. کدمبا کا پایۂ تخت کونسا تھا؟
3. کنڑی زبان کا پہلا کتبہ کونسا ہے؟
4. کدمبا دور کے تعلیمی مرکز کونسے تھے؟

سرگرمی:

ریاست کرناٹک کی موجودہ یونیورسٹی کون کونسی ہیں وہ کن مقامات پر ہیں فہرست بنائے۔

©KTBS Not to be republished

گنگا

گنگا حکومت کی مہر

شمالی مغرب میں کدمبا حکومت تھی، اسی وقت جنوبی کرناٹک میں گنگا خاندان کا عروج ہوا۔ زراعتی طبقے سے تعلق رکھنے والے گنگا کرناٹک میں طویل عرصے تک حکومت کرنے والا خاندان ہے۔ تقریباً 650 سال کے عرصے تک حکومت کی ہے۔ کولار (کوولالاپورا) اور تلکاڈ (تلاوناپورا) ان کے پائے تخت تھے۔ کونگنی ورما اس حکومت کا بانی تھا۔ ہاتھی ان کا نشان تھا۔ درویتا گنگا کا مشہور بادشاہ تھا۔

دُرووینیتا:۔ تقریباً دیڑھ ہزار سال پہلے حکومت کرنے والا درووینیتا بہت بہادر اور عالم تھا۔اسکی ماں جیشٹا دیوی۔ پوناٹا خاندان سے تعلق رکھتی تھی ۔اس خاندان میں نرینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے پوناٹا حکومت کا درووینیتا ہی حکمران بنا۔ پڑوسی دوشمنوں کو کئی جنگوں میں شکست دے کر گنگا حکومت کی توسیع کی ۔ آبپاشی کے لئے جھیل جیسے بڑے بڑے تالاب تعمیر کروائے۔

سنسکرت' اور کنڑا زبان کا عالم تھا۔ سنسکرت شاعر بھاروی ''کِراتارجونیا'' تصنیف کا 15 ویں جلد کے لئے تجزیہ لکھا تھا۔ گُناڈھیا کی۔ ''وڈاکتھا'' کا سنسکرت زبان میں ترجمہ کیا۔شری وجیا کی کوی راجہ مارگہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ دُرووینتیا کنڑی زبان کے مشہور نثر نگاروں میں ایک ہے،کوی راجا مارگا' کنڑا کی پہلی دستیاب تصنیف مانی جاتی ہے۔

درووینیتا کے بعد آنے والے شری پرشا، راچا ملا اور دوسرے اہم ہیں۔شری پرشا بھی درووینیتا کی طرح کئی تلاب تعمیر کروائے ان میں مشہور کنیگل کا بڑا تالاب' جس پر (کنیگل کے مشرق میں تالاب دیکھنے والے لطف اندوز ابھرتا ہوا چاند) یہ ایک مشہور مقامی لوگ گیت ہے۔اس تالاب کے پس منظر میں ترتیب پایا ہے۔ شری پرشا کے بعد تخت نشین ہوا راچا ملا اسکا وزیر اعظم چاُنڈارایا نے مشہور گومٹیشور کا مجسمہ ضلع ہاسن کے شراون بلگولہ میں تعمیر کروایا۔اور ایک اپنے نام سے بسدی بھی تعمیر کروایا۔

کنیگل کے تالاب

گنگا کی دین:

مذہب :۔ گنگا کے بادشاہ جین اور وید دونوں مذاہب کو فروغ دیئے۔ چند بادشاہوں نے ویشنو مذہب اختیار کیا گنگا کی حکومت میں 'بدھ' کالامکھا' اور لوکایتا، فرقے موجود تھے۔

ادب :۔ گنگا دور کے بادشاہوں میں چند عالم تھے درووینیتا کنڑی اور سنسکرت زبان کا عالم تھا۔شری پُرشا' گجاشاسترا' نامی تصنیف لکھی۔گنگا کے وزیر اعظم چاوُنڈارایا نے ''چاوُنڈرایاپُرانا'' نامی تصنیف کنڑی زبان میں لکھی ہے۔

فن تعمیرات اور فن سنگ تراشی :۔ فن تعمیر اور فن سنگ تراشی میں گنگا کی دین بہت زیادہ ہے۔منّے کا (نلمنگلا تعلق) کپلیشورا، تلکاڈ کی پاتالیشورا' کولار میں کولارمّا کا مندر، شروناںلگولہ کی جینا بسدی، کمبا داہلی (ناگمنگل تعلق) پنچ کوٹا بسدی وغیرہ گنگا کے دور کی مشہور فن تعمیرات ہیں۔شرون بلگولہ میں موجود 58 فیٹ او نچا واحد چٹان میں تراشا گیا گومٹیشورکا مجسمہ فن سنگ تراشی کے لئے اہم دین ہے۔

نئے الفاظ:

کالامکھا (کالا چہرہ) یہ ایک پر تشدد شیوا فرقہ۔اس فرقے کے لوگ چہرے پر کالا رنگ لگایا کرتے تھے اس سے نام منسوب ہوا۔

لوکایوتیا:۔ انکو مادّہ پرست کے نام سے بھی بلایا جاتا ہے۔مادّہ پرست یہ فرقہ کے لوگ حقیقی زندگی کے عقائد پر بھروسہ رکھتے تھے۔

I. خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پر کرو۔

1. درووینیتا کی ماں جیشٹا دیوی ________ شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔
2. شری پُرشا نے ________ نامی تصنیف لکھی ہے۔

©KTBS Not to be republished

II. درج ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو

1. گنگا دور کے پایۂ تخت لکھو؟
2. درویینیتا کونسی زبانوں کا عالم تھا؟
3. کنیگل کا تالاب تعمیر کرنے والا گنگا بادشاہ کون تھا؟
4. گومٹیشور کا مجسمہ کہاں ہے؟ اس کو کس نے تعمیر کروایا؟

سرگرمی:۔ موڈلا کنگل کیرے ''مقامی گیت کو اکھٹا کرو اور ترنم کے ساتھ نغمہ سرائی کرو؟

☆ تالاب سے ہونے والے فائدوں کی فہرست بناؤ۔

☆ موقع ملنے پر شرونا بلگولہ جائے وہاں پر موجود فن تعمیر دیکھئے اور اپنے خیالات کو مضمون میں قلم بند کرو۔

بادامی چالوکیا

بادامی چالوکیہ کرناٹک میں تقریباً 2 صدیوں تک اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ حکومت کی۔ ضلع باگلکوٹ کا بادامی (واتاپی) ان کی دارالخلافہ تھی (خنزیر) وراہا چالوکیہ کا شاہی نشان تھا۔ ان میں پُلکشی دوم بہت مشہور بادشاہ تھا۔

پُلی کیشی دوّم: بادامی چالوکیہ میں پُلی کیشی دوّم بہت جانباز بادشاہ تھا۔ وراثت میں ملنے والی باپ کی

حکومت کو اپنے چچا منگلیش سے جنگ کے ذریعے چھین لیا اس کے بعد اپنی ریاست کی توسیع کے لئے حملہ ور ہوا، گنگا اور کدمبا پُلی کیشی کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ مشہور راشٹر کوٹ کی بغاوت کو کچل دیا۔

اس کے بعد شمال کے لاٹا' مالوا' گجروں کو شکست دے کر۔ گجرات تک نکل گیا۔ مشرق میں وینگی' کلنگا' کو سلا کے بادشاہوں نے پلی کیشی کے آگے ہتھیارر ڈالے

©KTBS
Not to be republished

جنوب میں کانچی کے پلوا کوشکست دینے کے بعد کاویرندی پار کرتے ہوئے چولا' اور کیرلا اور پانڈیا کو اپنے اعتماد میں لیا۔

پلی کیشی اور شمال کے پتھیشور ہرشاوردھن کے درمیان ہونے والی جنگ بہت اہم ہے۔ نرمداندی کے کنارے چلی گھماسان جنگ میں پلی کشی ہرشاوردھانا کوشکست دی۔ اس جیت کے عوض میں پلی کیشی کو پر میشوردکشنا پتھیشور کے القاب سے جانا گیا۔ اس طرح چاروں سمت میں جیت حاصل کرنے کے بعد پلی کیشی کی حکومت بحرعرب سے لیکر خلیج بنگال تک پھیل گئی۔

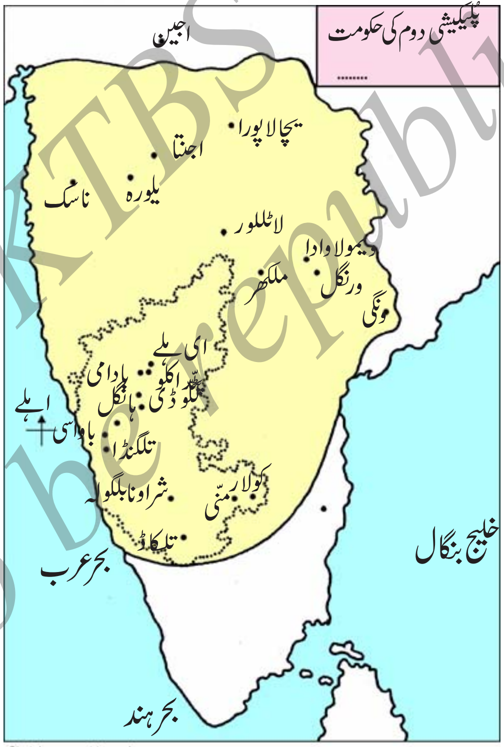

Sketch map not to scale

پلی کیشی کی شہرت ہندوستان سے باہر بھی تھی۔ وہ ایران کے بادشاہ خسرو کے پاس ایک وفد بھیجا اس کے عوض میں خسرو اپنے سفیر کو پلی کیشی کے دربار میں بھیجا یہ کہا جاتا ہے کہ اجنتا کی پہلی غار میں موجود رنگین تصویر خسرو کے سفیر کا استقبال کرتے ہوئے پلی کیشی کی تصویر ہے۔

©KTBS Not to be republished

فن تعمیرت اور سنگ تراشی کے لئے بادامی چالوکیہ کی خدمات:

بادامی' آئی ہولے' پٹاداکلو کی عظیم پہاڑیاں بادامی چلوکیہ کی اہم فن تعمیرات کے مراکز ہیں۔ بادامی آئی ہولے میں انکے زمانے کے غار موجود ہیں۔ آئی ہولے کے منادر میں لاڈ خان کا مندر' درگا (سورج) کا مندر' میگوتی مندر ہچّی ملی مندر اہم ہیں آئی ہولے کے منادر فن تعمیر کا گھوارا کہلاتے ہیں۔ بادامی کی غاروں میں موجود نٹراج اور وشنو کی ابھری ہوئی سنگتراشی لاجواب ہے۔

بادامی کے غار

آپ بھی جانئیے۔

آئی ہولے کی مندروں میں لاڈ خاں کا مندر قدیم ہے۔ یہ ایک شیو کا مندر ہے۔ چند سال قبل لاڈ خان نامی سنت یہاں پر رہنے کی وجہ سے مندر کو یہ نام دیا گیا ہے۔ یہاں کا سورج مندر کو درگا مندر کے نام سے بلایا جاتا ہے۔ یہ مندر قلعہ کے احاطے میں ہونے کی وجہ سے درگا مندر کے نام سے بلایا جاتا ہے۔ کیونکہ قلعہ کو درگا کے نام سے پکار جاتا ہے۔

© KTBS Not to be republished

پٹاّ داکلوّ کے مندروں میں وروپا کشا مندر بہت بڑا اور خوبصورت ہے۔ یہاں کاملیکار جنا مندر دوسرا اہم مندر ہے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ پٹا داکلو میں چلوکیہ راجاؤں کی تخت نشینی انجام دی جاتی تھی۔ آج یہ ایک بین الاقوامی روایتی مراکز میں شامل ہے۔

شیش ناگ پر بیٹھے وشنو۔بادامی کے غار

نٹراج بادامی کے غار

وروپا کشا کا مندر پٹاّ داکلوّ

©KTBS Not to be republished

نئے الفاظ:

بین الاقوامی روایتی مراکز:۔ اقوام متحدہ کے اعلان کے مطابق دنیا کے چند بے مثال انمول مراکز بین الاقوامی روایت میں شامل ہیں۔ انکو مخصوص تحفظ دیا جا رہا ہے۔ کرناٹک میں ہمپی اور پٹادا کلو اس فہرست میں شامل ہیں۔

I. درج ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو۔

1. چالوکیہ کا صدر مقام کونسا ہے؟ وہ کس ضلع میں واقع ہے؟
2. پلی کیشی دوم نے شمالی ہندوستان کے کس شہنشاہ کو شکست دی؟
3. چالوکیہ کے فن تعمیرات کے مراکز کونسے ہیں؟ کس شہر کو مندروں کے فن تعمیرات کا گہوارہ کہا جاتا ہے؟

II. درج ذیل سوالوں کو گروہ میں بحث کرو اور جواب دو۔

1. پلی کیشی دوم کے فوجی کارناموں کو بیان کرو۔

III. فہرست A اور B کے مناسب مضامین سے جوڑ لگاؤ۔

A	B
آئی ہولے	بین الاقوامی روایتی مرکز
پٹادا کلو	چالوکیہ کا شاھی نشان
ورہا (خنزیر)	مندروں کے فن تعمیر کا گہوار

سرگرمی:

☆ ہندوستان میں موجود بین الاقوامی روایتی مراکز کی تصویر کے ساتھ فہرست بناؤ اور مختصر نوٹ لکھو۔

☆ چالوکیہ دور کے منادر کی تصاویر اکھٹا کرو اور البم بنا کر تفصیلات لکھو۔

©KTBS
Not to be republished

پلوّا

پلوا کا شاہی خاندان جنوبی ہندوستان کا ایک مشہور شاہی خاندان ہے۔ان کا پایۂ تخت تمل ناڈو کا کانچی شہر تھا۔ انہوں نے تقریباً تین سو سال حکومت کی۔نرسمہا ورما ان کا مشہور بادشاہ تھا۔

نرسمہا ورما:

نرسمہا ورما کا لقب 'مہامَلّا تھا' اس دلیر بادشاہ نے چالوکیہ حکومت پر حملہ کرتے ہوئے پلی کیشی دوم کو شکست دے کر بادامی پر قبضہ جمایا۔اس جیت کے لئے وہ 'واتاپی کونڈا' لقب پایا۔نرسمہا ورما نے ماملا پور (مہا بلی پورم) بندرگاہی شہر کو خوبصورت ترقی یافتہ شہر میں تبدیل کیا۔

سنگ تراشی میں پلوا کی دین:

سنگ تراشی میں پلوا خاندان کی خدمات اہم ہیں۔مہابلی پورم میں نرسمہا ورما کے دور کی سات سنگی رتھ موجود ہے۔عالمی شہرت یافتہ یہ رتھ انفرادی چٹانوں میں تراشے گئے ہیں۔مہابلی پورم ''گنگاوتارنا'' نامی اُبھری سنگ تراشی کا نمونہ ہے۔اس سنگ تراشی میں بھگیر تھانے مراقبے کے ذریعہ گنگا ندی کو زمین پر لانے کی کوشش کی تصویر ہے ۔ یہ مشہور ابھری ہوئی سنگتراشی ہے۔

سنگ تراشی میں پلوا کی دین

پلوا بڑے بڑے مندر تعمیر کروائے ان میں مہا بلی پورم کے ساحل پر تعمیر کردہ شیوا کا مندر ہے ۔ کانچی کا کیلاش ناتھ مندر اور وائی کنٹھا پیرومال مندر پلوا کے دور کے اور مشہور مندر ہیں۔

© KTBS Not to be republished

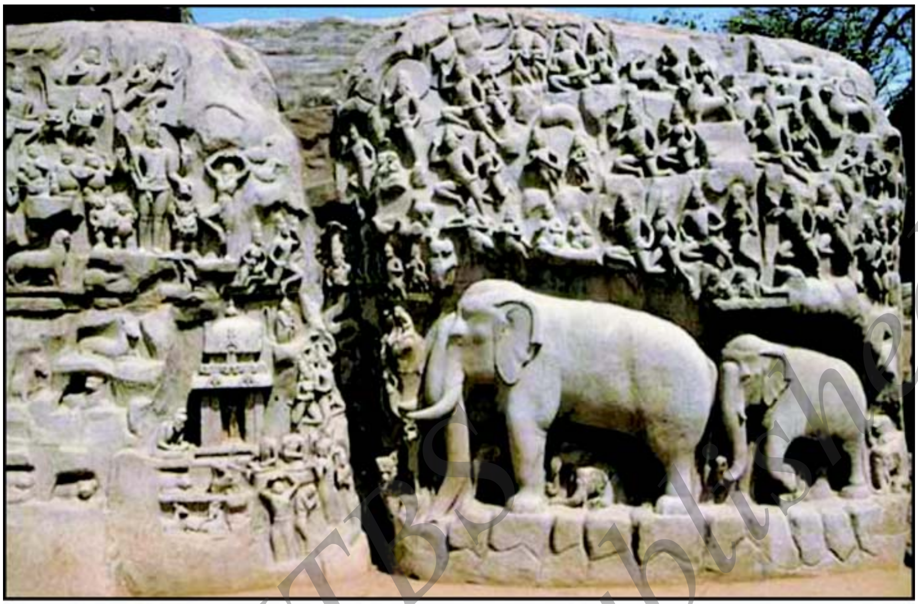

©KTBS Not to be republished

نئے الفاظ:

ابھری سنگ تراشی: ۔تراشے گئے سنگی تصاویر نمایاں طور پر اُبھرے ہوئے ہوں۔

I. درج ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو۔

1. پلّوا کا صدر مقام کونسا تھا؟
2. کانچی کے پلّوا کا مشہور راجا کون تھا؟ اسکا لقب کیا تھا؟
3. پلّوا دور کے سنگی رتھ کہاں ہیں؟
4. پلّوا دور کے مشہور مندر کونسے ہیں؟

سرگرمی:۔

پلّوا کی فن تعمیرات کے تصاویر کو جانکاری کے ساتھ اکھٹا کرو۔

☆☆☆

’چولا‘

چولا خاندان جنوبی ہندوستان میں ایک مضبوط سیاسی طاقت بن کر ابھرے تقریباً چار صدیوں تک حکومت کرتے رہے۔ تنجاور (تمل ناڈو) چولا کا صدر مقام تھا۔ چول بادشاہوں میں راجہ راجہ چول اور راجیند ر چول بہت اہم ہیں۔

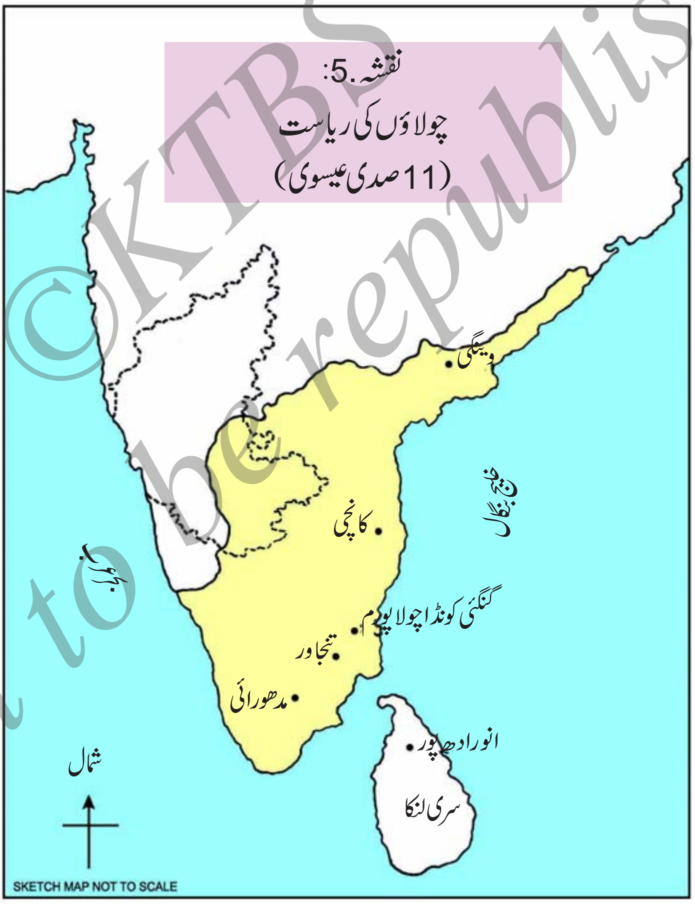

چول حکومت سلطنت

©KTBS Not to be republished

راجۂ راجہ چول:۔

راجہ راجہ چول طاقتور اور چالاک حکمران تھا اس کی وسیع سلطنت میں تنگ بھدرا ندی کے جنوب میں موجود تمام علاقے سری لنکا اور مالدیپ کے جزیرے شامل تھے۔سلطنت کی حفاظت کے لئے مضبوط بری فوج اور بحری فوج تیار کر رکھا تھا۔برھد یشور کا مندر اس کی دین ہے۔

راجیند ر چول:۔ راجہ راجہ چول کے بعد اسکا بیٹا راجیند را چول تخت نشین ہوا۔شمالی ہندوستان پر قبضہ'اسکا اہم کارنامہ ہے۔اس جیت کو یادگار بنانے کے لئے' گنگئی کونڈا' لقب اختیار کیا۔اس کے ساتھ ساتھ ،گنگئی کونڈا' چولا پورم نامی نیا پایۂ تخت بنایا اور وہاں بہت بڑا شیو کا مندر تعمیر کروایا۔پایۂ تخت کے قریب آب پاشی کے لئے سازگار'چولا گنگم' نامی بڑا تالاب بنوایا۔

جنوبی مشرقی ایشیاء کے سُماترا میں سری وجیا ریاست کو راجیند را چول نے فتح کیا یہ اسکا دوسرا اہم کارنامہ ہے۔

ادب:۔ چولا کے دور حکومت کو تمل ادب اور تہذیب کا سنہرا دور کہا جاتا ہے۔انکے دور میں بھکتی ادب خوب نکھرا، پیریا پرانم ،بھکتی ادب میں اہم مقام حاصل ہے۔اُس دور کے کمبن کی تحریر شدہ کمبن رامائن جو آج بھی مشہور ہے۔اسکو اسی دور میں شمار کیا جاتا ہے۔

دیہی انتظام:۔ چولا کا دیہی انتظامیہ طریقہ بہت مثالی تھا۔دیہی انتظامیہ کو گرام سبھا چلاتی تھیں۔گرام سبھا کے اراکین کا انتخاب کیا جاتا تھا۔چند اراکین پر مشتمل ذیلی سبھا کمیٹی بنا کر ان کے لئے کام مقرر کیا جاتا تھا۔ان انجمنوں کو روپیے پیسے کا حساب دینا تھا۔ نا اہل اراکین کو گرام سبھا سے خارج کرنے کا انتظام تھا ۔چول کا دیہی نظام آج کے گرام پنچایت نظام کی طرح تھا۔

ہندوستان میں حکومت کرنے والے انگریزی افسر بھی چول انتظامیہ کی ستائش کی ہے۔اور یوں تعریف کرتے ہیں کہ چول دور کے دیہات 'چھوٹی جمہوری ریاستوں جیسی تھیں۔

©KTBS Not to be republished

فن تعمیرات اور سنگ تراشی:

فن تعمیرات اور سنگ تراشی کے میدان میں چول کی دین بہت زیادہ ہے۔ کانسے سے بنا نٹراج اور کالنگا مردنا رقص کرتے مجسمے ہندوستان کے مجسموں کے فن کے لئے دیا گیا انمول تحفہ ہے۔

نٹراج

کالنگا مردنا

چول کے فن تعمیر میں تنجاؤر کی برھدیشور کا مندر دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہ ایک ہزار سال پرانا مندر ہے۔ مندر کے اوپری حصہ پر بنا ہوا بُرج (گوپرا) 200 فیٹ اونچا ہے۔ سارے ہندوستان میں یہ سب سے اونچا اور بڑا مندر ہے۔ اس کو بین الاقوامی روایتی مرکز کا مقام حاصل ہے۔ اس مندر کے روبرو نندی کا مجسمہ ہے

©KTBS Not to be republished

جو جنوبی ہندوستان کا بڑا مجسمہ ہے۔ چول دور کا دوسرا بڑا مندر گنگئی کونڈم چولا پورم کا شیو مندر ہے۔

ہندوستان کا ریزرو بینک "برھد یشور مندر کے ہزار سال مکمل ہونے پر یادگار کے لئے 1000 روپیوں کا سکہ جاری کیا ہے۔

I. خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کرو۔

1. چول کا صدر مقام ____________

2. برھد یشور مندر تعمیر کرنے والا راجہ ____________

II. درجہ ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھئے

1. چول دور کے اہم ادبی تصانیف کونسی ہیں؟

2. چول دور حکومت میں دیہی انتظامیہ کی خوبیاں کیا ہیں؟

3. ہندوستان کے مجسمہ سازی میں چول کی خدمات کیا ہیں؟

4. برھد یشور کا مندر کیوں مشہور ہے؟

III. درج ذیل سوالوں کو گروہ میں بحث کرو اور جواب دو۔

1. راجہ راجہ چول کے کارنامے کیا ہیں؟

2. راجیندر چول کے تعلق سے نوٹ لکھو؟

سرگرمیاں:۔

1. چول کے دور حکومت کی دیہی انتظامیہ طریقہ اور آج کے گرام پنچایت میں مساوی خصوصیات کیا ہیں لکھئے؟

2. چول دور حکومت کے مجسمہ سازی کو چکنی مٹی کے ذریعے تیار کرو۔

©KTBS Not to be republished

راشٹرکوٹ

چالوکیہ سلطنت کے خاتمہ سے راشٹرکوٹ حکومت کا آغاز ہوا جیسے راشٹرا کوٹ نام سنتے ہی فوراً۔ کووی راج مارگ، آدی کوی پمپا اور یلورا کا کیلاش مندر، ذہن میں آجائیگا۔

کوی راج مارگ:۔ یہ کنڑی زبان کی پہلی حاصلِ شدہ تصنیف ہے (گنگا کے درووینیتا کے تعلق سے پڑھنے کے دوران معلوم کر چکے ہیں) اس اہمیت کی شاعرانہ کتاب راشٹرکوٹ کے اموگھا ورشا نرپا تنگا کے دور حکومت میں (تقریباً 1200 سال پہلے) تصنیف کی گئی۔ اس کا مصنف شری وجیا تھا۔ اب تک حاصل ہونے والی کنڑی کتابوں میں یہ سب سے قدیم کتاب ہے۔

(لکشنا گرنتھ) مخصوص گرنتھ کا (شاعرانہ کتاب) مطلب 'زبان' تشبیہات شعری بحریں وغیرہ کے خصوصیات بیان کرنے والی کتاب ہے۔

پمپا:۔ پمپا کنڑا کا مشہور شاعر تھا اور کنڑی زبان میں پہلی نظم لکھنے والا شاعر تھا۔ اس لئے پمپا کو کنڑا کا آدی کوی کے نام سے پکارتے ہیں۔ پمپا سے پہلے کی کوئی کنڑی نظمیں دستیاب نہیں ہیں۔ پمپا راشٹرکوٹ کے مانڈالیکا ویمولا واڈا کے راجہ اریکیسری کے دربار میں رہتا تھا۔ ''آدی پرانا'' اور ''وکرمار جنا وجیا'' پمپا کے مشہور شعری مجموعے ہیں۔ مہابھارت کی کہانی کو ظاہر کرنے والی ''وکرمار جنا وجیا'' کو پمپا بھارت کا نام بھی دیا گیا ہے۔ پمپا کا اثر کنڑا کے بڑے بڑے شعرا پر ہوا ہے۔ پونّا اس دور کا دوسرا مشہور شاعر تھا۔

©KTBS
Not to be republished

کیلاش کا مندر۔یلورا

مہیش مورتی، یلیفینٹا، اس کو تری مورتی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

یلورا اور یلیفینٹا :۔ یلورا کا کیلاش مندر100فیٹ اونچی چٹان کو تراش کر بنا گیا واحد سنگی مندر ہے۔اس کی تعمیر کا سہرا راشٹر کوٹ کے حکمران کرشنا اول کو حاصل ہوتا ہے۔ اسطرح کا خوبصورت فن تعمیر دنیا میں اور کہیں نہیں ملتا ۔یہاں کی مجسمہ سازی کی دلکشی کا نظارہ پر لطف ہوتا ہے۔یہاں کی مجسمہ سازی میں

راون سے کیلاش پہاڑ کو اٹھا کر لے جانے والی کہانی کی منظر کشی خوبصورت انداز سے کی گئی ہے۔

راشٹر کوٹ سلطنت میں آج کے مہاراشٹر کے بہت سارے علاقے شامل تھے یلورا اور یلیفنٹا مہاراشٹر میں موجود ہیں۔

راشٹر کوٹ کے مجسمہ سازی کی ہنرمندی کو یلیفنٹا کے غاروں میں دیکھ سکتے ہیں۔ یلی فینٹا' یہاں کا ایک چھوٹا جزیرہ ہے جو ممبئی بندرگاہ کے قریب ہے یہاں کی تین چہروں والی بڑی مہیش کی مورتی نہایت خوبصورت ہے۔

عظیم حکمران:۔ راشٹر کوٹ کا پہلا مشہور حکمران دُھروا تھا۔شمالی ہندوستان پر پہلی مرتبہ کامیابی کے ساتھ حملہ ورہوا گوند سوم اسی کا بیٹا تھا۔

گوندا سوم:۔ گوندا سوم راشٹر کوٹ سلطنت کا بہت عظیم بادشاہ تھا۔وہ جنوبی ہندوستان پر مکمل قبضہ جمایا ۔اور کامیاب فوجی کارروائی کے ذریعے ہمالہ کے دامن تک پہنچ گیا۔ان کارناموں کو اسکے کتبے اتنی خوبصورتی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ گوندا کے نشیلے جنگی ہاتھی گنگا ندی کے مقدس پانی کا مزہ لے چکے ہیں۔

اموگھاورشا نرپا تنگا:۔

نرپا تنگا گونداسوم کا بیٹا تھا۔وہ تخت نشیں ہوا تو اسکی عمر صرف 14 سال کی تھی' اس نے 60 سال سے زیادہ عرصے تک حکومت کی' وہ خود ایک بڑا دانشور تھا،شری وجیا بھی اسی کے دربار کا ایک عالم تھا۔' نرپا تنگا کا پسندید مشغلہ اپنی عوام کی فلاح بہبودی۔اس نے مانیا کھیٹا شہر کی تعمیر کروائی (موجودہ ملکھیڈ ضلع گلبرگہ) یہ راشٹر کو کا صدر مقام تھا۔عرب کا سلیمان نامی سیاح لکھتا ہے کہ اس وقت کی چار بڑی سلطنتوں میں سے راشٹر کوٹ بھی ایک ہے۔دیگر سلطنتیں روم،عرب اور چین۔

©KTBS Not to be republished

نقشہ .3:
راشٹر کوٹہ نرپا تنگ کی ریاست
(9ویں صدی عیسوی)

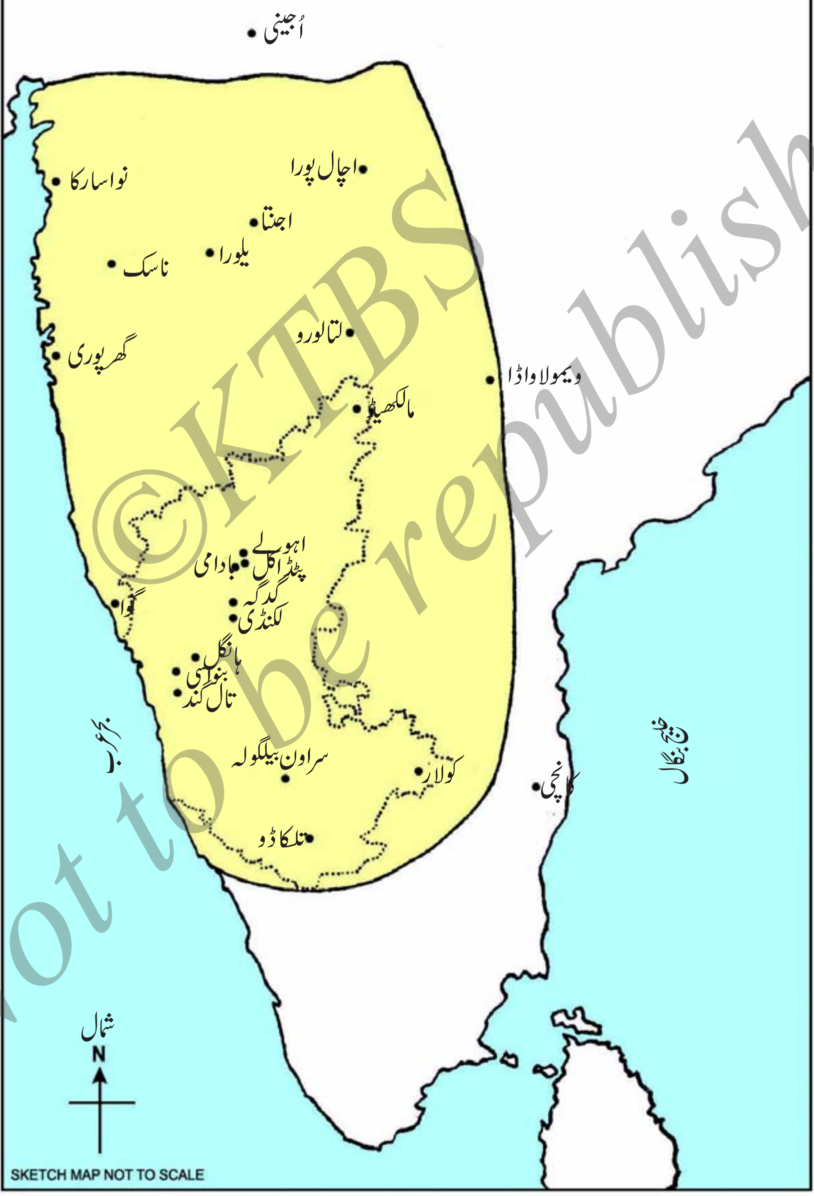

©KTBS
Not to be republished

راشٹر کوٹ کے نرپا تنگا کی سلطنت

کرشنا سوم :۔ کرشنا سوم کے دور حکومت میں راشٹر کوٹ حکومت پھر ایک مرتبہ ہندوستان کی سیاست میں اعلی مقام حاصل کیا۔ چول کو شکست دے کر شنا سوم رامیشورم تک اپنی فوج کے ساتھ فتح حاصل کر چکا تھا۔ اس جیت کی خوشی میں اس نے فتح کا ستون اور مندر تعمیر کروائے' پانڈیہ اور چیرا کو شکست دینے کے بعد' سنبھل کے حکمران سے نذرانہ حاصل کیا۔ اتنا ہی نہیں گوندا سوم نے شمالی ہندوستان پر بھی کامیاب حملے کئے شاعر پونّا بھی اسکی پناہ میں تھا۔ کرشنا سوم کے بعد راشٹر کوٹ حکومت کا زوال شروع ہو گیا۔

مذہب :۔ راشٹر کوٹ وید کے ماننے والے تھے شیو اور وشنو مذہب پر عمل کرتے تھے۔ کنھیری کے کتبوں سے پتہ چلتا ہے کہ راشٹر کوٹ راجاؤں نے بدھ مذہب کی اشاعت کے لئے مالی امداد فراہم کی جین مذہب راشٹر کوٹ کے دور حکومت میں مقبول تھا۔ اموگھاورشا نے بھی جین مذہب کو ترغیب دی۔ راشٹر کوٹ کے دور حکومت میں عرب سے تجارتی تعلقات فروغ پانے کے باعث ساحلی علاقوں میں مذہب اسلام مقبول ہوا' راشٹر کوٹ مسلم افسران کا بھی تقرر کر رکھا تھا۔ یعنی یکجہتی بھائی چارگی مذہبی رواداری راشٹر کوٹ کے دور حکومت میں قائم تھی۔

©KTBS Not to be republished

I. خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کرو:۔

1. کنڑی زبان کی سب سے پہلی کتاب ___________
2. کنڑی زبان کا آدی کوی ___________
3. یلورا کا ___________ مندر واحد چٹان میں تراشا گیا ہے۔

II. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو ۔

1. راشٹر کوٹ دور حکومت کے اہم شعرا کون تھے؟
2. راشٹر کوٹ دور حکومت کے اہم فن تعمیرات کے مراکز کونسے ہیں؟
3. پمپا کے تصانیف کونسے ہیں؟
4. راشٹر کوٹ کے مشہور حکمران کون کون تھے؟
5. عرب سیاح سلیمان راشٹر کوٹ حکومت کے تعلق سے کیا کہتا ہے؟

III. درج ذیل سوالوں کو گروہ میں بحث کرو اور جواب دو

1. اموگھاورشا پر نوٹ لکھو؟
2. کرشنا سوم کے فوجی کارنامے بیان کرو؟

سرگرمیاں:

1. شری وجیا، پمپا، پونناان کے تعلق سے چھوٹے کتابچہ حاصل کرو اور پڑھو۔
2. راشٹرکوٹ کے دور حکومت، فن تعمیرات اور سنگ تراش کی تفصیلات اکھٹا کرو تصاویر سے البم بناؤ۔

کلیان کے چالوکیہ

راشٹرکوٹ کے زوال کے بعد کلیان کے چالوکیہ نے دبارہ ضلع بیدر کے بسوا کلیان کو اپنا پایہ تخت بنا کر حکومت کا آغاز کیا۔ اس لئے انکو کلیان کے چالوکیہ کہتے ہیں۔ تیلا دوم اس خاندان کا پہلا بادشاہ تھا۔ وکرمادیتیا ششم کلیان کے چالوکیہ کا مشہور بادشاہ تھا۔

وکرمادیتیا ششم:۔ وکرمادیتا کی طویل حکمرانی میں چالوکیہ سلطنت کو فروغ ملا۔ اسکی حکمرانی کی یاد میں اس نے چالوکیہ عہد دلیری (چالوکیہ وکرماشکے) کا آغاز کیا، وکردیتیا نے کئی علما کو پناہ دے رکھی تھی اسکی پناہ حاصل کرنے والے پنڈت بلہنا نے ''وکرمانکا دیوا چرتا'' نامی شعری مجموعہ لکھا۔ اس میں وکرمادیتیا کی زندگی کو پیش کیا ہے۔ وگنیا نیشورا اسکے دور کا ایک اور اہم دانشور تھا۔ ''مِتا کشرا سمہتے'' نامی کتاب لکھی اس کتاب کو ہندو مذہب کے طریقہ قانون کی کتاب کا مقام حاصل ہے۔

سومیشور سوم:۔ وکردیتیا کے بعد اسکا بیٹا سومیشور سوم تخت نشیں ہوا سومیشور کو ادب، سنگ تراشی سے بہت دلچسپی تھی ''مانا سُولاسا'' نامی مشہور سنسکرت ینسا ٹیکلو پیڈیا لکھی اس میں ان سارے شاستر کا ذکر کیا گیا ہے۔ سومیشو بہت بڑا عالم تھا، سروگنیا چکرورتی کے نام سے مشہور تھا۔ لیکن اسکی دور حکومت میں چالوکیہ سلطنت کی وسعت گھٹتی گئی۔

©KTBS Not to be republished

ادب :۔ کلیان چالوکیہ کے دور میں کنڑا ادب کو بہت تقویت ملی ۔شاعر شہنشاہ (کوی چکرورتی) لقب پانے والے ٗرناؔ ٗساہس بھیم وجئے ٗیا ٗگدایودھا ٗنام سے ایک رزمیہ نظم لکھی ٗپمپا ٗپوناؔ اور رنا کو کنڑا ادب کے تین رتن کہا جاتا ہے۔

- **وچن ساہتیہ:۔** وچن ساہتیہ چالوکیہ دور کی مخصوص دین ہے ۔وچن کار آسان کنڑا زبان میں وچنا لکھے ہیں۔

ٗجیڈرا دا سمیا ٗبسوناؔ ٗالماپربھوؔ اکاؔ مہادیوی ٗچنا بسوناؔ ٗسدھاراما ٗمڑ والا ماچیاؔ ٗسولے سنکوے وغیرہ اس دور کے اہم وچن کار ادیب ہیں۔

فن تعمیرات :۔ لکونڈی ٗاٹگی ٗباگالی ٗبند لیکے بلّی گاوے وغیرہ کلیان چالوکیہ دور کے اہم فن تعمیرات کے مراکز ہیں ۔وہ للیتا کلا کے بھی مراکز تھے۔ضلع کوپل کے اٹگی کا مہادیو مندر اس دور کا بہترین فن تعمیر ہے ۔ وہاں کے ایک کتبے میں اس مندر کو ٗمنادر کا چکرورتی کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔کلیان چالوکیہ کی فن تعمیر ہوئسلہ دور کی فن تعمیر پر اثر کیا ہے۔

مہادیوا کا مندر اٹگی

©KTBS Not to be republished

نئے الفاظ:۔

(Encyclopedia) **مجمع العلوم**:۔ دنیاوی معلومات کے تمام موضوعات کو منظّم طریقے سے اکٹھا کر کے بنائی گئی کتاب مجمع العلوم ہے اسکو انگریزی میں ینسا ئیکلو پیڈیا کہتے ہیں۔

1. خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

1. چالوکیہ ''دلیرعہد'' کو شروع کرنے والا راجا ________
2. کوی چکرورتی نامی لقب حاصل کرنے والا شاعر ________
3. میتا کشرسمپیتے کا مصنف ________

II. درج ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھئے۔

1. کلیان چالوکیہ کا مشہور حکمران کون تھا؟
2. وکرمادیتیا ششم کے عالموں کے نام لکھو؟
3. سومیشورسوم کی تصنیف کونسی ہے؟ اور اسکی خصوصیات کیا ہیں؟
4. کنڑا ادب کے تین رتن کون ہیں؟
5. کس مندر کو مندروں کا چکرورتی کے نام سے پکارا جاتا ہے؟ اور کہاں واقع ہے؟

سرگرمیاں:۔

مدرسے کے کتب خانے سے شیورام کارنت کی 'بالا پر پنچا' یا 'بچوں کی ینسائیکلو پیڈیا لیکر پڑھئے۔

ہوئیسلہ

ہوئیسلہ نے جنوبی کرناٹک اور تمل ناڈو کے جغرافیائی علاقوں کو ملا کر وسیع علاقے پر تین صدیوں سے بھی زیادہ عرصہ تک شاندار حکومت کی ہے۔ ابتداء میں بیلور اس کے بعد دوارا سمدران کا صدر مقام تھا۔

©KTBS Not to be republished

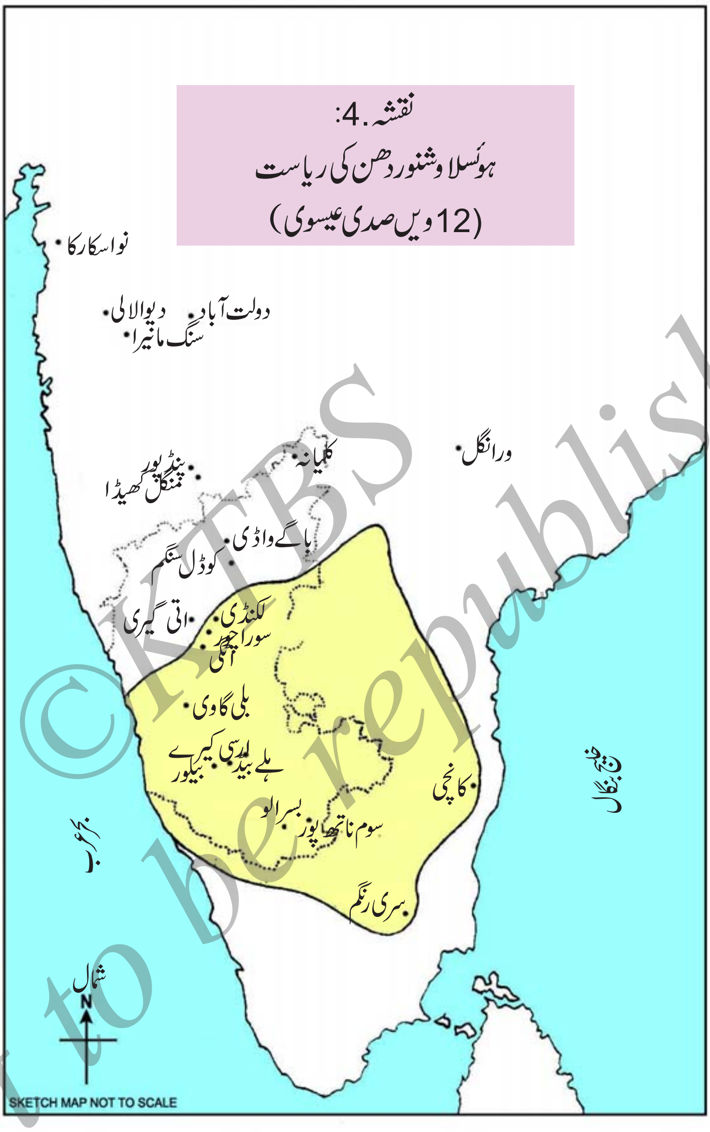

ہوئسلہ وشنوردھن کی سلطنت

©KTBS Not to be republished

دوارا سمدرا آج ہلے بیڈ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سلا ہوئیسلہ خاندان کا بانی تھا۔ شیر کو مارنے کی تصویر ہی ہوئیسلہ کا نشان ہے۔ ہوئیسلہ میں وشنوردھن اور بلال سوّم مشہور بادشاہ گذرے ہیں۔

وشنوودھن:

وشنوودھن نے چول اور پانڈیا کوشکست دے کرانکے قبضے والے کنڑی علاقوں پر فتح حاصل کی ہے۔وہ جین مذہب کا پیروکار تھا بعد میں شری وشنوامتھ کواپنایا۔اسکی بیوی شانتلا جین مذہب کی ہی پرستار بنی رہی وہ ناٹیا سرسوتی کے نام سے مشہور تھی۔مذہبی رواداری کا حامل ویشنواورجین مذہب کی فراخ دلی کے ساتھ حوصلہ افزائی کی۔

بلال سوم:۔

بلال سوم ہوئسلہ خاندان کا اہم حکمران تھا۔وہ 50 سال کے طویل عرصے تک حکومت کرتا رہا۔اس کے دور میں دہلی کے سلاطین مسلسل حملہ کرتے رہے۔مندرکوتباہ کیا گیا وہاں کی دولت لوٹی گئی۔ان حملوں کے اثر سے ہوئسلہ خاندان اورجنوبی ہند کے دیگراہم شاہی خاندان غائب ہوگئے۔اس دردناک مصیبت کا سامنا۔ بلال سوّم اکیلا ہی کرتا رہا۔اس دوران دہلی کے نمائندے مدھورائے کے سلطان کی وحشیت بڑھ گئی۔

عمررسیدہ بلال سوم اسے سزادینے کے غرض سے حملہ کیا لیکن اسی جنگ میں بلال سوم سلطان سے مارا گیا۔اسکے بعداسکا بیٹا بلال چہارم تخت نشیں ہواچندہی دنوں میں وہ بھی مارا گیا،اس طرح ہوئسلہ خاندان آج سے670 سال پہلے ختم ہوگیا۔

فن تعمیراورسنگ تراشی:۔

فن تعمیراورسنگ تراشی کے لئے ہوئسلہ کے دین اہم ہے۔نازک کشیدہ کاری سے تراشے گئے مختلف مندرہوئسلہ دورمیں تعمیر کئے گئے ہیں۔ان مندروں کی خصوصیات یہ ہیں۔

- یہ مندرستاروں کی شکل میں چبوتروں پرقلمی پتھرمیں تعمیر کئے گئے ہیں۔
- مندرکےاندرنورنگ کےستون خوبصورت ہیں۔
- بیرونی دیواروں پرُپرانا(ہندوؤں کی مذہبی کتاب)رزمیہ نظموں کی کہانیوں کوظاہرکرنے والے مجسمے ہیں۔

ہوئسلہ مندروں میں ہلے بیڈکی ہوئسلیشور،بیلورچنا کیشو،سومناتھ پورکی کیشواکےمندربہت اہم ہے۔

©KTBS Not to be republished

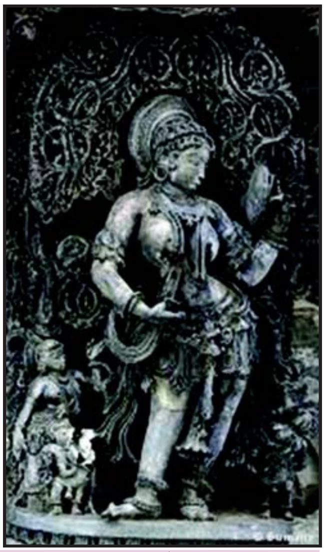

مدنی کے

ہوئسلہ کا نشان

ہوئسلیشورا کا مندر ہلے بیڈ

وشنو وردھن نے ہوئسلیشورا کا مندر ہلے بیڈ چول پر ہوئی جیت کو یادگار بنانے کے لئے بیلور میں چنا کیشوا کا خوبصورت مندر تعمیر کیا' اس کی تعمیر کرنے والے سنگ تراشوں میں بلی گاوے کا داسوجا' گدوگینا ناگوجا اہم ہیں۔ وہاں کی مدنیکے مسجے بہت خوشنما ہیں۔ سومناتھ پور کا کیشوا مندر بھی اتنا ہی خوشنما ہے،قومی شاعر کوویمپو اس مندر کو دیکھ کر یوں تعریف کرتے ہیں۔(ہاتھ جوڑ کر در پر آ مسافر مجسموں میں ہے فن کا جال و مندر)

اپنے ہاتھوں کو جوڑتا ہوا دروازے کے اندر داخل ہو مسافر اس مندر کے مجسمہ ہنرمندی کا کرشمہ ہیں۔

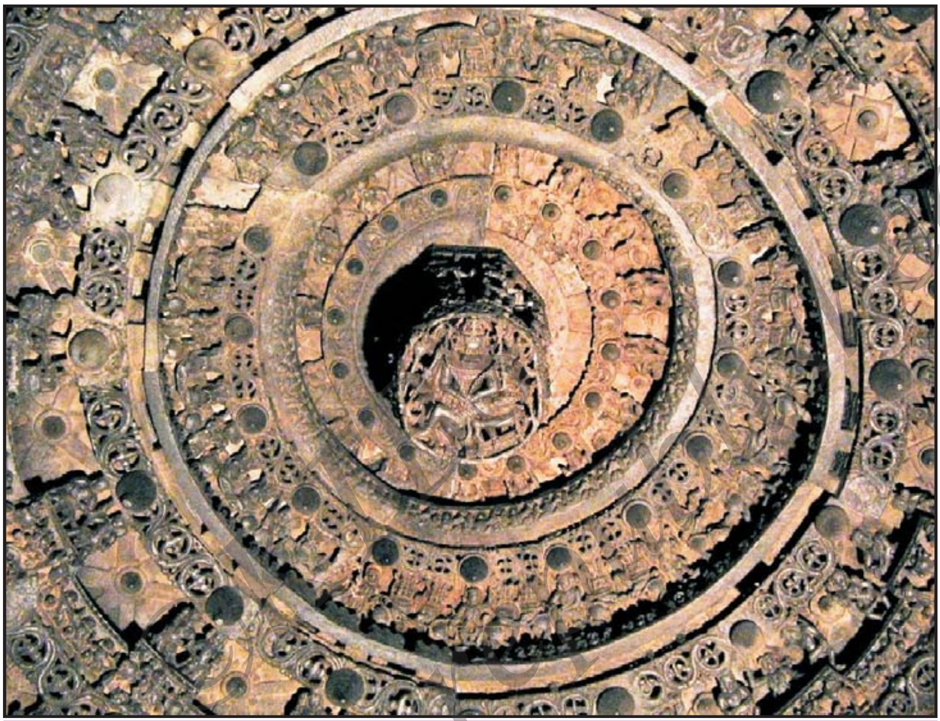

بھوونیشوری بیلورو

ادب:۔

جنّا ہری ہرا، اور راگھوا نکا ہوئسلہ دور کے مشہور شعرا ہیں جنا 'یوشودھرا چریتے' ہری ہرا 'گرجا کلیان' اور راگھوا نکا' ہرش چندر کاویاّ نامی تصانیف لکھے ہیں۔ ہری ہرائے رّگلےّ نامی نئی نظم تخلیق کی فصیح کنڑی میں'' کبیگرا کاوا'' نامی تصنیف کو انڈیاّ نامی شاعر نے لکھی ہے۔

نئے الفاظ:۔

سالابنجی کے یا/مدنیکے :۔ ستون کے ساتھ جڑی ہوئی بناؤ سنگھار کرتی عورتوں کے مجسمے
رگلے، نظم کی قسم

Not to be republished

I. مندرجہ ذیل سوالوں کو ایک جملے میں جواب دو۔

1. ہوئسلہ کا صدر مقام کونسا ہے؟
2. ہوئسلہ خاندان کے مشہور راجا کون تھے؟
3. وشنوور دھن کی رانی کون تھی؟ اسکا لقب کیا تھا؟
4. دہلی سلاطین کے حملوں کے وقت حکومت کرنے والے ہوئسلہ راجا کون تھا؟
5. ہوئسلہ دور کے مشہور شاعر کے نام کیا ہیں؟
6. ہوئسلہ دور کے اہم مندر کونسے ہیں؟
7. بیلور کے چنا کیشوا مندر کے سنگ تراش کون تھے؟

II. درج ذیل سوالوں کو گروہ میں بحث کرو اور جواب دو

1. بلال سوّم کے تعلق سے نوٹ لکھو؟
2. ہوئسلہ مندروں کی عام خصوصیات کیا ہیں؟

III. ذیل A اور B فہرست کو جوڑ لگاؤ۔

A	B
سلا	ہلے بیڈ
شانتلا	کیبی گرا کاوا
بیلور	ہوئسلہ خاندان کا بانی
انڈیّا	ناٹیا سرسوتی
دوارا سمدرا	چنا کیشوا مندر

سرگرمی:۔ • ہوئیسلہ دور حکومت مندروں کے تصاویر اکھٹا کرو تفصیل لکھو۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:3

کورگ۔ کِتّور۔تلوناڈو۔حیدرآباد کرناٹک

Kodagu, Kittur, Tulunadu and Hyderabad Karnataka

سبق کا تعارف:

ریاست کرناٹک پر حکومت کرنے والے شاہی حکومتوں کی تاریخ کا علم جتنا ضروری ہے اتنا ہی کرناٹک کی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کی تاریخ بھی۔ کیونکہ ان کی تاریخ کو جانے بغیر کرناٹک کی تاریخ کا علم ادھورارہ جاتا ہے وہ کرناٹک کی مکمل تاریخ کو سمجھنے میں معاون ہے۔اسی نقطۂ نظر سے کورگ۔ کتّور۔تلوناڈواور حیدرآباد کرناٹک کی تاریخ کے اہم صفحات کا بیان کیا گیا ہے۔

صلاحیتیں:

1 کورگ تاریخ کے اہم واقعات کو پہچاننا۔

2 کِتّور کی رانی چنما اورسنگولی رائینا نے انگریزوں کے ساتھ جس طرح جدوجہد کی اسکو سمجھنا۔

3 تلوناڈ کے تاریخی ثقافتی اور سماجی خدمات کو سمجھنا۔

4 حیدرآباد کرناٹک کے علاقے میں انگریز حکمرانوں۔نظام اور مقامی زمینداروں کے خلاف ہوئی جدوجہد کو سمجھنا۔

©KTBS Not to be republished

کورگ (کوڈگو)

مغربی گھاٹ کی وادیوں میں ضلع کورگ واقع ہے۔ یہاں کے لوگوں کی زبان ''کوڑوا'' ارے بھاسے ہے۔کرناٹک کے لوگوں کی ''جیوا ندی'' کہلا نے والی دریا کاویری ہے۔ تل کاویری، کاویری ندی کا منبع کوڈاگومیں ہے۔تل کاویری کولاکھوں لوگ عقیدت کیساتھ پوجتے ہیں۔کورگ جنگلات کی دولت سے مالا مال ہے۔ناگرہولے نیاشنل پارک اسی علاقے میں موجود ہے۔

تل کاویری

ہالیری حکمران: ہالیری حکمران کورگ پر حکومت کرنے والے اہم حکمران تھے۔ 17 ویں صدی میں ویرا راجانے اس حکومت کو قائم کیا۔ اس کے بعد مُدّ وراجانے مدّوراجا کیری شہر کو بنایا اور اسے اپنی راجدھانی بنایا۔ مدوراجا کیری آگے چل کر مڈکیری بنا۔

مڈکیری کا قلعہ

©KTBS Not to be republished

18 ویں صدی کے آخری وقفے میں حیدر علی اور ٹیپو سلطان نے کورگ پر حکومت کی۔ اس وقت کورگ کا راجا ویرا راجا ٹیپو سلطان کا قیدی رہا۔ ٹیپو سلطان کی قید سے فرار ہوکر ویرا راجا نے انگریزں کی مدد سے کورگ پر قبضہ جمایا۔ ٹیپو سلطان کی موت کے بعد انگریز اور کورگ کے حکمران دوست بن گئے۔

کورگ اور انگریز: مختصر سے وقفہ کے بعد ع1834 میں کورگ کو انگریزوں نے اپنے قبضہ میں کرلیا۔
کورگ کا آخری حکمران چکا ویرا راجیندرا کو جلا وطن کر کے انگریز کورگ پر راست حکومت کرنے لگے۔
کورگ کو دو حصے بنا کر کورگ کے حصے امرسولیا کو کینرا ضلع میں شامل کیا۔

امرسولیا جدو جہد: کینرا ضلع میں انگریزوں نے کسانوں کے محصول کو بڑھا دیا تب کسانوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت شروع کردی۔ وہاں کے کسانوں نے انگریزوں کو کورگ سے بھگانے کی قسم کھائی۔ اس جدوجہد کو ع1837 کی ''امرسولیا'' جدوجہد کہا جاتا ہے۔ باغیوں نے سولیّہ۔ پتور۔ کا سرگوڑ اور منگلور کو تیرہ دنوں میں قبضہ کرلیا لیکن انگریز اس جدوجہد کو کچلنے میں کامیاب ہوئے اور کئی باغیوں کو قید کر کے پھانسی پر لٹکا دیا۔ جدوجہد کے اہم رہنما۔ پُٹّا بسپّا۔ کلیان سوامی۔ اور گڈے منے اپیّا گوڈا تھے۔

گڈا منے اپیّا گوڈا۔ مڈکیری

کورگ میں آزادی کی جدو جہد: آزادی کی جدوجہد میں کورگ میں آزادی کے شیدائی بھی شریک رہے۔ آزادی کے بعد کورگ میں چند دنوں کے لئے آزاد حکومت رہی۔ ع 1956 میں کورگ کو کرناٹک میں شامل کیا گیا۔

کورگ کی دو اہم شخصیات: کورگ کے نام کو عالمی شہرت یافتہ بنانے میں جنرل کوڈندرے مادپّا کریپّا اہم تھے۔ وہ ہندوستان کے پہلے فوجی جنرل تھے۔ آزاد ہندوستان کی بری فوج فضائی فوج اور بحری فوج کے پہلے کمانڈر تھے کاری یپّا کی دلیری۔ بہادری اور انتظامیہ میں شہرت پانے کی وجہ سے انکو فیلڈ مارشل کا اعلیٰ عہدہ دیا گیا۔

©KTBS Not to be republished

جنرل تمیّا

فیلڈ مارشل کریپّا

کورگ کا ایک اور مشہور حبُ الوطن جنرل کوڈا ندیر سُبیّا تمیّا ہندوستان اور پاکستان کی جنگ میں ہندوستان کی جیت کا سبب بنے۔ ان دونوں کو کورگ کی آنکھوں کے دو تارے کہا جاتا ہے۔ فوجی طاقت کے ساتھ ساتھ کورگ کھیل کود۔ بہادری اور فطری خوبصورتی کے لئے بھی مشہور ہے۔

گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1) کاویری ندی کا منبع کس مقام کو کہتے ہیں؟

2) کورگ پر حکومت کرنے والے اہم حکمران کون تھے؟

3) امرسولیا تحریک کس لئے ہوئی؟

سرگرمی:

فیلڈ مارشل کاریپّا اور ان کے زندگی کے حالات کے متعلق تفصیلات اکھٹا کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

کِتّور

بیلا گاوی ضلع میں تقریباً دو صدیوں پہلے کِتور نامی ایک موثر اور طاقتور حکومت تھی۔ زراعت اور تجارت کے لئے مشہور تھی۔

کِتّور چنما

رانی چنما: بہادر اور دلیر کہلانے والی کتور رانی چنما راجہ مَلّا سرجا دیسائی کی بیوی تھی۔ ملّا سرجا اور اسکا جانشین بننے والا بیٹا فوت ہوگیا۔ چنما شیولنگا سرجا کو گود لے کر حکومت کرنے لگی۔ دھارواڑ کے کلکٹر تھیا کرے نے اس کو بہانہ بنا کر یہ سفارش کی کہ گود لینے کا اقدام ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے کتور کی حکومت برٹش حکومت کے حوالے کی جائے، چنما کو اس بات کا پتہ چلا تو آگ بگولہ ہوگئی۔ انگریزوں کی کتور کو کچلنے کی اس پالیسی کے خلاف آواز بلند کی۔ ملک کی آزادی کی جدوجہد کی ٹھانی۔ ڈھارواڑ کے کلکٹر تھیا کرے نے اپنے 500 سپاہیوں سے کِتّور پر حملہ کیا اور گھمسان لڑائی ہوئی۔

چنما اسکی فوج کے ساتھ انگریزوں کے خلاف جانبازی سے لڑتی رہی اور انگریزی فوج کو تہس نہس کر دیا اور تھیا کرے بھی گولی کا شکار ہوگیا۔

پھر دوبارہ انگریزوں نے اپنی فوج کو کِتّور روانہ کیا۔ کِتّور کی فوج بہت چھوٹی تھی جس کے صرف 6 ہزار سپاہی تھے۔ اور انگریزوں کی ایک عظیم فوج تھی۔ تین دنوں تک جنگ جاری رہی۔ چنما کے چند دھوکہ بازوں نے انگریزوں کی طرف داری کی اور رانی چنما کو شکست ہوئی انگریزوں نے رانی چنما کو بیل ہونگل نامی قید خانے میں بند کر دیا۔ اس طرح رانی چنما نے پانچ سال قید میں رہ کر بھی اپنے ہم نواؤں کے لئے پیغامات بھیج کر آزادی کے لئے اکساتی رہی۔

چنمّا کو یہ شہریت حاصل ہے کہ انگریزی حکومت کے خلاف آواز بلند کرنے والی پہلی ہندستان خاتون

©KTBS Not to be republished

ہے۔ یہ آزادی کی جدوجہد میں روشن ستارے کی مانند چمک رہی ہے۔ اسکی یاد میں آج بھی داستانی گیت (لاونی) گائے جاتے ہیں۔

سنگولی رائینّا

سنگولی رائینّا: سنگولی رائینّا کِتّور چنما کا وفادار نوکر تھا جس نے آزادی کے لئے لوگوں کے درمیان رہ کر اپنی تلوار اٹھائی چنما کے قید کرنے کے بعد اس نے کِتّور کے لوگوں کی قیادت کرتے ہوئے فوج تیار کی۔ انگریزوں کے دفتر جلا دیئے اور انکے خزانوں کو لوٹ لیا۔ یہ گوریلاّ جنگ بازی میں بہت ماہر تھا۔ اس نے انگریزوں کی نیند حرام کردی تھی۔ انگریز راست اسکو ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے اور اسکو کسی بھی ترکیب سے شکست دینے کی سوچتے تھے۔

پیسوں کے لالچ میں آکر چند غداروں نے دھوکے سے رائینّا کو گرفتار کروایا۔ اسکے ساتھ اُس کے چھ ساتھیوں کو بھی پھانسی پر لٹکا دیا آخری ملاقات کے لئے آئی ہوئی اسکی ماں کینچوّا کی قدم بوسی کے ذریعے اُس کی دعائے خیر لیتے ہوئے خوشی خوشی پھانسی پر چڑھ گیا۔ جس کی نندھ گڑھ میں اس کے ساتھیوں کے ساتھ دفنایا گیا اور اسکے حامی بغاوت کو آگے بڑھائے۔

> سنگولی رائینّا کی قبر پر اسکی یاد میں بچوگتی چنابسپّا نامی اسکا حامی نے ایک برگد کا درخت اُگا یا کئی سالوں تک بچّوگتی چنابسپّا پیرا گی بن کر وہیں پر رہ گیا۔ وہ برگد کا درخت آج بھی موجود ہے۔ سنگولی رائینا کے بعد اسی طرح کئی شیدائیوں نے کتور کے لوگوں کی آزادی کی جدوجہد کرنے میں قیادت کی۔

عام عہد: (ع ع)

کِتّور چنما	:	1824
سنگولی رائینّا	:	1829

©KTBS Not to be republished

گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1 کِتّور کی رانی چنما انگریزوں کے خلاف کیوں آگ بگولہ ہوگئی؟

2 سنگولی رائینا کون تھا؟ اسکا خاتمہ کیسے ہوا؟

سرگرمی:

کِتّور چنما سے متعلق داستانی گیتوں کو جمع کیجئے:۔

©KTBS
Not to be republished

تلوناڈو:

قدیم زمانے میں کرناٹک کے ساحلی علاقے کو تلوناڈو کہاجاتا تھا۔ (آج کا جنوبی کینرا اور اڑپی ضلع) پُرانوں میں اس علاقے کو پرشورام کا علاقہ کہتے ہیں۔ یہاں کے کثیر لوگوں کی زبان تلو ہے۔ تلوناڈو میں کنڑا کے علاوہ کونکنی اور بیاری زبانیں بھی اکثر لوگ بولتے ہیں۔

تاریخ میں کدمبا۔ آلوپا۔ ہوئیسلہ۔ وجے نگر وغیرہ حکمرانوں نے تلوناڈو پر حکومت کی۔ آلوپا خاندان کے حکمران نے کئی سالوں تک تلوناڈو پر حکومت کرتے رہے۔ اُدھیاور (ادے پور) منگلورو (منگلوروپور) بارکور وغیرہ تلوریاست کی راجدھانی تھی۔ چوٹا خاندان کی رانی ابکّا نے (16ویں صدی) پرتگالیوں کے خلاف جدوجہد کرکے ان کو شکست دی تھی۔

مذہب: تلوعلاقے کے حکمرانوں میں زیادہ تر جین مذہب کے ماننے والے تھے۔ یہاں پر جین۔ بدھ۔ ویرشیوا۔ ناتھ پنتھ۔ اسلام۔ عیسائیت کئی مذاہب کے لوگ بستے ہیں ناگارادھنے (ناگ پوجا) اور بھوتارادھنے تلوناڈو کے دواہم پرستشی فرقے ہیں۔ دوائیت فلسفے کے بانی مدھواچاریہ کا تعلق تلوناڈو سے ہے۔ منگلور کے کدری منجوناتھا مندر تلوناڈو کا قدیم مندر ہے۔

- تلوناڈو میں عیسائیوں نے کئی تعلیمی مراکز قائم کیۓ۔منگلورو میں پرنٹنگ پریس کا آغاز کیا۔فرڈی نانڈکیٹیل کی تشکیل کی ہوئی کنڑالغت بیاسل مشن پریس سے شائع ہوئی۔جرمنی کے میِنّر نے تلولغت مرتب کی۔ شروع شروع میں غیر ملکیوں نے تلوناڈو میں عیسائیت کی تبلیغ کی ۔آگے چل کر ہندوستانیوں نے ہی اس کام کو انجام دیا۔کئی خوبصورت گرجا گھر بھی یہاں ہیں۔
- قدیم زمانے سے ہی عربوں کے ساتھ تلوناڈو کے تجارتی تعلقات تھے جسکی وجہ سے مذہب اسلام کی تبلیغ ہوئی۔ مسلمانوں نے عبادت کے لئے مسجدیں بھی بنائی تھیں۔

فن تعمیر: کدری منجوناتھ مندر میں اوالوکیشورا کا خوبصورت اور بہت بڑا کانسے کا مجسمہ ہے یہ تقریباً ایک ہزار سال قدیم ہے۔موڑبدرے کے ہزار ستونوں والا خانقاہ (بسدی) کارکالا، وینور اور دھرمستھلا میں موجود گومٹیشورا کی مورتیاں جین مذہب کی ثقافتی نشانیاں ہیں۔

اولوکیشوری فن تعمیر۔منگلورو

©KTBS Not to be republished

ہزار ستونوں والا خانقاہ۔موڑ بدرے

یہاں پر خوش نصیب اور مشہور کوٹی چنیّا کے (عبادت خانے) گاروڑی بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

یکشگان کا روپ دھاری

لوک کھیل: کمبلا ،کو لی انکا، چینے وغیرہ تلو ناڈو کے لوک کھیل ہیں۔ یکشا گان اور تا لے مدّ لے یہاں کے قدیم روایتی فن ہیں۔

انگریزی انتظام: 19 ویں صدی کے شروعات میں کرناٹک کے ساحلی علاقے میں انگریز حکومت کرتے تھے۔اس وقت ساحلی علاقے کو''کینرا''،ضلع کہتے تھے۔ آگے چل کر کینرا ضلع کو دو اضلاع میں بانٹ دیا گیا۔شمالی علاقے کو شمالی کینرا اور جنوبی علاقے کو جنوبی کینرا ضلع کا نام دیا گیا۔

©KTBS Not to be republished

آزادی کی جدوجہد: تلوناڑو کی جدوجہد آزادی میں کارناڑ وسدا ایشوا اور اتاوریلپا بہت مخصوص تھے۔

- حب الوطن کے نام سے مشہور کارناڑ سدا شیوارایا کی ہریجنوں کیلئے خدمات کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ بچھڑے طبقہ کے کئی بچوں کو وہ اپنے گھر میں کھانا کھلاتے تھے۔ اور دیش کے لئے انکی قربانیاں بہت ہی عظیم ہیں۔
- اتاوریلپا نیتاجی سبھاش چندر بوس کی بنائی ہوئی ''آزاد ہند فوج'' کے ایک اہم وزیر تھے۔ نیتاجی شبھاش چندر بوس کے ساتھ تقریباً 15 سالوں کے لئے یہ فوجی سپہ سالار بھی تھے۔
- چھوچھات کے خلاف تحریک پچھڑے طبقے کے لڑکیوں کی تعلیم وغیرہ فلاحی کام انجام دینے میں

کُدمال رنگ راؤ آگے تھے مہاتما گاندھی جی جب منگلور آئے تو اس وقت انکی کاروائیوں کو بہت پسند کیا تھا۔

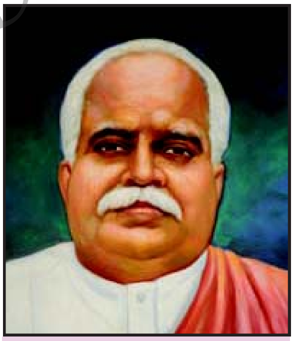
کُدمل رنگاراؤ

اتاوریلپا

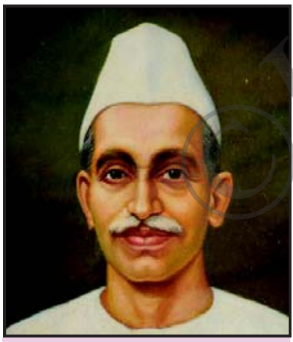
کارناڑ سدا ایشوا راؤ

بینکنگ علاقہ: بینک کے میدان میں تلوناڑو کا ایک انوکھا ریکارڈ ہے۔ آزادی سے پہلے ہی یہاں پر کینرا بینک۔ کارپوریشن بینک۔ سنڈی کیٹ۔ کرناٹک بینک اور وجیہ بینک قائم ہوئی تھی۔ ملک کے عظیم معاشی نظام میں یہ بینک اپنے ہزاروں شاخوں سے ملک بھر میں اپنے خدمات انجام دیتے آرہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں ان بینکوں نے روزگار کے مواقع بھی فراہم کئے ہیں۔

1956 میں شمالی اور جنوبی کینرا کے اضلاع کرناٹک میں شامل ہوئے۔ (اس سے پہلے جنوبی کینرا کے اضلاع مدارس کے علاقے میں شامل تھے) پھر جنوبی کینرا کے ضلع کو تقسیم کر کے اڑپی ضلع بنایا گیا (1997)

©KTBS Not to be republished

نئے الفاظ:

گروڈی : عبادت خانہ

عام عہد (ع ع):

آلوپا حکومت کا دور 7 تا 14 ویں صدی

انگریزوں کی حکومت 1801 تا 1947

گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1 تلوناڑو پر کئی سالوں تک حکومت کرنے والی حکومتیں کونسی تھیں؟
2 اُلّال کی رانی اَبکا کون تھیں؟
3 فرڈی ننڈ کِٹّیل کون تھا؟
4 ہزاروں ستون والی خانقاہ کہاں ہے؟
5 تلوناڈو کے قدیم فن کونسے ہیں،
6 کارناڑ سدا شیوا راؤ کو ہم کیوں یاد کرتے ہیں؟
7 کُدمل رنگا راؤ نے دلتوں کی ترقی کے لئے کیا خدمات کی؟

8 تلوناڑ میں قائم کی گئی ہندوستان کے اہم بینک کون کونسے ہیں؟

سرگرمیاں:

1 کدمل رنگا راؤ اور کارناڑ سدا ایشوارایا کی تاریخ پڑھئے۔
2 ہندوستان کی معاشی ترقی میں کرناٹک کے ساحلی اضلاح کا رول کیا ہے؟ اس کے متعلق ایک تفصیلی رپورٹ بنایئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

حیدرآباد۔کرناٹک

بیڑانائیکوں کی بغاوتیں:

وجیہ نگرحکومت کے زوال کے بعد حیدرآباد کرناٹک میں بیڑانائیکوں کی حکومت تھی۔ وہ بہت جدوجہد کے حامی تھےاورع1800ع کے بعد بیڑانائیکوں نے انگریزوں کے خلاف لاتعداد بغاوتیں کی

اسباب: مقامی زمینداروں کا ظُلم انگریزوں کی قابضانہ پالیسی، انگریزوں کی جاری کردہ جنگلات اور اسلحہ کے قوانین زبردستی جیسے جارحانہ امور سے مقامی حکمران اور پالیگار جدوجہد پر اتر آئے۔ع1800ع میں پچیس سے بھی زائد بغاوتوں میں بیڑاسرداروں نے حصہ لیا۔ان بغاوتوں کا مقصد صرف انگریزوں کو باہر نکالنا تھا۔

بیڑانائک کے ہلگلی کی بغاوت

ہلگلی باگلکوٹ ضلع کے مدھولا تعلق کا ایک دیہات ہے۔یہ دیہات آج بھی پہلوانیت میں مشہور ہے۔ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں اس دیہات کا نام مشہور ہوا۔وہاں کے زائد لوگ بیڑانائک تھے۔شکار اور تحفظ کے لئے انکے پاس بے شمار ہتھیار تھے۔

ع1857ع کے جاری کردہ انگریزی حکومت کے ہتھیاری آئین (آرمس ایکٹ) کے مطابق حکومت کی اجازت کے بغیر ہتھیار رکھنا جرم تھا۔ بیڑانائیکوں کے لئے یہ بہت ہی بڑا پیچیدہ مسئلہ پیدا ہوا۔اور اسی سبب سے انگریزوں نے بیڑانائیکوں پرحملہ کیا۔جڑگا۔بالا۔رامی وغیرہ بغاوتوں میں بیڑانائیکوں نے بہادری کا مظاہرہ کیا۔اس حملے میں کئی بہادروں نے اپنی جان گنوادی۔290 لوگوں کو قید کرلیا گیا اور ان میں سے 19 بہادروں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔یہ ہلگلی بیڑانائیک جدوجہد کہلائی اور یہ آزادی کے لئے کرناٹک کے تاریخ میں ایک اہم باب بن گیا۔

رامی: ہلگلی بغاوت میں انگریزوں کے تین فوجی افسروں کو بندوق کی گولی سے قتل کرنے والی بہادر خاتون رامی تھیں۔اسی بغاوت میں رامی کا بھی قتل ہوا۔

©KTBS Not to be republished

ہلگلی بیڑ انائیکوں پر لکھے گئے داستانی گیتوں کی ابتدائی سطریں اس طرح ہیں۔

ہلگلی کے بیڑ بہادری کے شیر

نڈر ہو کر کی تھی جنگ

کر رکھا تھا انگریزوں کو تنگ

سندھور لکشمن:

سندھور لکشمن بھی انگریزوں کے خلاف جدوجہد کرنے والے بہادر مجاہد تھے۔

سانگلی ضلع کے جت تعلق میں سندھور نامی ایک قریہ میں صابو اور نرسوا نامی بیڑ امیاں بیوی تھے اور انکو لکشمن نامی بیٹا ہوا۔اور اسکی قبر بیلگی میں ہے۔

سندھور دیہات میں انعامداروں (گوڑا) کی حکومت سے لوگ تنگ آچکے تھے۔اس لئے لکشمن نے انکے خلاف بغاوت شروع کی۔اور آگے چل کر اُس نے انگریزوں کی مخالفت کی۔

لکشمن انگریزوں اور مالداروں کے خزانے لوٹ کر اس سے ملی رقم کو غریبوں میں بانٹ دیا کرتا تھا۔ اور سماجی رہنما بن کر مظلوموں کی خدمت کرتا تھا۔گاؤں کی پنچایت میں لوٹ مار اور چوری کے متعلق لکشمن کی بے عزتی کی گئی تو اسے بہت برا لگا اور وہ انگریزں کے چنگل سے فرار ہو گیا، اور پولیس افسر کو بھی قتل کر دیا۔ انگریز لکشمن کے پیچھے پڑ گئے اور اسکو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔آزادی کی جدوجہد میں ایک باغی بن کر بغاوت کرتے ہوئے شہادت پانے والے سندھور لکشمن کا تاریخ میں اعلی مقام ہے۔

سُر پور کے نائیک:

یادگیر ضلع کے سور پور میں بھی بیڑ انائیکوں کا راج تھا۔سُر پور کے راجا کرشنا نائیک کی موت کے بعد 8 سالہ وینکٹپا نائیک اسکا جانشین بنا۔سور پور کی حکومت پر نظام اور انگریزوں کی نظر تھی

راجا وینکٹپا نائیک نے انگریزی تعلیم پائی تھی اور اس کے اندر آزادی کی محبت گہری تھی ۔اس وقت

©KTBS Not to be republished

سورپور کے راجا وینکٹپا نائیک

آزادی کی پہلی جدوجہد ع 1857 سور پور کو دستک دے رہی تھی تو وینکٹپا نائیک بھی اس میں شامل ہوگیا۔

جب انگریزوں کی فوج نے سور پور کو گھیر لیا اور گھمسان کی لڑائی ہوئی۔انگریزوں کا ایک اعلیٰ فوجی افسر میدان جنگ میں فوت ہوگیا۔تب انگریزوں کی ہمت پست ہوگئی اور دھوکے سے قلعے کو فتح کرنے کا منصوبہ بنایا۔نائک کے ایک اہم افسر نے قلعے میں داخل ہونے کا راستہ دکھا دیا اور انگریزوں کی جیت کا سبب بنا۔

فرار وینکٹپا نائیک نے اپنی فوج کو بڑھانے کی غرض سے نظام کے پاس پہنچا۔لیکن نظام کے وزیراعظم سالار جنگ نے یہ سوچ کر انگریزوں کے حوالے کر دیا کہ انگریزوں سے اسے کچھ فائدہ ہوگا۔انگریزوں نے تحقیق کروائی اور وینکٹپا کو سزائے موت سنائی۔پھر اسکی سزا کو کم کرکے چار سال کردی گئی۔

اور دھوکے سے وینکٹپا نائیک کو گولی مار کر قتل کرکے۔اور خودکشی کی افواہ پھیلا دی گئی۔اس وقت اسکی عمر 24 سال تھی۔

انگریزوں نے حیدرآباد کے نظام کو سُر پور تحفہ میں دے دیا۔گلبرگہ بیدر اور رائچور کے علاقے حیدرآباد کے حکومتوں میں شامل ہوگئے۔

حیدرآباد۔کرناٹک کی جدوجہد

حیدرآباد کرناٹک کی جدوجہد ایک اور نااہل حکمران کے خلاف لوگوں کی بغاوت تھی جو کرناٹک کی تاریخ کا اہم باب تھا۔اس کی قربانیوں اور بلیدانوں کے شواہد موجود ہیں۔

> ہمارے ملک میں پہلے 562 چھوٹی چھوٹی ریاستیں انگریزں کے ماتحت تھیں اور ان ریاستوں میں حیدرآباد بھی ایک اہم ریاست تھی۔

©KTBS Not to be republished

جدو جہد کا پس منظر: حیدر آباد کی حکومت میں ہندو مذہب کے لوگوں کی حالت لا چار تھی ۔ اور وہ آزادنہ طریقے سے مذہبی تہوارات کو منا نہیں سکتے تھے۔

حکومت میں تعلیم کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ اس حکومت میں سب اردو زبان کے جاننے والے تھے۔ کنڑا زبان وادب کے لئے کچھ خاص مقام نہیں تھا۔

نظام نے ''کالا پتی'' کے نام سے 53 اصول قائم کئے جس سے عام لوگوں کی آزادی کو دھکا لگا۔

جدو جہد کی رفتار: آزادی کی اس جدو جہد کا مشہور رہنما سوامی رامانند تیرتھ تھا۔ اس نے حیدر آباد حکومت کی بدعنوانیوں کا پرچار کیا، ہر طرف اہمسا اور ستیہ گرہ کا پرچار کیا۔ اور ستیہ گرہ بھی چلائی۔ جدو جہد کا ایک اور رہنما ہرڈیکر منجپا تھا۔ ہرڈیکر منجپا کو کرناٹک کا گاندھی کہا جاتا ہے۔ وہ شراب نوشی مخالف، چھوت چھات ختم کرنے کی سماجی تحریکوں کو عوام میں مقبول کیا۔

ہرڈیکر منجپا

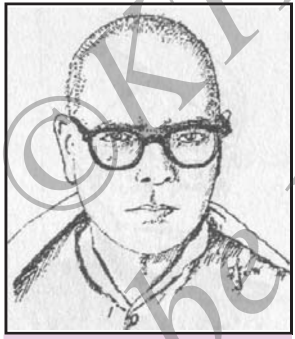

سوامی رامانند تیرتھ

وندے ماترم تحریک: اسی دوران حکومت نے وندے ماترم کے گانے پابندی لگادی۔ اس کے خلاف جدو جہد کرنے والا نائیک ''وندے ماترم'' رام چندر راؤ تھا۔ وندے ماترم گانے والے سینکڑوں لوگوں کو قید کرلیا گیا۔

آریہ سماج کی جدوجہدِ آزادی کو مسلم بنیاد پرستوں نے اتحاد المسلمین نامی تنظیم بنا کر اُجاگر کیا۔ جس کا اعلیٰ رہبر قاسم رضوی تھا۔ تنظیم تشددانہ رویہ اختیار کر لی تھی۔

©KTBS Not to be republished

ریاست حیدرآباد میں کانگریس پر امتناع عائد تھی۔ کانگریس آزاد بھارت کے اتحاد میں حیدرآباد کی شمولیت کا مطالبہ کیا۔ آزاد بھارت میں شریک ہونے کے لئے دباؤ ڈالا تھا۔ 15 اگسٹ 1947 کو لوگوں نے حیدرآباد میں بھی جھنڈا الہرانے کا فیصلہ کیا۔ سرکار نے لوگوں پر اور زیادہ پابندیاں عائد کی۔

اسی دوران رضاکاروں نے قتل وغارت گری شروع کی جسکو نظام کی پشت پناہی حاصل تھی اس وقت ہر طرف وندے ماترم کی گونج سنائی دیتی تھی۔

شرن گوڑا انعامدار:

شرن گوڑا انعامدار

حیدرآباد کی آزادی کی پوشیدہ کاروائی کے ذرائع متحد کرنے والا شرن گوڑا انعامدار تھا۔ اُن کے متحد کردہ نوجوان گروہ۔ رضاکاروں پر بجلی کی طرح برسنے والوں میں تھے جس کی وجہ سے کئی گاؤں رضاکاروں کے ظلم سے بچے۔ اور ظلم وستم سے بچنے والے تمام ان کو سردار کے نام سے پکارنے لگے۔

رضاکاروں کے ظلم وستم سے تنگ ہوکر لاکھوں لوگ حیدرآباد سے نکلنے لگے اور پڑوسی ریاستوں کو دربدر ہونے لگے اور ہزاروں جوانوں نے حیدرآباد کی سرحد پر مختلف قسم کے جدوجہدی تنظیموں کو قائم کرکے رضاکاروں کے خلاف مضبوط تحریک شروع کی۔

1947 میں آزادی کے بعد بھی حیدرآباد کی حکومت کو ہندوستان میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل

اس دوران رضاکاروں کا ظلم وستم مسلسل جاری تھا۔ آخر کار حیدرآباد کے حالات کو سدھارنے کے لئے ہندوستان کی سرکار نے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کو ذمہ داری دی۔ ان کے احکامات سے 17 ستمبر 1948 کو ہندوستان کی فوج حیدرآباد میں داخل ہوئی۔ نظام کو کوئی دوسرا راستہ نہ ملا اور وہ اپنے آپ کو فوج کے حوالے کردیا۔ اس کے بعد حیدرآباد ہندوستان میں شامل ہوگیا۔

1951 میں حیدرآباد علاقے میں انتخابات عمل میں آئے اور عوام نے اپنے نمائندوں کو منتخب کرکے بھیجا۔ مشہور رہنما سوامی رامانند اتیرتھ کلبرگی علاقے سے لوک سبھا کے (پارلیمانی حلقہ) سے چنے گئے۔

©KTBS Not to be republished

عام عہد (ع ع):

ہلگلی دیہات میں بیڑ انائکوں پر انگریزوں کا حملہ اور رامی کا اختتام	1857
سُر پور کے راجہ وینکٹپا نائیک کی جدوجہد اور اختتام	1858 - 1854
سندھور لکشمن کو انگریزوں نے گولی ماردی	22 جولائی 1922
حیدرآباد کے نظام نے ہار مان لی اور حیدرآباد کو ہندوستان کے جمہوری علاقوں میں شامل کرلیا گیا۔	17 ستمبر 1948

گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1 بیڑ انائیکوں کے بغاوتوں کے اسباب کیا ہیں؟
2 ہلگلی کے بیڑ انائیکوں نے کس قانون کے خلاف بغاوت کی؟
3 رامی کون تھی؟
4 سندھور لکشمن کون تھا؟
5 58-1857 کو ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی میں سور پور کے وینکٹپا نائیک کا رول کیا تھا؟
6 ''کالا پتّی'' کسے کہتے ہیں؟
7 سوامی راما نندا کون تھا؟
8 ''کرناٹک کے گاندھی'' کس کو کہتے ہیں؟
9 ''وندے ماترم' جدوجہد کا اہم بہادر نائیک کون تھا؟
10 حیدرآباد کی آزادی تحریک میں شرن گوڑا انعامدار نے کیا رول ادا کیا؟

سرگرمیاں:

1 بیڑ انائیکوں کی بغاوت سے متعلق گیتوں اور نغموں کو اکھٹا کریں۔
2 کرناٹک کی اتحادی تحریک میں سردار پٹیل کا کردار'' اس موضوع پر ایک سمینار کا انعقاد کریں اور اس کی تفصیلی رپوٹ تیار کریں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:4

سماجی اور مذہبی اصلاح کار

Religious and Social Reform Movements

سبق کا تعارف:

آٹھویں صدی سے سولہویں صدی تک کئی مذہبی اصلاح کار جنم لئے۔ان مفکرین کے فلسفیانہ اور سائنسی نظریات نے مذہب وتہذیب کی مضبوط بنیاد ڈالی۔اس سبق میں اصلاحی تحریک کو پروان چڑھانے والوں میں شنکراچاریہ،رامانو جاچاریہ،بسویشورا اور مادھواچاریہ کی طرز زندگی و اصلاحات کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔

صلاحتیں:

- مذہبی اصلاح کار کے افکار و اصلاحات کو سمجھیں گے۔
- ان کے افکار کتنے موزوں ہیں سمجھیں گے۔

بھارت میں کئی عظیم ہستیوں کا جنم ہوا ہے۔انہوں نے مذہبی تعلیمات کے ساتھ ساتھ سماج کی اصلاح کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ان کے اصلاحات نے لوگوں میں پائے جانے والے غلط عقائد اور رسوم کو نکال پھینکا۔ ان کے اثرات کو ہم موجودہ دور میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔

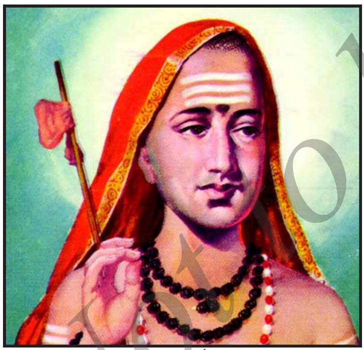
شری شنکراچاریہ

شری شنکراچاریہ:

شنکرا چاریہ کیرلا کے کلاڑی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ وہ ذہین ہونے کی وجہ سے آٹھ سال کی عمر میں چاروں ویدکو پڑھ لیا۔شنکراچاریہ کے والد شیوا گرو اور آریامبے ان کی والدہ ہیں۔ انہوں نے ادوئیت (وحدانی) فلسفہ پیش کیا۔

شنکراچاریہ کی اصلاحات:

- شنکراچاریہ نے بدری (اترکھنڈ) دوارکا (گجرات) پوری (اڑسیہ) اور کرناٹک کے شرنگیری میں (مٹھ) پیٹھوں کو قائم کیا۔یہ پیٹھ ہندوستانیوں کے جذباتی اور مذہبی اتحاد کا مرکز بن گئے۔

©KTBS Not to be republished

• شنکراچاریہ نے' آنندلہری' سوندریالہری' کتابیں لکھی۔ ان کی لکھی بھج گوندم آج بھی مشہور ہے۔ صرف 32 سال کی عمر میں اتنے کارنامے انجام دیئے۔

رامانوجاچاریہ:

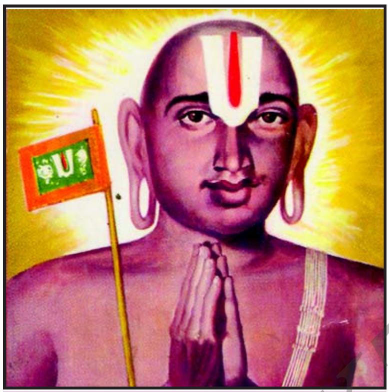

رامانوجاچاریہ

رامانوجاچاریہ چنئی کے قریب شری پیرمبدور میں پیدا ہوئے۔ شہر کانچی میں شاستروں کی تعلیم حاصل کی۔ رامانوجا کے والد کیشوادکشت اور والدہ کانتی متی تھیں ان کا پیش کردہ فلسفہ وششٹھیا دوئیت (خاص وحدت الوجود) کہلاتا ہے۔

رامانوجاچاریہ نے ملک کے چاروں سمت کا دورہ کرکے ویشنو مذہب کی تبلیغ کی۔ مکتی (نجات) بھکتی (بندگی) شرناگتی (پناہ لینا) کو اہم قرار دیا چولا راجہ کے ظلم سے تنگ آکر کرناٹک آئے۔ یہاں کے ہوئسلہ حکمران وشنوودھن نے ان کو میل کوٹے میں پناہ دی۔

میل کوٹے مندر

©KTBS Not to be republished

رامانو جاچاریہ کے اصلاحات:۔

- ذات پات کے بھید بھاؤ کی مذمت کی۔
- نچلی ذات کے لوگوں کو میل کوٹے مندر میں داخلہ کا موقع فراہم کیا رامانو جاچاریہ تقریباً 120 سال زندہ رہے۔

11.3 بسویشورا:

بسویشورا

کرناٹک کی سماجی اور مذہبی تحریکوں میں ''بسویشورا'' نے بہت ہی اہم انقلابی کردار ادا کیا۔ بسویشورا وجیاپورا ضلع کے باگے واڑی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے والد کا نام مادرسا اور والدہ مادلامبکے۔ ان کے فلسفہ کو ''شکتی وششٹھا دوئیت'' کہا جاتا ہے۔ انہوں نے بچپن میں اُپانیانا (زنار کی رسم) کا انکار کیا۔ اور لنگ دیکشا اپنایا۔ ان کی تعلیم وتربیت کوڈل سنگم میں ہوئی۔

کوڈلاسنگما

کلیان کا حکمران کل چُوری خاندان کا راجہ بجلاّ نے بسویشورا کو اپنا خزانچی مقرر کیا۔ کلیان میں انہوں نے انقلابی خیالات کی تبلیغ شروع کی۔

قدامت پسند لوگوں نے ان کے خیالات کی مخالفت کی۔ انہوں نے مایوس ہوکر کلیان کو خیرباد کہا اور کوڈل سنگما آئے اور کوڈلا سنگما میں ہی اس دارِفانی سے کوچ کیا۔

©KTBS Not to be republished

بسویشورا کے اصلاحات:

- ☆ بسویشوارنے ذات پات اوراونچ نیچ کے سماجی فرق کومٹانے کا عظم کیا۔
- ☆ بسویشوارنے ذات پات' مورتی کی پوجا' بھینٹ چڑھانے والے رسوم کی مذمت کی جسم کومندر قرار دیا۔
- ☆ عورت ماں ہے اس کا مقام بہت اعلی ہے۔انکی یہ بات سماج میں مقام کھوچکی عورتوں کی زندگی میں اعتماد پیدا کیا۔
- ☆ بسواکلیان میں انہوں نے 'انوبھومنٹپ'' روحانی مرکز قائم کیا۔یہ وچن کاروں کی مجلس تھی۔
- ☆ بسویشورنے ایک ہزار سے زیادہ وچنوں (اقوال) کولکھا۔یہ کوڈل سنگما دیوا کی تکرار سے ختم ہوتی ہیں۔

روٹی کے لئے بندگی سمجھ کر محنت کرنالازمی ہے۔کوئی پیشہ کم تر نہیں۔بسویشورا لوگوں میں محنتی تہذیب کو فروغ دینا چاہتے تھے۔

وچن ادب:۔ وچن (قول) ایک الگ ہی قسم کا ادب ہے۔اس کونثر کی طرح پڑھا اورنظم کی طرح گایا جاسکتا ہے۔جیڈ ارداسیمیّا' الّما پربھوٗ' اکاّ مہادیوی' چنابسوناّ دیگر وچن کار تھے جوتمام ذاتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ وچنوں کے خیالات کوآج بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

مدھواچاریہ:

مدھوا چاریہ کا جنم اڈپی کے قریب پاجکا (بیلّے) نامی گاؤں میں ہوا۔ان کے والد مدھیہ گیہا بھٹہّ والدہ ویداوتی تھیں۔''دوئیت'' فلسفہ پیش کیا۔سنیاس لینے کے بعد مادھوچاریہ نے اپنی تعلیمات کی تبلیغ کے لئے دومرتبہ ہندوستان کا سفر کیا۔وشنو کے بھگت تھے۔

مادھوچاریہ

©KTBS Not to be republished

شری کرشنا کا مندر

مدھواچاریہ کے خدمات:

☆ مادھوچاریہ نے ”گیتا تا تپریا نرنیا، مہابھارت تا تپریا نرنیا دیگر 37 تصانیف سنکرت زبان میں لکھی۔

☆ اڈپی میں آٹھ مٹھ (مندروں) کو قائم کیا۔

☆ انہوں نے آسان بھکتی کے راستہ کو اپنانے کا طریقہ بتایا۔

آٹھ مٹھوں کے ساتھ اترادھی، ویاس رایا اور راگھویندر مٹھ مادھوچاریہ کے پیروکاروں کے مذہبی تعلیمات کے مرکز بن کر ابھرے

تاریخی ترتیب (آج سے):

شنکراچاریہ	تقریباً 11 صدیاں پہلے
رامانوجاچاریہ	تقریباً 8 صدیاں پہلے

©KTBS Not to be republished

بسویشورا	تقریباً 8	صدیاں پہلے
مدھواچاریہ	تقریباً 6	صدیاں پہلے

نئے الفاظ:

دیکشے = (بیت) بھنڈار=خزانہ

I. مندرجہ ذیل سوالات کے ایک جملے میں جوابات دیں۔

1. شنکراچاریہ نے کون کونسے پیٹھ قائم کئے؟
2. رامانوجاچاریہ کو کرناٹک میں کس راجا نے پناہ دی؟
3. وچن ادب کی اہمیت کیا ہے؟ چند وچن کاروں کے نام بتائے؟
4. مدھواچاریہ کی خِدمات کیا ہیں؟

II. فہرست ''الف'' کو فہرست ''ب'' سے مناسب جوڑ لگاؤ:۔

الف	ب
شنکراچاریہ	دوئیت
رامانوجاچاریہ	ادوئیت
مدھواچاریہ	وِششٹھادوئیت

III. مندرجہ ذیل سوالات کے گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دو

1. بسویشوار کے اصلاحی تعلیمات کون کونسی ہیں؟

سرگرمیاں:

1. شنکراچاریہ رامانوجاچاریہ بسویشورااور مدھواچاریہ کی زندگی کے حالات کو پڑھیں۔
2. وچن کاروں کے وچنوں کو اکھٹا کریں اور ترنم سے پڑھیں۔
3. اہم وچن کاروں اوران کے القاب کو اکھٹا کریں۔

©KTBS Not to be republished

سبق:5

ہندوستان کی تاریخ میں راجپوت

Rajpuths in Indian History

سبق کا تعارف:

سن 650 تا 1200 کے دور میں ہندوستان کی تاریخ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔اس سبق میں چند اہم خاندان، پرتہار، پالا، چوہان، اور گوہیلا کے کارنامے اور فن تعمیر، ادبی خدمات معاشی اور سماجی زندگی کو بیان کیا گیا ہے۔

صلاحتیں:۔

- چندراجپوت خاندان کے اہم کارناموں کو جاننا۔
- راجپوت خاندان کے فن تعمیر وادبی میدان میں دی گئی انمول خدمات کی ستائش کرنا۔
- راجپوت دور کے تاریخی مقامات کو نقشہ میں نشاندہی کرنا۔

©KTBS Not to be republished

راجپوت کون ہیں؟

راجپوت شجاعت وبہادری کے لئے مشہور ہیں راجپوت کشتریا ہونے کی وجہ سے اپنے آپکو سورج کے خاندان چاند کے خاندان سے پہچانے جاتے ہیں۔شمالی ہندوستان میں تقریباً 500 سال تک راجپوت خاندان نے حکومت کی وہ ایک سنہرا دور تھا۔ہندوستان پر حملہ ور عرب' ترک' افغان اور مغلوں کا دلیری سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

راجپوت کے خاندان:

ہندوستان کی تاریخ میں کئی راجپوت خاندانوں نے اہم کردار ادا کئے ہیں۔ان میں پالا' پرتہار' پارامارا' چوہان گہاڈاوالا' گوہیلا' سولنکی وغیرہ 36 خاندان ہیں۔ان میں پرتہار' پالا' چوہان' اور گوہیلا کے کارناموں کو پیش کیا گیا ہے۔

پرتہار: پرتہار کے حکمران مدھیہ پردیش کے اونتی (اجین) سے حکومت کرتے تھے۔اس خاندان کا مشہور راجہ ناگ بھٹا تھا۔عرب فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہندوستان کی حفاظت کی۔اس نے عظیم سلطنت قائم کی۔

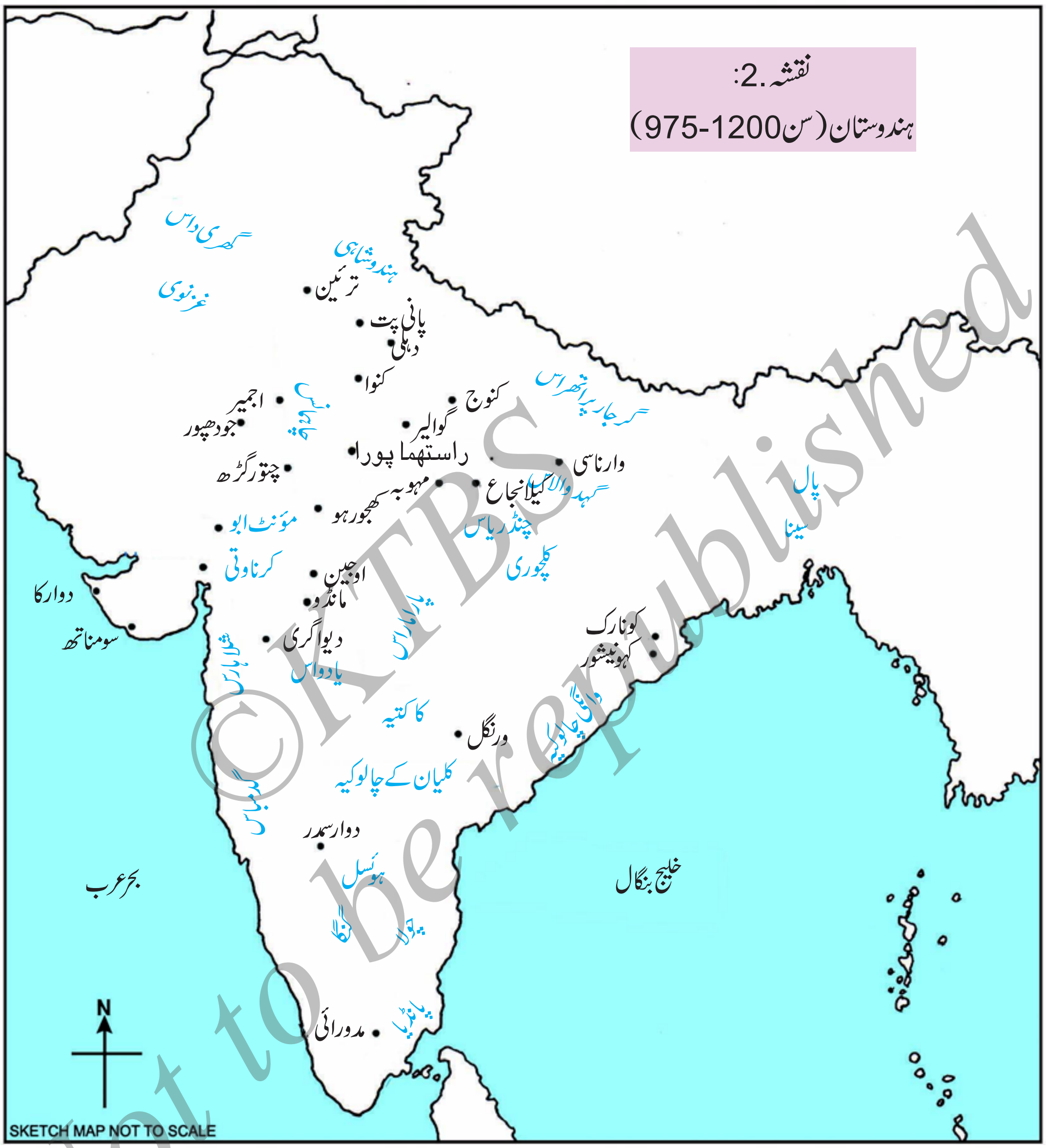

راجپوت دور کا نقشہ

©KTBS Not to be republished

اسی خاندان کا ''بھوج'' ایک نامور بادشاہ وادیب تھا۔اس نے ہندوستان کے مشہور شہر قنوج پر اپنا قبضہ جمایا۔ بنگال کے پال کو شکست دی۔ سلیمان ایک عرب سیاح اسکے دور میں ہندوستان آیا تھا وہ لکھتا ہے کہ یہ ایک عظیم بادشاہ اچھا گھوڑسوار ہے مگر عربوں کا دشمن ہے۔

پالا خاندان: پال خاندان تقریباً چار سو سال تک حکومت کی۔ دھرم پال اس خاندان کا مشہور راجہ تھا۔ اس کے دور حکومت میں پالا ریاست شمالی ہندوستان کی اہم ریاستوں میں ایک ریاست تھی۔ مشہور شہر قنوج پر قبضہ اس کا اہم کارنامہ تھا۔ کرناٹک سے تعلق رکھنے والا وجیا سینا راجا نے پال حکومت کا خاتمہ کیا اور سینا خاندان کی حکومت قائم کی۔

پال بدھ مت کے حامی تھے۔ ہندو مذہب کو فروغ دیا۔ تعلیم کے فروغ میں بھی خصوصی دلچسپی دکھائی۔ اُدنڈا پور، وکرم شیلا یونیورسٹی ان کے دور میں قائم کی گئیں

چوہان خاندان:- پرتھوی راج سوم چوہان خاندان کا مشہور حکمران تھا۔ دہلی اسکا صدر مقام تھا۔

پرتھوی راج چوہان نے قنوج کے راجا جۓ چندر کی بیٹی سمیکتہ کے ساتھ شادی کرنے کے دلچسپ واقعہ کو کئی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔ سمیکتہ بے حد حسین تھی۔ جۓ چندر اور اس کے رشتہ دار کی پرتھوی راج کے کے ساتھ دشمنی تھی۔ اپنی بیٹی کے سویم ور میں جۓ چندر نے پرتھوی راج کو ذلیل کرنے کے لئے اسے دعوت نہیں دی بلکہ اس کا مجسمہ بنوا کر دروازہ کا نگہبان بنایا تھا۔ پرتھوی راج کی معاشوقہ سمیکتہ نے وہاں موجود راجکماروں کو نظر انداز کر کے پرتھوراج چوہان کے مجسمہ کو ہار پہنایا۔ وہیں چھپا بیٹھا پرتھوی راج سمیکتہ کو گھوڑے پہ بیٹھا کر بھاگ نکلا۔ اپنے محل لے جا کر اس سے شادی کرلی اس واقع سے دونوں خاندانوں کی دشمنی میں اور اضافہ ہوا۔

فتح کا برج (چتور گڈھ)

پرتھوی راج نے محمد غوری کے حملوں کو روکا۔ کئی راجپوت راجاؤں کو متحد کیا۔ لیکن قنوج کے راجا جۓ چندر اس کے ساتھ شامل نہیں ہوا۔ پرتھوی راج نے پہلی ترائین جنگ میں محمد غوری کو شکست دی۔ اس کی جان بخشی۔ مگر دوسرے ہی سال محمد غوری دوسری ترائین جنگ میں پرتھوراج کو شکست دی اور اُسے قتل کر دیا۔ دہلی محمد غوری کے قبضہ میں آیا۔ یہاں سے سلاطین دہلی حکومت کا آغاز ہوا۔

©KTBS Not to be republished

پرتھوی راج شجاعت اور دلیری کے لئے مشہور تھا۔ ''شاعر چاند بردائی'' نے اپنی ہندی تصنیف ''پرتھوی راج راسو' میں اس کے کارناموں کا ذکر کیا ہے۔

گوہیلا: راجپوتوں میں گوہیلا (گہلوٹ) دلیر نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس خاندان کا راجا کھومان نے عرب حملوں سے اپنی ریاست کی حفاظت کی اور ''بپّا راول'' کا خطاب پالیا اس خاندان کا رانا کمبھا نے سلاطین دہلی کا مقابلہ کرکے، اپنی ریاست کی حفاظت کی اور ریاست کی حفاظت کے لئے 32 قلعے تعمیر کرائے، چتوڑ گڑھ کا مشہور فتح برج تعمیر کروایا۔ یہ رانا کمبھ کے اہم کارنامے ہیں۔

رانا سنگھ یا رانا سنگرام سمہا' گوہیلا خاندان کا ایک اور مشہور راجا تھا جو سو جنگوں کا بہادر تھا۔ اس کے جسم پر 80 جنگی زخموں کے نشان تھے یہ سلاطین دہلی کے خلاف مسلسل لڑتا رہا۔

راجپوتوں کی خدمات:

معاشی حالت: عرب تاجر ہندوستان سے بین الاقوامی تجارت کیا کرتے تھے۔ گرم مصالحہ، روئی، ریشم کے ملبوسات، عطریات اور قیمتی ہیرے ہندوستان سے برآمد کئے جاتے تھے۔ وسطی ایشیاء اور عرب سے گھوڑے درآمد کئے جاتے تھے۔۔ راجپوتوں نے محصول کی آمدنی کا بیشتر حِصّہ قلعوں، منادر کی تعمیرات میں خرچ کیا کرتے جس سے عوام کو روزگار مل جاتا تھا۔

سماجی حالات: راجپوت دور میں پیشے کی مناسبت سے کئی طبقے تھے۔ سماج میں خواتین کی بڑی عزت تھی۔ خواتین ادب، رقص، موسیقی، مصوری، کشیدہ کاری میں ماہر ہوا کرتی تھیں۔ کم سن بچوں کی شادیاں ستی رسم کا رواج عام تھا۔ برہما کی رہائش گاہ پُشکر (اجمیر کے قریب) ان کی اہم زیارت گاہ تھی۔ ہر سال یہاں لگنے والا اُونٹوں کا میلہ آج بھی مشہور ہے۔

ادب:۔ راجپوتوں کے دورِ حکومت میں سنسکرت ادب کو فروغ حاصل ہوا۔ گجراتی' ہندی' راجستھانی زبانیں پروان چڑھیں۔ چاند بردائی کی ہندی تصنیف ''پرتھوی راج راسو' اس دور کی مشہور تصنیف ہے۔ راجپوت خاندان کے حکمران میں کئی راجا خود بھی اچھے شاعر اور ادیب تھے۔ شاعروں کو اپنے درباروں میں

©KTBS Not to be republished

عزت بخشی تھی۔ گیت گوند'' لکھنے والا شاعر جیا دیوا سینا کے دربار میں تھا۔نلندہ ، کاشی، وکرم شیلا اجینی وغیرہ قدیم تعلیمی مراکز کی راجپوتوں نے حوصلہ افزائی کی۔

فنِ تعمیر اور سنگ تراشی :۔ راجپوت دور کے فنِ تعمیر اور سنگ تراشی کا مقام بلند ہے۔اس کے منادر کاریگری کے نمونے خوبصورت محلات اور مضبوط قلعے آج بھی دیکھ سکتے ہیں۔منادر کھجر اہو کا کنڈر ایا مہادیو مندر، مونٹ ابو کا دلا ورمندر اہم ہیں۔

محلات میں گلابی شہر جے پور کا ہوا محل، اودے پور کا عظیم محل مشہور ہیں۔قلعوں میں مدھیہ پردیش کا گوالیار قلعہ ہندوستان کے قلعوں میں اہم مقام رکھتا ہے۔اس کو ہندوستان کے قلعوں کا موتیوں کا ہار کہا جاتا ہے۔

گوالیار قلعہ

© KTBS Not to be republished

جۓپور کا ہوا محل

مصوری میں راجپوتوں نے دیواروں پر خردی تصویر کشی کی حوصلہ افزائی کی منادر، محلات، دیواروں اور کتابوں کی سجاوٹ کے لئے فن کاران تصویروں کو بناتے تھے۔

بعد مسیح (اے۔ڈی) کے بدل عام عہد (ع.ع) کا استعمال کیا جارہا ہے۔
قبل مسیح (بی سی) کے بدل قبل عام عہد (ق.ع.ع) کا استعمال ہورہا ہے۔
سیکیولر نقطۂ نظر سے اسکو اس طرح استعمال کیا جارہا ہے۔

سن کی ترتیب

راجپوتوں کا دور - 650 - 1200

ناگ بھٹا - 8ویں صدی

©KTBS Not to be republished

بھوج - 9ویں صدی

دھرم پال - 8-9ویں صدی

چوہان - 12ویں صدی

نئے الفاظ:

1. خردمصوری: دلکش اور چھوٹی چھوٹی تصویریں جو حساس طرز پر مصوری کی گئی ہو۔
2. دیواری تصاویر: دیواروں پر کندہ کی گئی تصویریں۔

I. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو:

1. عرب کے حملوں سے ہندوستان کی حفاظت کرنے والا پرتہار راجہ __________ تھا۔
2. پال حکومت کا خاتمہ کرنے والا سینا خاندان کا راجہ __________ تھا۔
3. پرتھوی راج چوہان کا پایۂ تخت __________ تھا۔

II. درجہ ذیل سوالوں کے جواب ایک جملے میں لکھو۔

1. را جپوت کے اہم خاندان کے نام بتاؤ۔
2. پرتہار خاندان کا مشہور راجا کون تھا؟
3. راجپوتوں کے دور میں ہندوستان سے برآمد ہونے والے اشیاء کونسے تھے؟
4. اونٹوں کا میلہ کہاں لگتا ہے؟
5. راجپوت دور کی اہم ادبی تصانیف کے نام بتاؤ۔
6. راجپوتوں نے کونسی قدیم تعلیمی مراکز کی حوصلہ افزائی کی؟
7. راجپوت دور کے اہم منادر اور محلات کے نام بتاؤ۔

III. درج ذیل سوالوں کو گروہ میں بحث کرو اور جواب لکھو۔

1. پرتھوی راج چوہان پر ایک نوٹ لکھئے۔

©KTBS Not to be republished

2. رانا کھمبا کے کارنامے کیا ہیں؟

IV. الف اور ب کی جوڑ لگاؤ:۔

الف	ب
چاند بردائی	گیت گووند
کھومان	پرتھوی راج راسو
جیا دیوا	اونٹوں کا میلہ
گلابی شہر	بپا راول
پشکر	جے پور

سرگرمیاں:۔

1. راجپوتوں کی تعمیر کردہ مندروں محلات اور قلعوں کی تصاویر اکھٹا کریں اور مختصر نوٹ لکھیں۔
2. راجپوت دور کے مشہور تعمیرات کے مراکز کو نقشہ میں نشاندہی کرو
3. راجپوت دور کے مشہور ادیب اور ان کی تصانیف کی فہرست بنائے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:6

حکومت (Government)

سبق کا تعارف:۔

اس سبق میں حکومت کا مطلب / حکومت کے اقسام جمہوری حکومت، آمِرانہ حکومت، اشتراکیت طرز حکومت کو پیش کیا گیا ہے۔

صلاحتیں:۔

1. حکومت کا/ مطلب سمجھیں گے۔
2. حکومت کے اقسام سمجھیں گے۔
3. جمہوری طرز حکومت کے بارے میں جانیں گے
4. آمرانہ طرز حکومت کے بارے میں سمجھیں گے۔
5. اشتراکیت طرز حکومت کے مساویانہ نظام کو سمجھیں گے۔
6. تینوں طرز حکومت کے مابین فرق کی نشاندہی کریں گے۔

حکومت کا مطلب:

کسی بھی ملک کے عوام کو خوش حال اطمینان وسکون سے زندگی گذارنے کے لئے ایک نظم ونسق کا انتظام ضروری ہے۔ ایسے نظم ونسق کو قاعدہ کے مطابق چلانے کا اختیار جس ادارہ کو حاصل ہے اسکو حکومت کہتے ہیں۔ یہ ادارہ عوام کی سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے قوانین بنانے اور اسکو رائج کرنے کے علاوہ امن وسکون کی حفاظت کرنے کا ذمہ دار ہے۔

حکومت کی اقسام:

حکومت کے کئی اقسام ہیں۔ ان میں اہم چند اقسام درج ذیل ہیں۔

©KTBS Not to be republished

1. جمہوری حکومت 2. آمرانہ حکومت 3. اشتراکی حکومت

جمہوری حکومت: جمہوریت ایک طرح کی حکومت ہے۔ یہاں عوام سے منتخب شدہ نمائندوں کے ذریعہ چلانے والے نظام کو جمہوری حکومت کہا گیا ہے۔ عوام کے تعاون سے، عوام ہی مالک بن کر انتظامیہ چلانے کی وجہ سے اسے عوامی حکومت بھی کہا جاتا ہے۔ اپنے نمائندوں کا انتخاب کرنے کے لئے عوام کی مکمل آزادی ہی جمہوریت کی جان ہے۔ صحیح معنوں میں جمہوریت فرد کے لئے درکار آزادی، خیالات کا آزادانہ اظہار ،اداروں کا قیام کرنے کی آزادی کو یقینی بنا کر ریاست کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کا انتظام ہے۔ ابراہم لِنکن نے کہا ہے کہ جمہوریت کے معنی عوام سے، عوام کو عوام کے لئے رہنے والی حکومت ہے۔

حکومت میں تین شعبے ہیں۔

1. مجلس قانون ساز
2. مجلس عاملہ
3. مجلس عدلیہ

مجلس قانون ساز قانون کی تشکیل دینے کا کام انجام دیتا ہے۔ مجلس عاملہ قانون کو نافِذ کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ اور مجلس عدلیہ انصاف دلانے کا کام انجام دیتا ہے۔

جمہوریت کے اہم اُصول:

1. **آزادی:** آزادی جمہوریت کی جان ہے۔ عوام آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے، حکومت میں حصّہ لینے، اپنے ملک بھر میں گھومنے پھرنے، تقاریب میں حصہ لینے اور دیگر آزادی حاصل ہے۔

2. مساوات: اِس اُصول پر جمہوریت قائم ہے کہ تمام مساوی ہیں۔ ہر ایک کو یکساں مواقع فراہم کرنے پر یقین رکھتا ہے۔ مذہب، ذات، درجہ زبان، جنس اور امیر و غریب میں فرق نہ کرتے ہوئے تمام کو یکساں نظر سے دیکھتا ہے۔

3. **بھائی چارگی:** علاقائی فرق، لسانی فرق، مذہبی فرق ایسے کئی طرح کے فرق پائے جانے کے

©KTBS Not to be republished

باوجود ہم ایک ہیں کا جذبہ ہی بھائی چارگی ہے۔جمہوریت میں بھائی چارگی کے جذبہ کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

عوامی فلاح بہبودی:

سیاسی، معاشی، سماجی علاقوں میں ترقی کر کے عوام کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہوئے خوشحال ریاست کی تعمیر کرنا ہی جمہوریت کا اہم مقصد ہے۔

5. **عوام کی حکومت:** جمہوریت عوام کی حکومت ہے۔وقتاً فوقتاً ہونے والے انتخابات کے ذریعہ عوام سے منتخب نمائندوں سے انتظامیہ چلتا ہے۔عام طور پر عوام کی خواہش کے مطابق انتظامیہ چلنا ہے۔نہیں تو اگلے انتخابات میں اقتدار کھو دیتے ہیں۔

6. **اکثریت حکومت:** جمہوریت میں ایک سے زائد سیاسی پارٹیاں انتخابات میں حصہ لیتے ہیں۔اُن میں اکثریت حاصل کرنے والی سیاسی پارٹی حکومت کی تشکیل کر کے انتظامیہ چلاتی ہے۔

7. **عوامی تنقید کا موقع:** جمہوریت میں عوام کو اظہار کرنے کی آزادی کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ اس لئے حکومتی طریقۂ کار اور اُصولوں کی کاروائیوں کا جائزہ لینا، تبصرہ کرنا، تنقید کرنے کا حق عوام کو حاصل ہے۔ اس کے ذریعے حکومت صحیح ڈھنگ سے کام انجام دیتی ہے۔اسکے علاوہ عوام کے مشوروں کے لئے بھی جمہوریت میں اہمیت دی گئی ہے۔

8. **لا مرکزیت اقتدار:** جمہوریت کا ایک اور اُصول ہے۔اقتدار مرکزی، ریاستی اور عوامی حکومتوں میں تقسیم ہوا ہوتا ہے۔اقتدار کی مرکزیت سے عوام کے مشوروں کو منظوری ملنے میں تاخیر ہوتی ہے۔ تہہ تک اقتدار لانا مشکل ہوتا ہے۔

9. **بالغ حق رائے دہی کا نظام:** جمہوریت میں حکومت کی تشکیل دینے کے لئے انتخابات لازمی ہیں۔بالغ حق رائے دہی نظام کے ذریعہ انتخابات ہوتے ہیں۔اٹھارہ سال سے زائد عمر والے عوام ووٹ ڈالتے ہیں۔اس سے بہتر حکومت کی تشکیل ہوتی ہے یہ جمہوریت کی اُمید ہے۔اسطرح جمہوریت چند اور خصوصیات رکھتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

پولینگ بوتھ

آمِرانہ حکومت:

آمِرانہ حکومت

اس نظام میں ریاست کا مکمل اقتدار ایک فرد یا ایک چھوٹے گروہ میں مرکوز ہوتا ہے۔ کسی طرح کی

©KTBS Not to be republished

پابندی کے بغیر واحد فرد یا ایک گروہ کا مشورہ آمرانہ نظام ہے ۔ جمہوریت آزادی کو اہمیت دیتا ہے آمرانہ حکومت اُسکی مخالفت کرتی ہے۔ آمرانہ حکومت اپنی مرضی کے مطابق انتظامیہ چلاسکتا ہے۔ ایسی حکومت میں انصاف، مذہب معشیت ، مذہبی اُصول وضوابط تمام آمر کے حکم کے تحت طۓ پاتا ہے۔ اُسے سوال کرنے کا اور خلاف ورزی کرنے کا حق عوام کو نہیں ہے۔ عوام کی مانگوں اور اُمیدوں کو پورا کرنے کا کوئی قانون نہیں ہوتا۔ انصاف۔ ناانصافیوں کا فیصلہ آمرِ کا ہی فیصلہ آخری ہوتا ہے۔

دنیا کے الگ الگ حصوں میں قدیم دور سے بھی خودمختار آمرانہ حکومت دیکھ سکتے ہیں۔ مثال: 16 ویں صدی میں یوروپ میں اور 18 ویں صدی میں فرانس، اسپین روس اور انگلینڈ مما لک میں آمرانہ حکومتیں تھیں۔

آمرانہ حکومت کے خصوصیات:

1. واحد پارٹی: واحد قائد، اور ایک ہی سیاسی کاروائی

آمرانہ حکومتی نظام میں صرف ایک پارٹی کے لئے موقع ہوتا ہے۔ وہ آمرانہ حکومت کی پارٹی ہوتی ہے۔ الگ سیاسی پارٹی کے لئے، اداروں کے لئے، کام انجام دینے کا موقع فراہم نہیں ہوگا۔ انہیں ترک کیا جاتا ہے۔ آمرانہ حکومت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو بے رحمی سے کچل دیا جاتا ہے۔

1. واحد قائد:۔ آمرانہ حکومت واحد فرد کی قیادت میں چلتی ہے۔ آمرانہ حکومت میں مکمل بھروسہ کیا جاتا ہے۔ آمر قوم کے اتحاد کی نمائندگی کرتا ہے۔ تمام فیصلے آمر ہی لیتا ہے۔ اُسکا فیصلہ آخری ہوتا ہے۔

ایک ہی سیاسی کاروائی: تمام قوموں کے لئے ایک ہی سیاسی نگرانی ہوتی ہے۔ وہ آمرِ انہ حکومت کی پارٹی کے لئے رہنمائی ہوتی ہے۔ اسکے تحت آمرِ انہ حکومت کا انتظامیہ چلتا ہے۔

2. **انفرادی آزادی نہیں ہوگی:** آمرانہ حکومتی نظام میں فرد انفرادی آزادی کا حق نہیں رکھتا' ایسا سمجھا جاتا ہے کہ کے قانون کی بہت زیادہ عزت واحترام کرنا ہی فرد کی آزادی کے برابر ہے۔ عوام کو کسی بھی طرح کا اظہار کرنے کی آزادی، عوامی اجلاس میں شرکت، اداروں/ تنظیموں کی تشکیل کی آزادی نہیں دی جائیگی۔ آمرِ انہ انتظامیہ پر تنقید کرنے کا حق لوگوں کو نہیں ہے۔ عوام آمرِ انہ حکومت کے انتظامیہ کو ماننا ہی ہوگا اور سراہنا ہوگا۔

©KTBS Not to be republished

3. **قومیت کی شان وشوکت:** قومیت کو بے حد اہمیت دیتی ہے۔عوام میں قومیت کا جذبہ اُبھار کر حب الوطنی بڑھاتا ہے۔قوم کیلئے لوگ کسی بھی قربانی کے لئے تیار رہنا ہی آمرانہ حکومت اُمید کرتی ہے۔

4. **شخص فرماپرواہی:** آمرانہ حکومت شخص فرماپرواہی ہوکر لوگوں کی سماجی، سیاسی، معاشی، تعلیمی اور ثقافتی نکات پر قابو رکھتا ہے۔کچھ بھی قوم کے خلاف نہیں ہوسکتا۔سب قوم کے حق میں ہی ہونا ہے۔

5. نسل پرستی:۔آمرانہ حکومت نسل پرستی کو تسلیم کرتی ہے یہ ماننا ہے کہ دنیا کے دیگر قوموں سے اپنی قوم ہی برتر ہے۔مثال: ہٹلر کا ماننا تھا کہ جرمنی کی قوم دوسرممالک کی قوم سے برتر ہے۔آمرانہ حکومت جمہوریت کے مخالف نظام ہے۔دوسری جنگ عظیم آمرانہ حکومت کی دین ہے۔دیگر قومیں جمہوریت کو اپنا رہے ہیں۔

اشترا کی حکومت:

سماج میں موجود پیداوار کے ذرائع جیسے زمین، مزدوروں کی محنت، سرمایہ کاری معاشرہ کا حصہ ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق ہر فرد اپنی طاقت کے اعتبار سے محنت کر کے اپنی ضرورتوں کے موافق حاصل کرنے کے اُصول کی حمایت کرنے والی حکومت کے نظام کو اشترا کیت حکومت کہا جاتا ہے۔یہاں ذاتی جائیداد کے لئے موقع نہیں ہے۔مساویانہ اُصول کی بنیاد پر ٹھہرا اشترا کی سماج میں امیر غریب، ادنی اعلی، کا فرق کئے بغیر انسانیت کے حق کا نظام ہے۔نجی جائیداد دھیرے دھیرے امیر اور غریب کے فرق کو بڑھا کر عدم مساوات کا نظام پیدا کرتا ہے۔آگے چل کر عدم مساوات کا نظام امیروں اور غریبوں کے درمیان ٹکراؤ پیدا کرتا ہے۔ آخر کار کثیر تعداد میں محنت کرنے والے لوگوں کی جیت ہوتی ہے۔تب کسی بھی بھید بھاؤ کے بغیر اشترا کی سماج تشکیل پاتا ہے۔وہاں تمام کے لئے محنت کرنے کی تہذیب فروغ پا کر تمام خوشحال رہنے کا نظام تعمیر ہوتا ہے۔ اس نظام کی حمایت کرنے والے جرمنی کے فلاسفر کارل مارکس ہیں۔

اشترا کی حکومت کے خصوصیات:

درج ذیل اشترا کیت کے چند خصوصیات ہیں۔

1. **ملکیت معاشرے کے ہاتھ میں ہوتی ہے:۔** پیداوار کے لئے ضروری زمین، مزدوروں کی

©KTBS Not to be republished

محنت،اور سرمایہ نجی طور پر ہو تو استحصال کے لئے راہ ہموار کرتی ہیں۔فرد کو اپنی صلاحیت کے اعتبار سے محنت کرنا ہے۔اور اپنی ضرورتوں کے مطابق حاصل کرنا ہے یہی اشترا کیت کا اُصول ہے۔

2. **مساوات:۔** اشترا کیت میں ہر ایک عوام تمام طریقوں سے یکساں ہیں۔درجہ، ذات، مذہب، رنگ کے اعتبار سے فرق کئے بغیر تمام کو یکساں نظر سے دیکھتی ہے۔

3. **ذات پات سے آزاد سماج:** اشترا کیت میں امیر غریب جیسے درجے نہیں ہوتے اسلئے ذات پات سے آزاد سماج کی تعمیر کرتا ہے۔صرف محنتی طبقہ ہی رہتا ہے یہ اشترا کیت کا اُصول ہے۔

4. **مزدوروں کو اقتدار:** ذاتی ملکیت وجود میں ہے تو رفتہ رفتہ فائدے کے نام پر استحصال ہو کر الگ طبقات پیدا ہوتے ہیں۔امیر غریب کے درمیان ٹکراؤ شروع ہو کر آخر کار اقتدار کثیر تعداد میں موجود مزدوروں کو حاصل ہوتا ہے۔

5. **انقلابی تبدیلیاں:** اشترا کی نظام میں سماجی تبدیلیاں تیز رفتار ہوتی ہے۔تب ہر ایک کو یکساں سیاسی، معاشی اور سماجی مواقع فراہم کرتے ہیں۔تمام خوشحال اور مساویانہ طور پر زندگی گذار سکتے ہیں۔

مجملہ اشترا کی حکومتی نظام رفیق اُلانسان ہے۔یہاں ہر فرد مساویانہ اور استحصال سے آزاد زندگی گزار سکتا ہے۔

گروہ میں بحث کرکے جواب دیں۔

1. حکومت کسے کہتے ہیں؟
2. حکومت کے اقسام کونسے ہیں؟
3. جمہوریت کسے کہتے ہیں؟
4. آمرانہ حکومت کے معنی لکھئے؟
5. اشترا کی حکومت کسے کہتے ہیں؟ بیان کیجئے۔

سرگرمی:۔ جمہوریت، آمرانہ حکومت، اور اشترا کی حکومت کے درمیانی فرق کی فہرست بنائیے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:7

مرکزی حکومت، ریاستی حکومت اور عدلیہ

(The Union Government, State Government and Judiciary)

مرکزی حکومت:

اس سبق میں مرکزی حکومت کی ساخت تشکیل طریقہ کار، لوک سبھا اراکین کی قابلیتی شرائط اور طریقہ کار۔ صدر ہند اور وزیر اعظم کی قابلیتی شرائط اختیارات اور مجلس وزراء کی تشکیل اور اس کے اختیارات کے متعلق تفصیل سے درج ہے۔

صلاحیتیں:

1 مرکزی حکومت کی تشکیل اور اختیارات کے متعلق جان پائیں گے۔

2 مجلس قانون ساز اور مجلس عاملہ کی تشکیل اور اس کے اختیارات کے متعلق جان پائیں گے۔

3 لوک سبھا اور راجیہ سبھا کی تشکیل اور اختیارات کے متعلق جان پائیں گے۔

4 صدر ہند اور وزیر اعظم کو حاصل مختلف اختیارات کے متعلق جان پائیں گے۔

©KTBS Not to be republished

متحد ہندوستان:

ہندوستان 29 ریاستیں اور 6 مرکزی حکومت کے ماتحت والی ریاستوں کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعے کی سرکار کو 'مرکزی حکومت' کہتے ہیں مرکزی حکومت کے تین شعبے ہیں۔

مجلس قانون ساز: قانون بنانا اس شعبے کا اہم کام ہے۔ یہ مجلس عاملہ پر مکمل اختیار رکھتی ہے۔

مجلس عاملہ: قانون کو نافذ کرنا اس شعبے کا کام ہے۔

مجلس عدلیہ: انصاف دلانا اس شعبے کا کام ہے۔

مرکزی مجلس قانون ساز

مجلس قانون ساز کو پارلیمنٹ بھی کہتے ہیں۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ صدراور دوایوانوں پر مشتمل ہے۔ یہ دوایوان ''لوک سبھا اور راجیہ سبھا'' ہیں۔ پارلیمنٹ اپنے اجلاس کو نئی دہلی کے ''پارلیمنٹ ہاوس'' میں چلاتی ہے۔ یہاں پارلیمنٹ ہاوس کے ممبران کافی غوروفکر کے بعد پورے ملک پر نافذ العمل ہونے والے قوانین لوک سبھامیں بناتے ہیں۔

لوک سبھا: لوک سبھا پارلیمنٹ کا ایوانِ زیرین (lower house) ہے۔لوک سبھا کے اراکین کا انتخاب راست طور پر عوام سے ہوتا ہے جن کی عمر 18 سال کی ہو۔لوک سبھا کے اراکین کی تعداد زیادہ سے زیادہ 552 ہے۔

لوک سبھا اراکین: لوک سبھا اراکین کی معیاد 5 سال ہے۔اراکین بننے کے لئے چند شرائط ہیں۔

(1) لوک سبھا کا امیدوار ہندوستان کا شہری ہو۔

(2) اس کی عمر 25 سال یا اس سے زائد ہو۔

(3) کسی بھی عدالت کے ہاتھوں سزا یافتہ نہ ہو۔

(4) وہ دیوالیہ نہ ہو۔

لوک سبھا کا صدر: لوک سبھا کے اراکین اپنے میں سے ہی کسی ایک کو صدر (اسپیکر) کے روپ میں چنتے ہیں۔لوک سبھا کے صدر (اسپیکر) کے اختیارات وفرائض یہ ہیں۔ پارلیمنٹ میں بحث کئے جانے والے موضوعات کا فیصلہ کرنا۔لوک سبھا کے اجلاس منظّم طریقے سے چلانا نظم وضبط اور امن کو برقرار رکھنا اور وقت کی پابندی کا لحاظ رکھنا۔صحیح طور پر بحث کرنا اور غوروفکر کے بعد فیصلہ لینا۔

راجیہ سبھا: راجیہ سبھا پارلیمنٹ کا ایوان بالا (upper house) ہے اس ایوان کے اراکین کی زیادہ سے زیادہ تعداد 250 ہوتی ہے۔راجیہ سبھا کے ممبروں کا انتخاب راست طور پر عوام سے نہیں ہوتا۔راجیہ سبھا کے 238 اراکین کی تمام ریاست کے ودھان سبھا کے اراکین منتخب کرتے ہیں باقی 12 ممبروں کو صدر ہند نامزد کرتے ہیں۔

راجیہ سبھا کے اراکین: راجیہ سبھا کا رکن بننّے کے لئے عمر کم سے کم 30 سال ہونی چاہئے۔

©KTBS Not to be republished

راجیہ سبھا کے اراکین کی معیاد 6 سال ہے۔ ہندوستان کے نائب صدر ہی راجیہ سبھا کے صدر ہوتے ہیں۔

پارلیمانی اراکین کے حقوق: لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے ممبران کو۔ ایم۔ پی [ممبر آف پارلیمنٹ] کہا جاتا ہے ان ممبران کو پارلیمنٹ میں بولنے کا اختیار ہے پارلیمنٹ میں پیش کئے گئے ان کے اظہار خیال پر کوئی عدالت اعتراض نہیں کرسکتی۔

اپوزیشن لیڈر اور اس کے اختیارات:

حکومت اگر اصول کے مطابق نہیں چلائی جارہی ہے تو اس کی غلطیوں کو ڈھونڈ نکال کر اس کی تصحیح کرنا، حکومت "مجلس وزراء اور افسران کو تنبیہ کرنا اپوزیشن لیڈر کا کام ہے اور اپوزیشن لیڈر کو حکومت میں ایک عزت دار مقام حاصل ہے۔

"پارلیمنٹ کے اختیارات اور فرائض"

پارلیمنٹ کے چند اہم اختیارات اور فرائض درج ذیل ہیں۔

1. **قانون سازی کے اختیارات:** پارلیمنٹ کا اہم کام قانون بنانا ہے۔ ضرورت پڑھنے پر قانون میں ترمیم کرنے یا اسے رد کرنے کا بھی اسے حق ہے ان سب میں اہم وزیر اعظم مجلس وزراء کا سربراہ ہوتا ہے اور کابینہ پر اس کا کنٹرول ہوتا ہے اگر کسی صورت میں وزراء اصول کے مطابق کام نہیں کر رہے ہے تو پارلیمنٹ کو یہ حق ہے۔ اکثریت سے اس کو برخاست کردیں۔

2. **مالی اختیارت:** مالی مسودہ (bill) پہلے لوک سبھا میں پیش کرنا ضروری ہے پارلیمنٹ کی اجازت کے بغیر سرکار کسی طرح کا (محصول) ٹیکس اصول نہیں کرسکتی اور نہ ہی کسی طرح کے اخراجات کرسکتی ہے۔

3. **انتظامی اختیارات:**

پارلیمنٹ کے اراکین کے ذریعے پوچھے جانے والے سوالات کے ذمہ دارانہ جوابات دینا وزراء کی ذمہ داری ہے۔ اراکین سرکار کی کارگزاریوں کی کڑی نگرانی کرتے ہیں۔ ان سے ہونے والی کوتاہیوں اور اختیارات کے غلط استعمال کے لئے وہ پارلیمنٹ میں جوابدہ ہے۔

©KTBS Not to be republished

4. دستور میں ترمیم کے اختیارات: پارلیمنٹ کو دستور میں ترمیم کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔

ہندوستان کا دستور

ستیہ میوا جیاتے

اقتداری شعبے

مرکزی حکومت

مجلس قانون ساز	مجلس عاملہ	مجلس عدلیہ
لوک سبھا ایوان زیریں 552 اراکین راجیہ سبھا ایوان بالا 250 اراکین	صدر ہند وزیر اعظم مرکزی مجلس وزراء	سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ

ریاستی حکومت

ریاستی مجلس قانون ساز	ریاستی مجلس عاملہ	ریاستی مجلس عدلیہ
کرناٹک ودھان سبھا (ایوان زیریں) 225 اراکین ودھان پرشید (ایوان بالا) 75 اراکین	گورنر وزیر اعلیٰ ریاستی مجلس وزراء	ہائی کورٹ اور ماتحتی عدالتیں

©KTBS Not to be republished

مرکزی مجلس عاملہ: مرکزی مجلس عاملہ میں صدر، وزیر اعظم اور مرکزی کابینہ شامل ہے۔

''صدرِ ہند''

جمہوریہ ملک کے حاکم اعلیٰ کو صدر کہتے ہیں۔ وہ مرکز کے اعلیٰ سربراہ ہیں ان کی سرکاری قیام گاہ ''راشٹر پتی بھون ہے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب اراکین اور سبھی ریاستوں کے مجالس قانون ساز کے ممبران مل کر صدر ہند کا انتخاب کرتے ہیں۔

ہندوستان کے صدر بننے کے لئے ان کی عمر کم سے کم 35 سال ہو اس کے علاوہ سبھی قابلیتی شرائط ضروری ہیں جو پارلیمنٹ کے ممبر بننے کے لئے چاہیے ان کی کارکردگی کی معیاد 5 سال ہے۔

پارلیمنٹ نئی دہلی

راشٹر پتی بھون نئی دہلی

اختیارات: (1) صدر لوک سبھا میں اکثریت حاصل کرنے والے لیڈر کو وزیراعظم مقرر کرتے ہیں۔ اس کے بعد وزیراعظم کے مشورے سے دیگر وزراء کا تقرر ہوتا ہے (2) کسی بھی مسودہ کا قانون بنّے کے لئے صدر کے دستخط ضروری ہیں۔ (3) صدر ہند مسلح افواج کا کمانڈر انچیف (امیر افواج) ہوتا ہے۔ جنگ کا اعلان کرنے کا حق بھی ہے۔ (4) صدر ہند کو سپریم اور ہائی کورٹ کے ججوں کو تقرر کرنے کا اختیار ہے۔ (5) صدرِ ہند کو کسی مجرم کو معاف کردینے اور سزا کا حق دار ٹھہرانے کا اختیار ہے۔

© KTBS not to be republished

نائب صدر: مرکزی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اراکین نائب صدر کو منتخب کرتے ہیں۔نائب صدر بننے کے لئے عمر کم سے کم 35 سال کی ہو۔اس کے ساتھ وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو صدر بننے کے لئے لازمی ہے۔ان کے عہدے کی معیاد 5 سال ہے نائب صدر راجیہ سبھا کا صدر ہوتا ہے۔صدر کی غیر حاضری میں اُن کے کام بھی انجام دیتے ہیں۔

وزیر اعظم

وزیر اعظم کی قدر و منزلت: پارلیمنٹ کے طریقہ حکومت میں وزیر اعظم کو اہم کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ملک کی حفاظت ان کی پہلی ذمہ داری ہے۔

1 لوک سبھا کا سر براہ ہوتا ہے۔
2 حکومت کے اعلیٰ عہدوں کی تقسیم ان کے ذمّہ ہوتی ہے۔
3 کابینہ کی ازسرِ نو تشکیل کا حق رکھتے ہیں۔
4 وزراء میں محکمہ تقسیم کرنے کے لئے صدر کو سفارش کرتے ہیں
5 وزراء کو عہدے سے برطرف کرنے کی صدر ہند کو سفارش بھی کرتے ہیں۔

یہ بھی جانیئے:

1. نئی دہلی میں پائے جانے والے پارلیمنٹ ہاوس راشٹراپتی بھون سیکریٹریٹ (مجلس وزراء) وغیرہ شاندار عماتوں کی تعمیر انگریزوں کے دورِ حکومت میں ہوئی۔340 کمروں پر مشتمل راشٹر پتی بھون کا تعمیری کام 1929ء میں مکمل ہوا۔

گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1 مرکزی حکومت کے تین شعبے کونسے ہیں؟
2 لوک سبھا کا رکن بننے کے لئے قابلیت کیا ہیں؟
3 ہندوستانی جمہوریت مملکت کا سر براہ کون ہوتا ہے؟

سرگرمیاں: 1) اپنی اسکول میں (mock) پارلیمانی اجلاس چلایئے؟
2) ہندوستان کے وزیر اعظم کی فہرست تیار کیجئے:۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

متحدہ ہندوستان

یہاں پر ہندوستان کی 29 ریاستیں اور 7 مرکزی انتظامی علاقوں اور ان کی راجدھانیوں کو دیا گیا ہے۔

شمارہ نمبر	ریاستیں	راجدھانی	شمارہ نمبر	ریاستیں	راجدھانی
1	آندھراپردیش	امراوتی	15	میگھالیہ	شلانگ
2	اروناچل پردیش	اِٹانگر	16	میزورام	آئیزوال
3	آسام	ڈسپور	17	ناگالینڈ	کوہیما
4	بہار	پٹنہ	18	اڑیسہ	بھوبنیشور
5	گوا	پاناجی	19	پنجاب	چندی گڑھ
6	گجرات	گاندھی نگر	20	راجستھان	جے پور
7	ہریانہ	چندی گڑھ	21	سکّم	گینگٹاک
8	ہماچل پردیش	شملہ	22	تمل ناڈو	چنئی
9	جموں اور کشمیر	(شری نگر۔موسم گرما)(جموں موسم سرما)	23	تریپورہ	اگرتالہ
10	کرناٹک	بنگلورو	24	اتر پردیش	لکھنؤ
11	کیرلا	ترونتاپورم	25	مغربی بنگال	کولکتہ
12	مدھیہ پردیش	بھوپال	26	چھتیس گڑھ	رائے پور
13	مہاراشٹرا	ممبئی	27	جھارکھنڈ	رانچی
14	منی پور	امپال	28	اترانچل	دہرہ ڈون
			29	تلنگانہ	حیدرآباد

شمارہ نمبر	مرکزی انتظامیہ علاقے	راجدھانی	شمارہ نمبر	مرکزی انتظامیہ علاقے	راجدھانی
1	انڈومان نکوبار جزائر	پورٹ بلیر	5	لکشدیپ	کورتّی
2	چندی گڑھ	چندی گڑھ	6	پدوچری	پدوچیری
3	دادراور ناگرحویلی	سلواسا	7	دہلی (مرکزی راجدھانی)	دہلی
4	دمن اور ڈیو	دمن			

©KTBS Not to be republished

ریاستی حکومت

اس سبق میں ریاستی حکومت کے تین شعبے جیسے ریاستی مجلس قانون ساز، ریاستی مجلس عاملہ اور عدلیہ کے متعلق تعارف دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ دوایوانی طریقہ کار جیسے ایوان بالا اور ایوان زرین کی اہمیت کو بتلایا گیا ہے۔ ودھان سبھا کے اراکین کی قابلیتی شرائط، گورنر کے اختیارات وفرائض کے متعلق تفصیل سے معلومات حاصل کریں گے۔

صلاحیتیں:

1 مرکزی اور ریاستی حکومت کی ساخت اور تشکیل کو سمجھ پائیں گے۔

2 ریاستی حکومت کی اہمیت اور اس کے طریقہ کار کی سمجھ پائیں گے۔

3 گورنر کیلئے اہلیت اور اس کے فرائض کے ساتھ وزیراعلی کے اختیارات وفرائض کو سمجھ پائیں گے۔

©KTBS Not to be republished

ودھان سبھا کے اجلاس کا منظر

ودھان سبھا میں اجلاس کا منظر

ودھان سبھا اور ودھان پریشد قوانین بناتی ہیں۔(قانون ساز)

ریاستِ کرناٹک کا ہائی کورٹ، بنگلور

ودھان سودھا۔بنگلور

ریاستوں میں ریاستی حکومت ہوتی ہے۔ان کے اختیارات کم ہونے کے باوجود انہیں بہت سے آزادانہ اختیارات حاصل ہیں۔زیادہ تر ریاستوں کی تشکیل زبان کی بنیاد پر ہوئی ہے کرناٹک کی اہم زبان کنڑا ہے ہمارے دستور نے سبھی ریاستوں میں یکساں نظام حکومت کی تشکیل کی ہے۔عام طور مرکزی حکومت ،ریاستی حکومتوں کیلئے نمونہ ہوتی ہے۔(صفحہ نمبر 53 دیکھئے)۔

سورنا سودھا۔بلگام

© KTBS Not to be republished

ریاستی مجلس قانون ساز

"STATE LEGISLATURE"

ریاستی حکومت کے تین شعبے ہیں۔ ریاستی مجلس قانون ساز، ریاستی مجلس عاملہ اور ریاستی مجلس عدلیہ۔ گورنر اور ریاستی مجلس قانون ساز مل ریاستی قانون ساز مجلس بنتی ہے۔ ریاستی قانون ساز مجلس ریاست کے لئے قوانین بناتی ہیں۔

ودھان سبھا   ایوان زیرین   Lower House,

تشکیل: عام انتخاب میں چنے ہوئے امیدواروں کا ایوان ہے کرناٹک ودھان سبھا میں کل 224 سیٹیں ہیں۔

گورنر ودھان سبھا میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی کیلئے ایک نمائندے کو نامزد کرتا ہے۔

ودھان سبھا کے اراکین (ایم۔ ایل۔ اے) اپنے میں سے ایک کو اپنا صدر [اسپیکر] چنتے ہیں۔ ودھان سبھا کی معیاد 5 سال ہے۔ یہ مستقل ایوان نہیں ہے۔

ودھان سبھا کے امیدواروں کی اہلیتیں درج ذیل ہے۔

- ہندوستان کا شہری ہو۔
- عمر کم سے کم 25 سال ہو۔
- سرکاری ملازمت سے فائدہ اٹھانے والا نہ ہو۔
- دیوالیہ نہ ہو۔

ودھان سبھا کے اختیارات اور ذمہ داریاں:

- ریاست کی قانون ساز کمیٹی ہی ودھان سبھا ہوتی ہے۔
- مالی معاملات میں ودھان سبھا کا فیصلہ ہی آخری فیصلہ ہوتا ہے۔

©KTBS
Not to be republished

- مجلس وزراء پر قابو رکھنا اہم کام ہے۔اگر مجلس وزراء کا طریقہ کار تشفی بخش نہیں رہا تو اعتماد کا ووٹ کے ذریعے اکثریت ثابت نہ کر پانے کی صورت میں اسمبلی کو تحلیل کیا جا سکتا ہے۔
- ودھان سبھا کے اراکین ہندوستان کے صدر کے انتخاب میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

ودھان پریشد
(Upper House ایوان بالا)

تشکیل:

ودھان پریشد کے اراکین ایم ایل سی کی تعداد' ودھان سبھا کے کل اراکین کی تعداد کے ایک تہائی (1/3) سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔کرناٹک ودھان پریشد کے اراکین کی تعداد 75 ہے۔کچھ اراکین کا انتخاب گورنر کے ذریعہ ہوتا ہے۔اور دیگر اراکین کا انتخاب مقامی جماعتیں' رجسٹرڈ گریجویٹس، ودھان سبھا کے اراکین اور اساتذہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔

ودھان پریشد کے اراکین کی معیاد 6 سال ہوتی ہے اور ودھان پریشد کے اراکین بننے کے لئے عمر کم سے کم 30 سال ہو۔

ریاستی مجلس عاملہ:

ریاستی مجلس عاملہ گورنر وزیراعلیٰ اور اس کی کابینہ پر مشتمل ہے۔عام طور پر اس کی تشکیل اور کام کرنے کا طریقہ مرکز کے طریقے جیسا ہوتا ہے۔(صفحہ 53 دیکھئے)۔

گورنر

دستور کے تحت گورنر مجلس عاملہ کا سربراہ ہوتا ہے لیکن دراصل اس مجلس عاملہ مقتدر اعلیٰ وزیر اعلیٰ ہوتا ہے۔
گورنر کا تقرر ہندوستان کے صدر ہند کرتے ہیں ان کی میعاد 5 سال ہے۔

گورنر بننے کے لئے اہلیتیں:

- ہندوستانی شہری ہو۔
- کم سے کم 35 سال کی عمر ہو۔
- پارلیمنٹ یا ریاستی قانون ساز مجلس کا رکن نہ ہو۔

©KTBS Not to be republished

گورنر کے اختیارات:

- وزیراعلیٰ کا تقرر کرنا اوران کی سفارش کے تحت دیگر وزرا کا تقرر کرنا۔
- ریاستی مجالس قانون ساز سے منظور شدہ بل یا قانون کو منظوری دینے کا حق ہے
- اگر ریاستی حکومت دستور کے مطابق کام نہ کر رہی ہو تو صدر ہند کو رپورٹ پیش کر کے ریاستی حکومت کی برطرف کرنے کا حق بھی ہے۔
- اگر صدر ریاستی حکومت کو برطرف کر کے صدارتی حکومت قائم کریں تو اس مدت میں گورنر ہی ریاستی حکومت کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔

ریاست میں حکومت کا اعلیٰ سربراہ وزیراعلیٰ ہوتے ہیں۔ ودھان سبھا میں اکثریت حاصل کرنے والی جماعت کے لیڈر کو گورنر وزیراعلیٰ کی حیثیت سے تقرر کرتے ہیں۔

وزیراعلیٰ کے فرائض اور اختیارات:

- وزیراعلیٰ کی سفارش پر گورنر دیگر وزرا کا انتخاب کرتے ہیں۔
- وزیراعلیٰ، وزراء میں محکمہ جات کی تقسیم اوران کی تبدیلی کا بھی اختیار حاصل ہے۔
- وزراء کو عہدے سے برطرف کرنے کا بھی اختیار ہے۔
- مرکز اور ریاست کے درمیان اچھے تعلقات بنائے رکھنے میں بھی یہ اہم رول ادا کرتے ہیں۔

یہ بھی جانئے:

گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1 عوام کے نمائندوں پر مشتمل حکومت کرنے والا ایوان کونسا ہے؟
2 اساتذہ کے ذریعے منتخب نمائندے کس ایوان کے رکن ہوتے ہیں؟
3 آپ کے اسمبلی حلقہ کا MLA کون ہے؟

©KTBS Not to be republished

4 آپ کے ضلع کے نگران کار وزیر کون ہیں؟

5 وزیر اعلی کے اہم اختیارات اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟

سرگرمی:

1 اپنے والدین کے ہمراہ ودھان سودھا کے دونوں ایوان کے اجلاس کا منظر دیکھئے، نہیں تو دوردرشن پر دیکھو۔

2 جماعت میں استاد کی رہنمائی میں مجلس وزراء کی تشکیل کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

ہماری عدلیہ

اس سبق میں عدالت عالیہ (سپریم کورٹ) کے چیف جج اور اعلیٰ عدلیہ (ہائی کورٹ) کے ججوں کے اختیارات اور کارکردگی اور ذیلی عدالتوں کے علاوہ لوک عدالتوں کی کارکردگی کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

صلاحیتیں:

1 ملکی انتظامیہ اور قانون میں عدلیہ کے رول جاننا۔
2 ہندوستان کی عدلیہ کے انتظامیہ کے امور کو جاننا۔
3 مختلف سطح کی عدالتوں کے تعلق سے معلومات اکٹھا کرنا

قانون کے مطابق انصاف دلانے والا نظام ہی عدلیہ کہلاتا ہے۔ قانون اور عدلیہ ملک کے انتظامیہ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

عدلیہ کے فرائض:

عدلیہ، مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کے معنوی تفصیلات بیان کرتا ہے۔ وہ فرد کے آپسی اور حکومت کے درمیانی اختلافات کو ختم کرنے کے فیصلے صادر کرتا ہے۔ عوام کی جان و مال، جائیداد، عزت و آبرو اور حقوق کی حفاظت کرنا عدلیہ کا اہم کام ہے۔

عدالت عالیہ (سپریم کورٹ)

ہمارے دستور میں قومی یکجہتی کو قائم رکھنے کی غرض سے 'پورے ملک میں لاگو ہونے والے قانونی طریقہ کار کو اپنایا گیا ہے۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت 'عدالت عالیہ (سپریم کورٹ) ہے۔ اس عدالت میں ایک چیف جج اور دیگر 25 جج (منصف) ہوتے ہیں۔ انکو صدر ہند نامزد کرتے ہیں۔ سپریم کورٹ نئی دہلی میں واقع ہے۔

©KTBS
Not to be republished

سپریم کورٹ ۔ دہلی

ہائی کورٹ (ریاستی اعلیٰ عدلیہ):

ریاست کا سب سے اعلیٰ عدلیہ ہی ہائی کورٹ (ریاستی اعلیٰ عدلیہ) ہے۔ریاست کرناٹک کا ہائی کورٹ بنگلور میں واقع ہے۔ہائی کورٹ میں چیف جج اور دیگر جج صاحبان ہوتے ہیں۔ملک میں جملہ 24 ہائی کورٹ ہیں۔

ہائی کورٹ ۔ بنگلورو

ہائی کورٹ کے ججوں کے لئے درکار اہلیتیں:

- ہندوستان کا شہری ہو۔
- کم از کم دس سال کی مدت ہندوستان کے کسی کورٹ میں جج کی حیثیت سے فرائض دے چکا ہو۔
- کم از کم دس سال کی مدت تک کسی ہائی کورٹ میں وکیل کی حیثیت سے کام کر چکا ہو۔

©KTBS Not to be republished

مختلف سطح کی عدالتیں:

سپریم کورٹ	....	ملک کی سطح پر (نئی دہلی)
ہائی کورٹ	....	ریاستی سطح پر
ذیلی یاماتحتی عدالتیں	....	ضلعی عدالتیں۔چھوٹی مجسٹریٹ عدالتیں،لوک عدالتیں

گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1 عدالتوں کا اہم کام کیا ہے؟

2 ملک کی سطح پر سب سے اونچی عدالت کونسی ہے؟

3 ہائی کورٹ کے ججوں کے عہدوں کے لئے کونسے شرائط درکار ہیں؟

سرگرمیاں:

1 اسکول میں عدلیہ کے منظر کا مظاہرہ کرائیں۔

2 قریبی عدالت میں حاضر ہوکر مباحثے کا مشاہدہ کریں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:8

انسانی حقوق (Human Rights)

سبق کا تعارف:

اس باب میں انسانی حقوق کا مفہوم اس کی اہمیت اور انسانی حقوق کی قسمیں دی گئی ہیں۔

صلاحتیں

1. انسانی حقوق کے مفہوم کو سمجھیں گے۔
2. انسانی حقوق کی ضرورت کس لئے مطلب کو سمجھ سکیں گے۔
3. انسانی حقوق کی مختلف قسموں کو جانیں گے۔
4. حقوق اطفال کو سمجھیں گے۔

©KTBS Not to be republished

انسانی حقوق کا مفہوم واہمیت:

ہر فرد کو پروقار زندگی گزارنے اور اپنی شخصیت کو پروان چڑھانے مددگار مواقع ہی انسانی حقوق کہلاتے ہیں۔تمام انسانوں کو آزادی کے ساتھ مساویانہ طرز زندگی گزارنے اپنے خیالات جذبات کا اظہار کرنے اور پروقار زندگی گزارنے میں مددگار مواقع ہی انسانی حقوق کہلاتے ہیں۔تمام انسان آزادانہ زندگی گزارنے کے حقدار ہیں۔بلاوجہ کسی بھی معاملے میں کسی قسم کی پابندی لگائی نہیں جاسکتی۔

انسانی حقوق کا تصور تہذیب کے فروغ کے ساتھ ہی آغاز ہوا۔فرد کو اعلیٰ طرز زندگی کے لئے حقوق نہایت ضروری ہیں۔پروقار زندگی گزارنا ہر فرد کا بنیادی حق ہے۔یہ حقوق تمام کے لئے بلاامتیاز یکساں ہیں۔

جب سے دنیا میں جمہوری طرز کی حکومتیں بننے لگیں۔انسانی حقوق کو اہمیت دی جانے لگی کئی ممالک نے اپنے دستور میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے بنیادی حقوق کے طور پر شامل کیا ہے۔اسی وجہ سے عوام کو بنیادی حقوق کے استعمال کا موقع حاصل ہوا۔پھر دونوں عالمی جنگیں اور سماجی، سیاسی، ومعاشی وجوہات سے انسانی حقوق کی پامالی بڑھتی گئی۔اسی لئے تمام ممالک نے عوام کے وقار کو بحال رکھنے مناسب اُصول تشکیل دینے کی

خواہش ظاہر کی۔جس کے نتیجہ میں بین الاقوامی ماہرین سے مرتب کردہ انسانی حقوق کو 10 ڈسمبر 1948 کو اقوام متحدہ کے عام اجلاس میں منظوری دی گئی۔

انسانی حقوق کے اقسام:

اقوام متحدہ سے منظور کردہ انسانی حقوق کے مطابق ہر فرد کو پیدائشی طور پر آزاد مساوی اور پروقار شخصیت کا مالک ہوتا ہے۔رنگ،نسل،زبان،مذہب،جس کی بنیاد پر کسی بھی طرح کا امتیازی سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ تمام کو بھائی چارگی کے جذبات کے ساتھ مل جل کر رہنا ہے۔

کسی بھی شخص کو غلام بنا کر تقرر نہیں کیا جا سکتا۔کسی بھی شخص کو اذیت یا بے عزتی کی سزا،بلا وجہ گرفتار کرنا، قید میں ڈالنا اور شہر سے نکالا نہیں جا سکتا۔

ہر فرد اپنے خیالات کا آزادنہ طور پر اظہار کرنے کا حق رکھتا ہے۔ہر فرد کو غور وفکر کرنے،خودداری،و مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے۔اپنی خواہش ویقین کے مطابق کوئی بھی مذہب اختیار کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ ہر ایک کو امن میں خلل ڈالے بغیر اجلاس منعقد کرنے،تنظیم قائم کرنے کی آزادی ہے۔مگر جبراً کسی دوسرے فرد کو کسی تنظیم میں شامل نہیں کرسکتے ہر فرد کو اپنے ملک میں قائم حکومت میں براہ راست یا بلا راست شامل ہونے کی آزادی حاصل ہے۔

پیشہ کا حق:

مساوی کام کے لئے مساوی معاوضہ،کام کے اوقات،تنخواہ اور تنخواہ کے ساتھ چھٹی،آرام حاصل کرنے کا حق ہر شخص کو میسر ہے۔روٹی،لباس،رہائش ہر ایک کے لئے لازمی مفت پرائمری تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔

حقوق اطفال:

انسانی حقوق میں ’’حقوق اطفال‘‘ کے لئے بھی مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ہر بچہ کے لئے فطری طور پر چند سہولیات حاصل ہیں۔ہر بچہ کو اپنا بچپن والدین کے ساتھ گزارنے،جسمانی تحفظ،غذا،تعلیم،صحت کی سہولیات حاصل کرنے کا حق ہے۔اس کے علاوہ نسل،جنس،رنگ،مذہب اور جسمانی نقص کی بنیاد پر امتیاز نہ کرنے

©KTBS Not to be republished

کے شہری حقوق بچوں کو حاصل ہیں۔ دستور ہند میں 14 سال سے کم عمر بچوں کے لئے لازمی مفت تعلیم کا موقعہ فراہم کیا گیا ہے۔ بچوں کو تعلیم سے دور رکھکر مزدوری پر لگانا حقوق اطفال کی خلاف ورزی ہے۔ طفل مزدوری حقوق انسانی کی خلاف ورزی ہے اُجرت کے ساتھ ضروری یا بغیر اُجرت کے پیشہ اختیار کرنا طفل مزدوری کہلاتا ہے۔

طفل مزدور قانون 1986:

اس قانون کے مطابق 14 سال سے کم عمر کے بچوں کو مزدوری پر نہیں رکھ سکتے اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بچوں کو کام پر تقرر کرنے والے فرد پر 3 ماہ سے ایک سال تک جیل کی سزا جرمانہ یا دونوں کو عائد کیا جاسکتا ہے۔

طفل مزدوری کے لئے ممنوع قرار دیے گئے اہم پیشے:

ریلوئے میں کام و کاج آٹو موبائل ورک شاپ، گیاریج، کپڑے تیار کرنے والے کارخانے' کانیں۔ زہریلے اشیاء یا دھاکو اشیاء سازی کے مراکز، بار، ہوٹل، تفریح مقامات' سرکس، شیشہ کی تیاری، بیڑی' پالش، ٹائر، قالین، سیمنٹ، رنگ سازی' دیا سلائی، پٹاخہ، صابن، سیسہ، پارہ، جراثم کش وغیرہ تیار کرنے والے کارخانے ان جگھوں پر کام کرنے کے لئے بچوں کا استعمال کرنا جرم کہلاتا ہے۔

بچہ مزدوری

بچہ مزدوری

©KTBS Not to be republished

انسانی حقوق کا تحفظ:

انسانی حقوق، حقوق اطفال، عورتوں کے حقوق، انسانی زندگی کے لئے اشد ضروری ہیں۔ لیکن ان حقوق کی مسلسل خلاف ورزی ہوتی آ رہی ہے۔ اس کا تحفظ کرنا لازمی ہے۔ عالمی سطح پر عالمی انسانی حقوق کمیشن، قومی سطح پر قومی انسانی حقوق کمیشن اور ریاستی سطح پر ریاستی حقوق کمیشن انسانی حقوق کی خلاف ورزی روکنے اور مناسب اقدامات کر رہے ہیں۔

اس کی تکمیل کے لئے تمام انسانوں کو عمدہ طرز زندگی گزارنے عمدہ پُرسکون ماحول ضروری ہے۔ اچھی صحت، رہائش، غذا، پانی، پاکیزہ اور سازگار ماحول کے ساتھ کلّی طور سے عمدہ ماحول کا تحفظ انسانی حقوق کا تحفظ کرنا انسانی حقوق کے تحفظ ہے۔ سن 2012 میں اقوام متحدہ نے اس کا اعلان کیا۔ اس پر عمل پیرا ہونا۔ دنیا کے تمام ممالک کی اہم ذمہ داری ہے۔

بحث کر کے جواب دیں۔

1. انسانی حقوق سے کیا مراد ہے؟
2. انسانی حقوق کس لئے ضروری ہے؟
3. انسانی حقوق کی قسمیں بتلاؤ؟
4. حقوق اطفال کونسے ہیں؟
5. انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے کون کونسے کمیشن قائم کئے گئے ہیں؟

سرگرمیاں:

1. حقوق اطفال پر ایک مباحثہ منعقد کریں۔
2. طلباء کے دیکھے گئے کسی ایک انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے واقعہ کو لکھنے کے لئے کہیں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:9

ایشیاء کا جزیرہ نما براعظم یوروپ
(Europe - Peninsula of Asia)

سبق کا تعارف:

اس سبق میں براعظم یوروپ کے محل وقوع ۔رقبہ اور جغرافیائی وسعت ۔قدرتی خطّے آب و ہوا کے خطّے ۔نباتات، زراعت، مویشی پالن ماہی گیری، معدنیات، صنعتیں اور آبادی کی تقسیم کا تعارف کیا گیا ہے۔

صلاحیتیں:

1 یوروپ کا محل وقوع بناوٹ اور جغرافیائی حالات کے متعلق سمجھنا۔
2 یوروپ کے قدرتی خطّے آب وہوائی خطوں کو جاننا۔
3 نباتات پر آب وہوا کے اثرات کا پتہ لگانا۔
4 یوروپ کی صنعت کاری معدنیات پر کس طرح منحصر ہیں سمجھنا۔
5 یوروپ میں آبادی کی غیر مساوی تقسیم،نقل ومکان گنجان آبادی کو قابو میں رکھنے والے نکات کو جاننا۔

©KTBS Not to be republished

پیش لفظ: دنیا کے کثیر آبادی اور شہری سہولیات سے بھر پور براعظموں میں یوروپ بھی ایک ہے۔اس کے علاوہ ایک ترقی یافتہ اور صنعت کار براعظم ہے۔رقبے کے لحاظ سے یوروپ کا چھٹا مقام ہے۔یہ مخصوص جغرافیائی حالات اور سماجی وتہذیبی اور سیاسی اہمیت رکھتا ہے۔اس کے کئی بڑے اور کئی چھوٹے ممالک ہیں۔ جن کی کل تعداد 56 ہے۔

1. محل وقوع۔رقبہ اور جغرافیائی حالات:۔

محل وقوع: یوروپ 10° مغرب سے 60° کے مشرق طولِ بلد اور 36° شمال سے 72° شمال عرضِ بلد کے درمیان واقع ہے۔

رقبہ: یوروپ دنیا کا دوسرا چھوٹا براعظم ہے اسکا کل رقبہ 10.4 ملین مربع کلومیٹر ہے۔ جو ہندوستان کے رقبے سے تین گناہ زیادہ ہے اور یہ براعظم زمین کے کل رقبے میں 7% پھیلا ہوا ہے۔ لیکن دنیا کی کل آبادی کا 1/4 حصہ رکھتا ہے۔

جغرافیائی حالات:

یوروپ ایک جزیرہ نما ہے۔ جو اپنے تین طرف پانی سے گھرا ہوا ہے۔ شمال میں بیرنٹ سمندر مغرب میں اٹلانٹک ساگر اور جنوب میں بحر روم اور بحر مردار ہیں۔

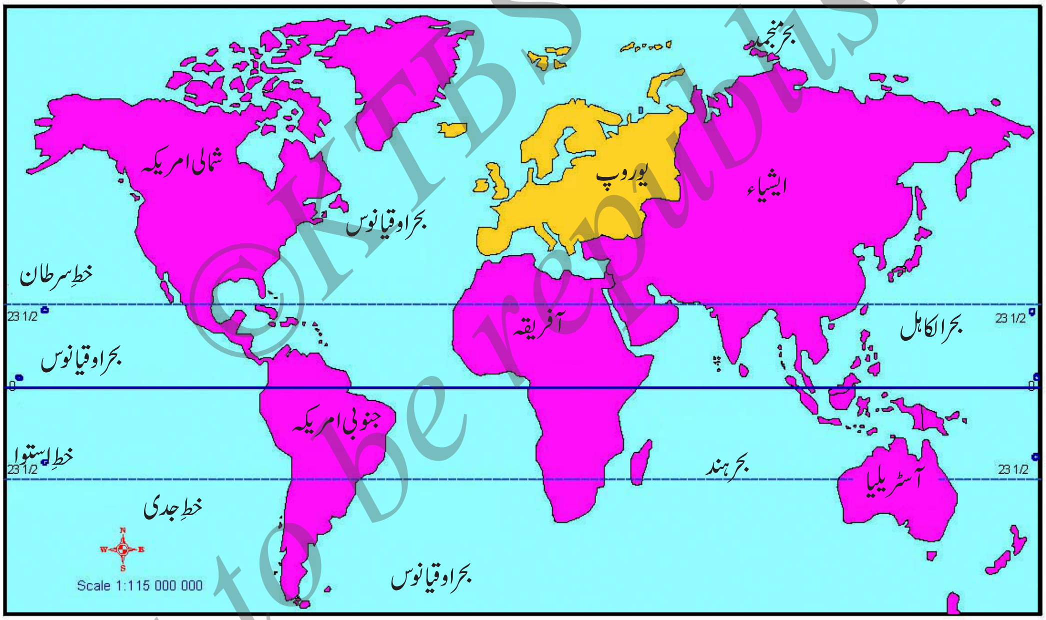

دنیا میں یوروپ کا مقام

یوروپ کے مشرق میں براعظم ایشیاء ہے جس کو یورال کی پہاڑیاں کیا کس کی پہاڑیاں اور کیسپین سمندر الگ کرتے ہیں۔ جنوبی میں براعظم آفریقہ ہے۔

اسی طرح سے اوپر بتلائی گئی جغرافیائی ہیت یوروپ اور ایشیاء کی ایک مضبوط سرحد نہیں ہے۔ اس لئے اس کو یوریشیاء کے نام سے جانا جاتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

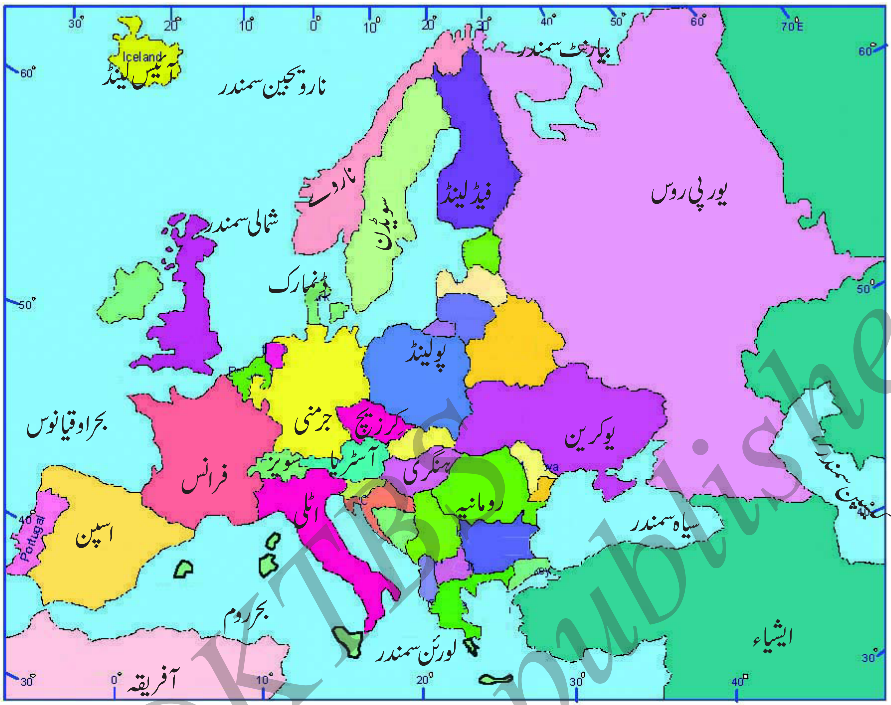

یوروپ کا محل وقوع اور جغرافیائی حالت

2. طبعی خصوصیات

براعظم یوروپ کے مخصوص طبعی خصوصیات ہیں۔اس براعظم کے مغربی اورجنوبی علاقوں میں برف سے ڈھکے بے شمار پہاڑی چوٹیاں۔ وادیاں اورچھوٹے چھوٹے میدانی علاقے ہیں۔لیکن اس براعظم کے مشرقی حصہ میں زیادہ تر پتھریلی زمین موجود ہے۔ادھراُدھر چند تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔

براعظم یوروپ کی سب سے بلند چوٹی کیا کس پہاڑی علاقے کی ماؤنٹ ایلبروس(Elbrose)چوٹی ہے۔(5633 میٹر) سب سے گہرا نشیبی حصہ بحرکیسپین (Caspian) ہے جوسطح سمندر سے 28میٹرنشیب میں ہے۔

حقیقتاً یوروپ ایشیاء کی زمینی سرے کا ایک بڑا جزیرہ نما ہے اس براعظم میں کئی جزیرہ نما ہیں۔مثلاً اسکانڈینیویا۔(Scandeniria) آئبیر یا(Iberia)۔جٹ لینڈ بالکن وغیرہ اس لئے یورپ کوجزیرہ نماؤں

©KTBS Not to be republished

کا جزیرہ نما کہتے ہیں۔

مونٹ ایلبر وس

یوروپ میں 80500 کلومیٹر لمبا ساحلی علاقہ ہے جو براعظم ایشیاء کے ساحلی علاقے سے بھی لمبا ہے اس براعظم کے ساحلی علاقے سے جڑے ہزاروں جزیرے ہیں۔ان میں برطانیہ اور آئرلینڈ سب سے بڑے ہیں۔ شیٹ لینڈ۔ فیروس۔ اور کے نی ۔سسلی سارڈینیہ۔ کورسیک۔ کریٹ۔ اور چانل جزیرے دوسرے اہم جزائر ہیں۔

طبعی تقسیم : طبعی خصوصیات کے لحاظ سے یوروپ کو 4 اہم خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1 شمال مغربی بلند علاقے
2 یوروپ کے شمالی میدان
3 وسطی بلند خطے
4 جنوبی کوہستانی علاقہ

1. شمال مغربی بلند علاقے:

یہ قدرتی علاقے: قدیم پہاڑی سلسلوں جیسے فن لینڈ۔سویڈن۔ناروے کے ساتھ ساتھ برطانیہ اور آئس لینڈ تک پھیلے ہوئے ہیں یہ بلند پہاڑی سلسلے ہیں جو برف کے پگھلنے سے ندیوں کے منبع ہونے کی وجہ سے کم بلندی رکھتے ہیں۔وہ قدیم حجری اشیاء سے بنے ہوئے ہیں۔اسکانڈ ینیویا میں ان کی اونچائی 2000 میٹر اور آئیر لینڈ اور اسکاٹ لینڈ میں ان کی بلندی صرف 600 میٹر ہے۔اس خطے کی اہم چوٹی گولڈوپگن جو 2469 میٹر ہے (ناروے) ۔ اسکاٹ لینڈ کے بینس وس (1343 میٹر) اور ویلس کی سنو ڈون (1085 میٹر) دوسرے چوٹیاں ہیں۔یہ خطہ شمالی علاقے کی طرف اوسط ڈھلوان ہے۔جس سے کئی ندیاں بہتی ہیں۔

©KTBS Not to be republished

2) یوروپ کے شمالی میدان:

ان علاقوں کو ''مرکزی نشیبی خطے'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مشرق میں کوہِ یورال اور مغرب میں اٹلانٹک ساحلی علاقے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یوروپ کا کثیر حصہ اسی خطے میں ہے۔ اس خطے میں یوروپی روس، پولینڈ۔ شمالی جرمنی نیدرلینڈ (ہالینڈ) ڈینمارک۔ بلجیم۔ شمالی فرانس اور انگلینڈ کے مشرقی علاقے شامل ہیں۔

اس خطہ کا مشرقی حِصہّ بہت چوڑا ہے اور مغرب کی طرف بڑھتے بڑھتے چوڑائی کم ہوتی جاتی ہے۔ نیدرلینڈ اور بلجیم ملکوں کے چند میدان سطح سمندر سے بھی پستی میں ہیں۔ یہ میدان یہاں کی ندیوں کے بہنے سے بنے ہوئے ہیں۔

یہ ہندوستان کے گنگا اور سندھ کے میدانی علاقوں سے مماثل نہیں ہیں۔ چند حصوں میں یہ میدان ڈھلوانوں سے بھرے ہوئے ہیں چند علاقوں میں پہاڑی علاقوں سے اور پہاڑی سلسلوں سے الگ ہوئے ہیں۔ یہاں پر دنیا کی سب سے زرخیز زراعتی زمین ہے۔

3. وسطی بلند خطے:

یہ قدیم چٹانوں سے بنے ہوئے ہیں کئی قدیم پہاڑ' ٹیلے اور سطح مرتفع سے بھرپور ہیں۔ انکی اوسط بلندی سطح سمندر سے 600 میٹر سے زیادہ نہیں ہے۔

یہ خطہ مغرب میں آئرلینڈ سے مشرق میں روس تک پھیلا ہوا ہے۔ ان میں اسپین، اور پرتگال کا میساٹ، فرانس کا مرکزی ماسِف اور واوسٹیج جرمنی کے بلاک فارسٹ اور جیک اور زیکوسلوئیا کے جمہوری علاقوں کے کم بلندی والے کئی سلسلے بھی شامل ہیں۔

اس خطے کے چند علاقے جنگلات سے بھرے ہوئے ہیں۔ بہت سارے علاقے چٹانوں سے بھرے ہوئے تھے۔ یہاں کی مٹی زراعت کے قابل نہیں ہے۔ لیکن ندیوں کی وادیاں بہترین زراعتی عطا کی ہیں

4. جنوبی کوہستانی علاقے:

اس خطے کو ''آلپائین کا کوہستانی خطہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں کئی کوہستانی سلسلے ہیں۔ سیرامورین،

©KTBS Not to be republished

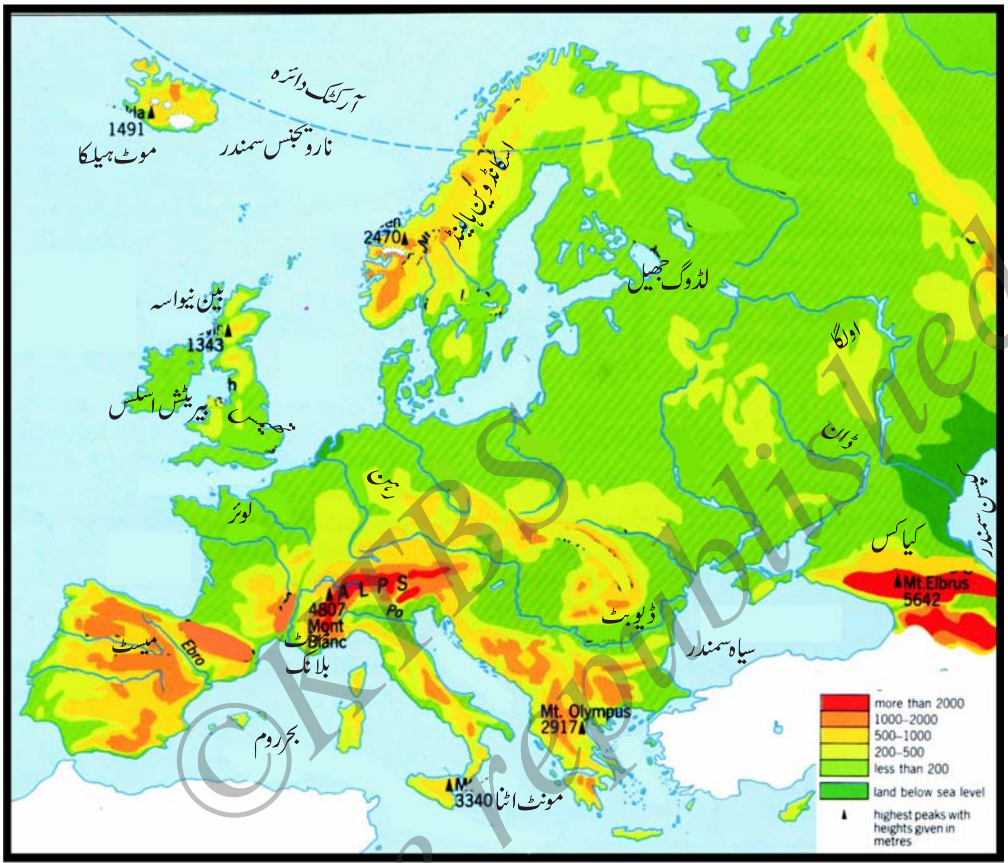

قدرتی خطے

(اسپین) فرانس اور اسپین کے درمیانی سرحدوں میں پرانیس کے پہاڑ ہیں۔ یہ مغرب میں اٹلانٹک کے ساحل سے مشرق میں کیسپین سمندر تک ایک دوسرے کے مساوی طور پر پھیلے ہوئے ہیں اور ہمالیہ کی طرح چوٹی دار پہاڑیاں ہیں۔

مونٹ بلانک پہاڑی

اس خطے میں آلپس کی پہاڑیاں اہم ہیں۔ اسکی سب سے بلند چوٹی ماؤنٹ بلانک ہے (4807 میٹر) آلپس فرانس کے جنوب مشرقی حصہ میں ہے۔ اٹلی کے

©KTBS Not to be republished

شمال اور سوئیزرلینڈ میں بہت سے خطے۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ اور سلووینیاء کے خطے میں تقسیم ہوئے ہیں۔ اٹلی کے کثیر علاقوں میں اپنائین پہاڑ۔ کروسیا۔ بوسینا اور یوگوسلاویہ میں ڈنارک آلپس۔ بیلجیریا کے بالکن اور شمالی سلووینیاء میں کارپتھین پہاڑیاں موجود ہیں۔

3. آب وہوائی علاقے اور قدرتی نباتات

یوروپ کے آب وہوا کے علاقوں کے متعلق معلوم کرنے سے پہلے یہاں کی عام آب وہوا کیسی ہوتی ہے معلوم کریں گے۔ اس براعظم کا زائد حصہ ''منطقہ معتدلہ کی آب وہوا والا خطہ ہے۔ اس کو مفید آب وہوا کہتے ہیں۔ یہ آب وہوا پر قابو پانے والی اکائیوں کے باہمی عمل کا نتیجہ ہے۔ وہ ہیں عرضِ بلد طبّی خصوصیات سازگار ہوائیں اور مقامات پھر بھی براعظم میں رسمی طور پر بحرِ اٹلانٹک سے بہنے والی ہوائیں اس براعظم کی آب وہوا پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس کی واحد وجہ گرم خلیجی دریائی سیلاب اور زوردار مغربی ہوائیں ہیں۔

عام طور پر جنوبی یوروپ کی ٹھنڈی اور کم وقفے کے موسم گرما سے شمالی موسم سرما گہرا سرد ہوتا ہے۔ مغربی یوروپ سے مشرقی یوروپ کا موسم سرما لمبا اور گہرا سرد ہوتا ہے۔ موسم گرما کم وقفے والا اور بہت گرم ہوتا ہے۔

آب وہوا کے علاقے:

یوروپ کی آب وہوا کے علاقوں کو 4 حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. شمالی مغربی یوروپ کی سمندری آب وہوا کا علاقہ : یہ علاقہ ناروے کے سمندری ساحل سے اسپین کے شمالی حصے اور وسطی یوروپ کے علاقوں میں بٹا ہوا ہے۔ یہاں پر موزوں موسم سرما۔ معتدل گرما اور مناسب بارش ہوتی ہے۔ بادل اور برف باری یہاں کے آب وہوا کی خصوصیت ہے۔ موسم گرما اور موسم سرما دونوں موسموں میں یہاں کی درجۂ حرارت اوسط ہوتی ہے (10°c سے 18°c تک) اور بارش کی تقسیم بھی بہتر ہوتی ہے (75 سنٹی میٹر)

2. بین براعظمی آب وہوا کے علاقے:

یہ زیادہ تر پولینڈ۔ سلووکیا۔ چیک جمہوریہ، ہنگیری رومانیہ اور بلجیریا میں دکھائی دیتے ہیں۔ اس آب

©KTBS Not to be republished

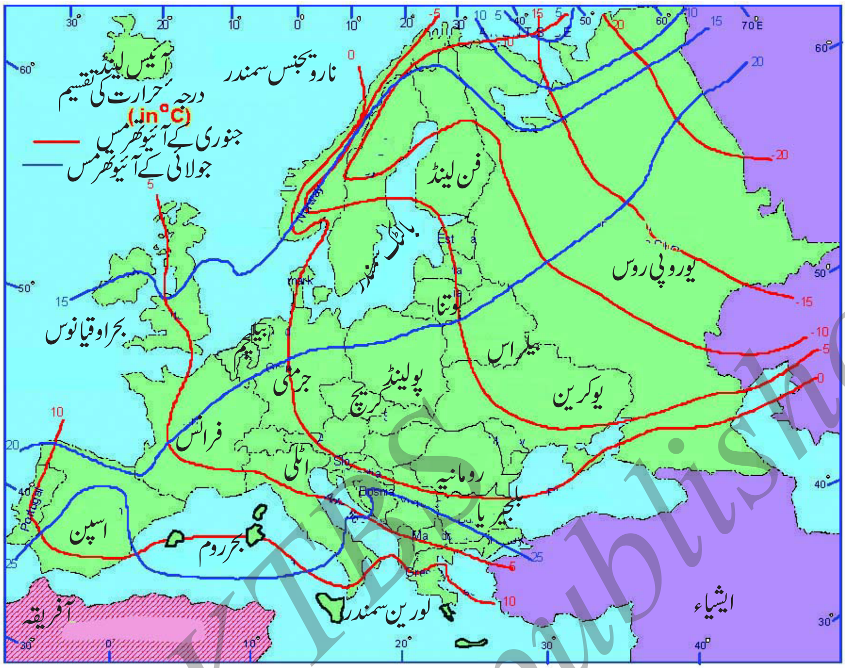

سالانہ درجہ حرارت

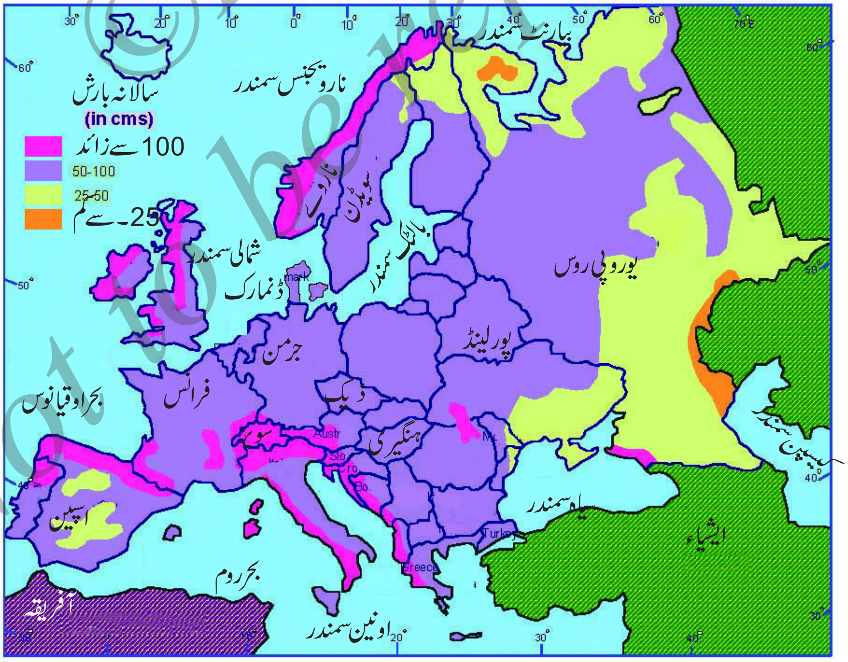

سالانہ بارش کی تقسیم

Not to be republished ©KTBS

وہوا کے اہم خصوصیات یہ ہیں۔سرد موسم سرما،کسی قدر گرم گرمی کا موسم(10°c سے -12°c)اوراوسط سالانہ بارش(50 سنٹی میٹر)موسم گرما کے ابتدائی دنوں میں کثیر بارش ہوتی ہے۔

3. میڈیٹرینین (بحر رومی) آب وہوا والا علاقہ: زیادہ حرارت۔خشک اورزائد گرمی سے اور صرف تھوڑی مقدار میں ہونے والی بارش اورسازگار موسم سرما اس علاقے کے اہم خصوصیات ہیں بارش کی تقسیم کاری میں یکسانیت نہیں ہے۔موسم سرما کی اوسط درجہ حرارت 8°c ہے اوروہ موسم گرما میں 22°c رہتی ہے۔اوسط سالانہ بارش 75 سے 100 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔اس طرح کی آب وہوا بحر رومی علاقوں کے جنوبی یوروپ میں دکھائی دیتی ہے۔

4. کوہستانی آب وہوا کے علاقے: اس طرح کی آب وہوا کاکس اورآلپس کے پہاڑی علاقوں میں نظر آتی ہے۔یہ بلند۔سورج کی کرنوں اورہواؤں کو قابو میں رکھتی ہیں۔موسم سرما کی 4°c۔اورموسم گرما کی درجہ حرارت 16°c ہے۔بارش کی اوسط تقسیم پہاڑوی ہواؤں کے پچھلے رخ میں 50 سنٹی میٹراوراگلے رخ میں 200 سنٹی میٹر ہوتا ہے۔کثیر بلند علاقوں کا درجۂ حرارت نقطۂ انجماد سے بھی کم ہوتا ہے۔

قدرتی نباتات

یوروپ میں کئی سالوں سے انسان آباد ہیں اور یہ کثیر آبادی والا علاقہ ہے۔اس لئے یہاں کے قدرتی نباتات مکمل طور پر تباہی کے دہانے پر ہیں۔انسانوں کی رہائش کی سہولیات اور بلند علاقوں میں دکھائی دیتے ہیں۔مندرجۂ ذیل 6 قسم کے نباتات یوروپ میں پائے جاتے ہیں۔

1. ٹینڈرائی نباتات:

پھپھوندی، کائی (Lichons & mosses) اور دیگر نباتات یہاں پائے جاتے ہیں۔ یہ آئرلینڈ۔شالی ناروے،سویڈن اورفن لینڈ کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے علاقے اس میں شامل ہیں۔ایسے

©KTBS Not to be republished

نباتات آلپس اور شمالی یورال کی پہاڑیاں کے بلند علاقوں میں بھی یہ دکھائی دیتے ہیں۔

2. ٹائیگا کے جنگلات:

ناروے، سویڈن اور فن لینڈ کے نم علاقوں میں یہ جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ان کو نرم مخروط شکل والے درختوں کے جنگل'' (صنوبری جنگل) بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر چند مفید قسم کے نباتات اور درخت پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر پائین، اسپروس اور لارچ نامی درخت عام ہیں۔ یہاں کے جنگل سوئی دار پتوں کے درختوں سے بھرے ہوتے ہیں۔

3. مخلوط جنگلات: یہ جنوبی وسطی علاقوں میں پائے جانے والے جنگلات ہیں۔ ان جنگلات میں نوک دار پتوں والے مخروط شکل کے درخت پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے اہم درختوں میں اوک۔ آش۔ ایلما۔ پاپلر۔ ولّو اور بیچ وغیرہ اہم ہیں۔

4. بحر رومی جنگلات (میڈیٹرینین):

یوروپ کے مغربی علاقہ میں بحر روم کے ساحل پر یہ جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یہ چوڑے پتوں والے ہمیشہ سبز رہنے والے درخت ہوتے ہیں۔ کیوں نکہ موسمِ خزاں میں ان کے پتّے نہیں جھڑتے۔ کارک۔ اوک۔ آبنوس۔ لاریل وغیرہ کے درخت اگتے ہیں۔

5) گھاس کے میدان:

گھاس کے میدان یوروپ کے مغربی حصے میں دکھائی دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہنگیری۔ بلجیر یا۔ رومانیہ و یوروپی روس یہاں پر اسٹیپس قسم کے گھاس کے پودے اگتے ہیں۔

6. آلپائین کے نباتات:

یوروپ کے جنوبی علاقے میں بلند پہاڑی سلسلے ہیں۔ مثال کے طور پر۔ آلپس۔ فرنیس۔ بالکن۔ کارپیتھین اور ڈنارک کے پہاڑی سلسلے ہیں۔

©KTBS Not to be republished

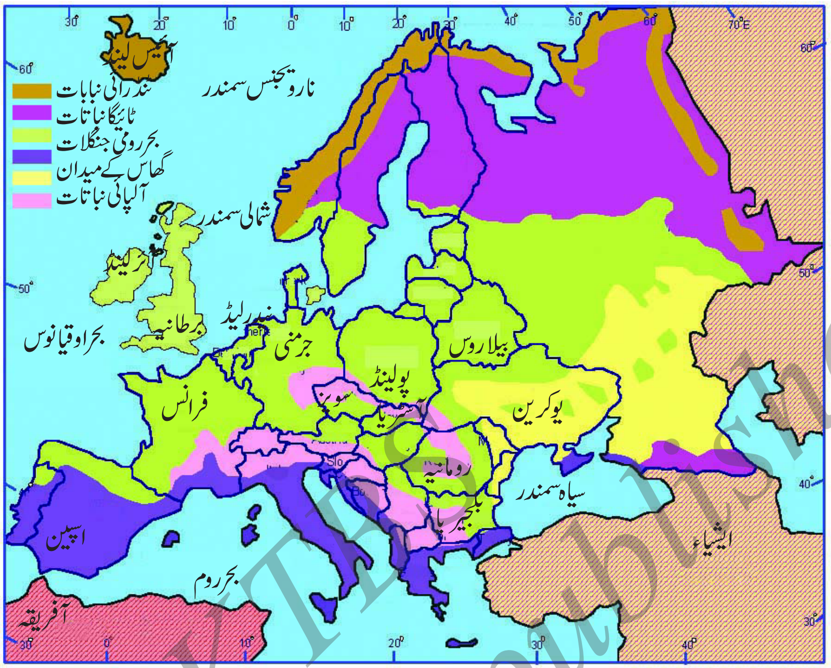

یوروپ کے نباتات

4. زراعت ۔مویشی پالن اور ماہی گیری:

زراعت: یوروپ میں صنعت کاری کے بعد زراعت ہی لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ یہ براعظم ۔ وسیع ۔ زرخیز مٹی، ہموار میدان، آبپاشی کی عمدہ سہولیات نہیں رکھتا۔ خوش قسمتی سے یہاں کی آب وہوا زراعت کے لئے مناسب ہے۔

اسکانڈینوین کے ممالک کے علاوہ یوروپ کے کئی ممالک میں 50% سے بھی زیادہ علاقے زراعتی علاقے ہیں۔ یوروپ کی اوسط زراعت کی مقدار 10 ہیکٹر ہوتی ہے۔

مغربی یوروپ کے ممالک میں مخلوط زراعت عام ہے۔ یہ زراعی پیداوار اور مویشی پالن دونوں پر مشتمل ہے۔ یہاں زراعتی زمین میں مویشوں کی غذا کے لئے فصلیں اُگائی جاتی ہیں۔ مرغی پالن، خنزیر پالن پھل اور ترکاریوں کی کاشت کیلئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ غذائی اجناس کی کاشت بھی اہم ہے۔

©KTBS Not to be republished

بحر رومی آب وہوا والے جنوبی یوروپ کی زراعت کا طریقہ ہی الگ ہوتا ہے۔ وہ ایک دالیہ فصلیں، ترکاریاں اور پھل کی پیداوار کے ساتھ ساتھ مویشی پالن پر مشتمل ہے۔

وسیع مارکیٹ کی سہولت پر منحصر زراعتی ترقی بہت اعلی طریقے سے ہوتی ہے۔ کثیر آبادی والے قریبی شہری علاقوں میں تجارت اور بہترین انداز میں منظّم زراعت کا طریقہ رائج ہے۔ کل 10% یوروپی لوگ زراعت کے پیشے کو اپنائے ہوئے ہیں۔

طبعی خصوصیات۔ مٹی۔ آب وہوا۔ مارکیٹ کی سہولیات اور زراعتی مزدوروں کی دستیابی کی بنا پر یوروپ کے مختلف علاقوں میں مختلف قسم کی فصلیں اگائی جاتی ہیں۔

گیہوں یوروپ کی اہم فصل ہے۔ پیرس کا میدان۔ یوروپ کا عظیم میدان۔ ہنگری کا میدان۔ پست میدانی ممالک اور اٹلی کی ''پو'' ندی کا ساحلی علاقہ یوروپ میں گیہوں کی پیداوار کے اہم علاقے ہیں۔

مکئی بھی ایک اہم غذائی فصل ہے۔ فرانس۔ اٹلی۔ ہنگری۔ جرمنی اور اسپین جوار اگانے والے اہم ممالک ہیں۔ رئی یہاں کی ایک اور غذائی فصل ہے اسکو زیادہ تر نان (Bread) اور مشروبات کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پولینڈ۔ جرمنی۔ جک اور سلوکیا کے جمہوری ریاستیں رئی اگاتے ہیں۔ بارلی کی پیداوار بھی یوروپ میں اہم ہے اسکو غذائی اجناس کے طور پر جانوروں کے لئے غذا کے طور پر اور مشروبات کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چند علاقوں میں اوٹس کی پیداوار بھی کی جاتی ہے۔ بہت کم علاقوں میں دھان کی فصل اگائی جاتی ہے۔ اور یہ موسم گرما کی اہم فصل ہے۔

شکر قند اور آلو بھی یوروپ کی اہم فصلیں ہیں۔ شکر قند کو شکر کی تیاری اور مویشیوں کی غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

آلو عام طور پر یوروپ کے وسطی اور مشرقی میدانوں میں اگائے جاتے ہیں۔ یوروپ دنیا میں سب سے زیادہ آلو پیدا کرنے والا ملک ہے۔ Flax (نار) یوروپ کی اہم فصل ہے۔

یوروپ کے ڈھلوان پہاڑوں میں انگور، سیب، انجیر، انار، لیمو، نارنگی، پام، انار اور شاہ بلوط وغیرہ جیسے پھلوں

©KTBS Not to be republished

کی زراعت بھی ہوتی ہے۔بلجیر یا گلاب کے پھول،ترکاری اور باغبانی کی فصلوں کے لئے مشہور ہے۔

مویشی پالن:

یہ یوروپ کی مخلوط کاشتکاری ایک بہترین منظّم صنعت ہے۔سرد اور مرطوب آب وہوا،کثیر آبادی کے علاقے۔موزوں راستے اور ریل گاڑیوں کا عمدہ نظام،بہترین ٹیکنالوجیکل ترقی۔تجارتی سہولیات۔سردخانے غذائی فراہمی یورپ کی مویشی پالن میں جدت اور کثیر مقدار کی غذا کی فراہمی یورپ کی مویشی پالن کے فروغ میں مددگار رہے۔

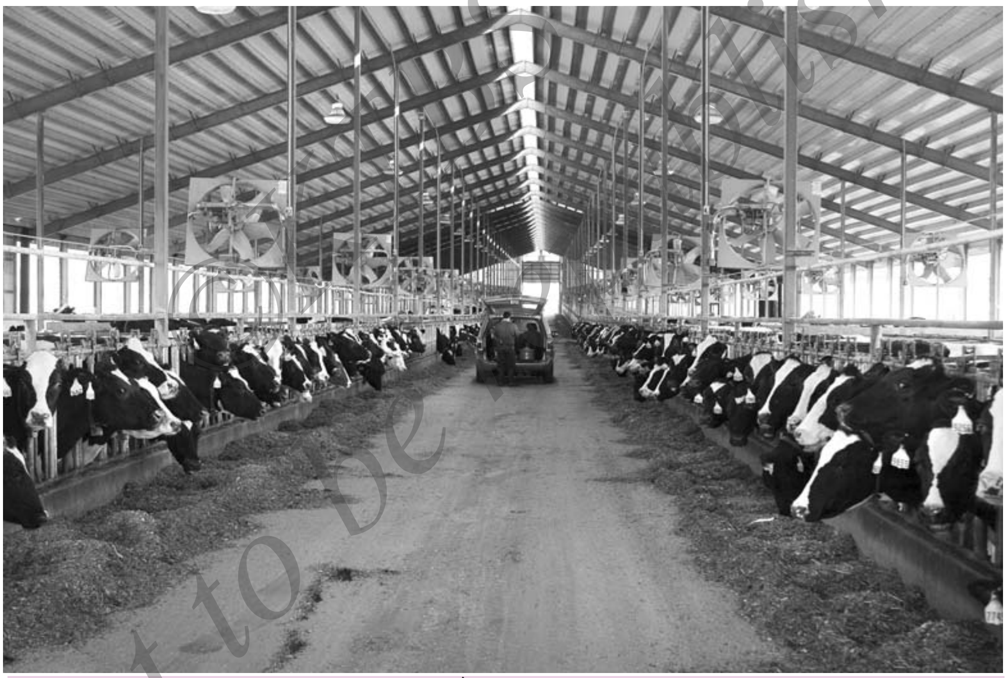

یوروپ میں مویشی پالن

نیدرلینڈ۔ڈینمارک۔سوئیزرلینڈ۔جرمنی اور برطانیہ میں مویشی پالن کو زیادہ فروغ ملا ہے۔لیکن ڈینمارک سب سے اہم ہے۔یوروپی ممالک مویشیوں سے حاصل ہونے والی اشیاء کو دوسرے ممالک کو برآمد کرتا ہے۔مثال۔مکھن۔گھی۔پاسچرائزدودھ۔چاکلیٹ وغیرہ

ماہی گیری: تاریخ کے پنّوں پر نظر ڈالیں تو یوروپ ماہی گیری سے ہی اپنی غذائی معشیت اختیار کرتا آیا

Not to be Republished

ہے۔کم گہرائی والے سمندری علاقوں میں ماہی گیری کی جاتی ہے۔یوروپ کے شمال مشرقی علاقے زیادہ تر ماہی گیری کے علاقے ہیں۔وہ آرکٹک دائرے کے شمالی حصے سے بحر روم تک پھیلے ہوئے ہیں۔

شمالی سمندر ماہی گیری کا مرکز مانا جاتا ہے۔اس میں ناروے۔برطانیہ۔ڈنمارک سوڈن۔اور جرمنی شامل ہے۔ڈاگر بینک اور گریٹ فشر بینک کے علاقے شمال سمندر کے مشہور ماہی گیری کے مراکز ہیں۔ ناروے کے کم وبیش تمام لوگ ماگیری میں یکتا ہیں۔

سیل اور وھیل کو قطبی علاقوں میں پکڑا جاتا ہے۔ناروے ماہی گیری اور مچھلیوں کو پکڑنے ورفت کرنے والا اہم ملک ہے۔

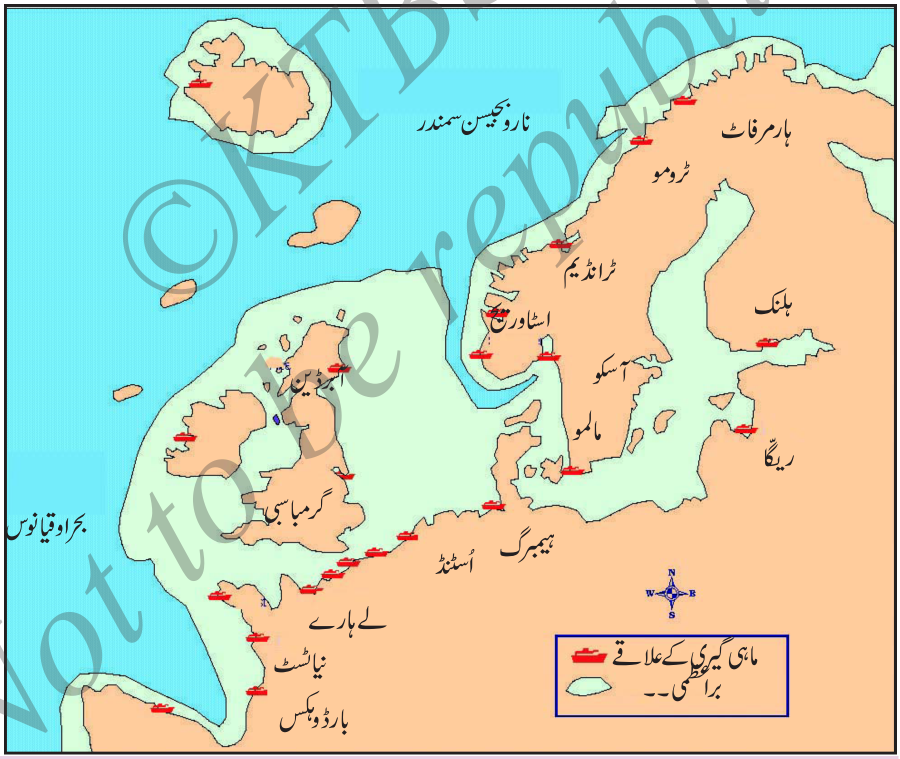

یوروپ کے ماہی گیری کے علاقے

زراعتی زمین اور اناج کی کمی سے یوروپ میں ماہی گیری کو فروغ حاصل ہوا ہے۔

©KTBS Not to be republished

5. معدنیات اور اہم صنعتیں:

معدنیات: براعظم یوروپ میں مختلف قسم کے معدنیات اور توانائی کے ذرائع دستیاب ہیں۔اس براعظم میں کثیر مقدار میں لوہے کی کچ دھاتیں پائی جاتی ہیں۔ یوروپ کے کئی ممالک میں لوہے کی معدن کے ذخائر موجود ہیں۔ دنیا کے 5% لوہے کی کا معدن اس براعظم میں دستیاب ہے۔فرانس۔ جرمنی۔ برطانیہ اور سویڈن اہم لوہے کے کچ دھات فراہم کرنے والے ممالک ہیں۔

بلجیریا اور پولینڈ تانبے کی تیاری کے اہم ممالک ہیں یوروپ میں پٹرولیم اور قدرتی گیس کی دولت بہت کم ہے۔اہم پٹرولیم پیدا کرنے والے ممالک میں شمالی سمندر،فرانس،اٹلی،نیدرلینڈ اور جرمنی ہیں۔

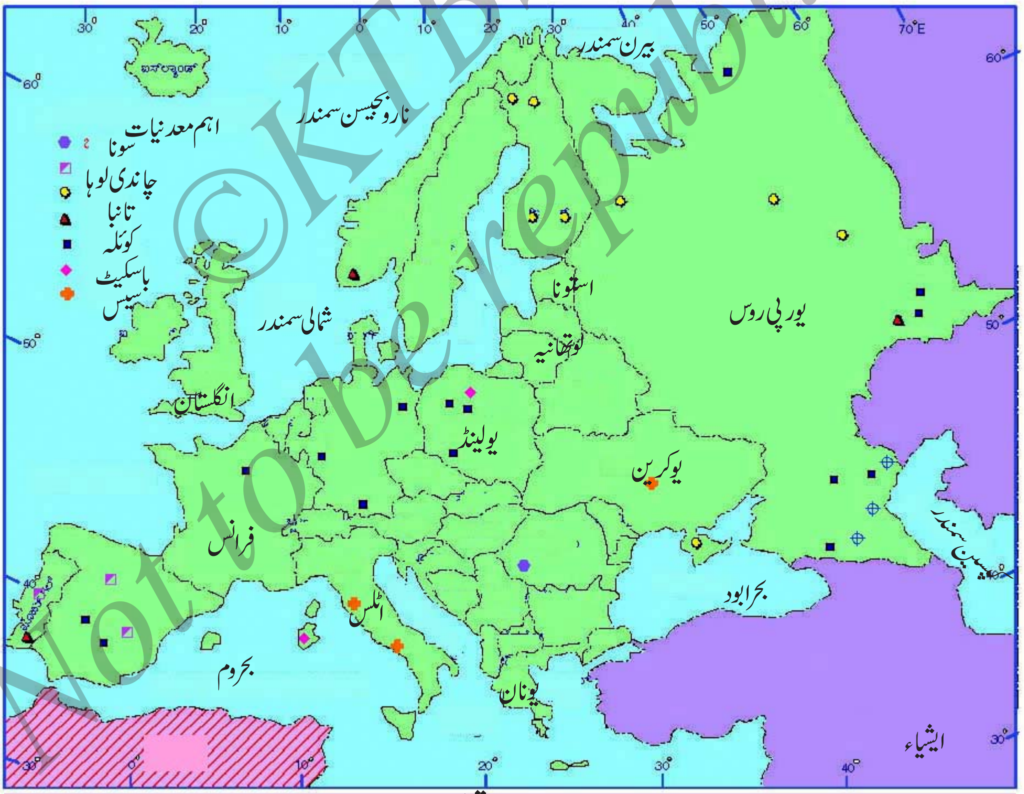

معدنیات کی تقسیم

©KTBS Not to be republished

کوئلہ یورپ میں برقی قوت کا اہم وسیلہ ہے۔ اسکا نڈ ینیویا، اور میڈیٹرینین مما لک کو چھوڑ کر اس براعظم کے تمام علاقوں میں کوئلے کے معدنی ذخائر پھیلے پائے جاتے ہیں۔ بہترین درجے کے بیٹومینس کوئلہ یوروپ کے روس، جرمنی اور برطانیہ میں پائے جاتے ہیں۔ چند علاقوں میں باکسائیٹ اور پوٹاش بھی ملتے ہیں۔

اہم صنعتیں:

لوہے اور فولاد کی صنعت: جدید دور کو لوہے اور فولاد کے دور سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ بڑے پیمانے کی صنعت ہے۔ دیگر کئی ذیلی صنعتوں کے لئے ضروری لوہے اور فولاد کے اشیاء کو تیار کرنے والی صنعت ہے۔

لوہے اور فولاد کی تیاری والے علاقے یہ ہیں۔

1 جرمنی کے روہر۔ سار۔ وسیر۔ ندی کے میدانی علاقے اور برلن کے علاقے۔

2 برطانیہ کے بلاک کنٹری۔ شیفلیڈ۔ شمال مشرقی ساحلی علاقے۔ اور ویلس کے علاقے

3 فرانس کے لورینس، شمال مغربی علاقے، مشرقی سرحدی علاقے، پولینڈ کے سٹی لی سیئے اٹلی کے پوندی کے وادی اور لمبارڈی کے میدان۔

سوتی کپڑوں کی صنعت: یوروپ میں کئی زراعتی منحصر صنعتیں ترقی پذیر ہیں۔ اس میں سوتی کپڑوں کی صنعت بھی ایک ہے۔ یوروپ میں بے شمار کپاس کی ملیں ہیں۔ خام کپاس کو دوسرے ملکوں سے درآمد کرتے ہیں۔ برطانیہ جدید کپاس کی صنعت کا گڑھ ہے۔ یہاں کے لنکا شائیر۔ چے شائیر۔ اور ڈربی شائیر اہم کپاس کی ملّوں کے مراکز ہیں۔ جرمنی اور فرانس بھی اہم سوتی کپڑے تیار کرنے والے مما لک ہیں۔

بہترین معیار والے ریشم۔ اونی کپڑے اور پٹ سن کے کپڑوں کی تیاری میں برطانیہ۔ جرمنی۔ فرانس۔ بلجیم اور اٹلی مشہور ہیں۔

جہاز سازی کی صنعت: یہ ایک بڑے پیمانے کی انجینیرنگ اور مخصوص حصوں کو جوڑنے والی صنعت ہے۔ ٹکنالوجی کی ترقی صنعت وحرفت کے میدان میں اہم سبب ہے۔ یوروپ میں جرمنی آبی جہاز اور کشتی کی تیاری کا اہم مرکز ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ برطانیہ۔ سویڈن اور فرانس یوروپ کے دیگر جہاز سازی کی صنعت کے اہم مما لک ہیں۔

©KTBS Not to be republished

خودکار سواریوں کی صنعتیں: یہ کار۔ٹرک۔بس۔اسکوٹراوردیگر موٹرانجن کی مدد سے حرکت کرنے والے سواریاں بنانے کی صنعت ہے یہ ایک ترتیبی صنعت ہے۔بہترین ٹیکنالوجی اور قیمتی صنعت ہے جرمنی۔فرانس۔اٹلی اور برطانیہ یوروپ کے اہم خودکار سواریوں کی صنعتوں والے مما لک ہیں۔

6 یوروپ کے اہم صنعتی علاقے:

یوروپ کے اہم صنعتیں اور صنعتی مراکز ایک مثلث کے مانند مربوط ہیں۔اس لئے انکو یوروپ کا صنعتی دل کہا جاتا ہے۔یہ مثلث شمالی سمندر سے پولینڈ کے وسطی حصے کے مغربی اٹلی کے 'پو' ندی سے شمالی سویڈن تک پھیلے ہوئے ہیں۔

مندرجہ ذیل یوروپ کے اہم صنعتی علاقے ہیں۔

1 برطانیہ کا صنعتی علاقہ
2 مغرب کا مثلث نما صنعتی علاقہ
3 پیرس کا صنعتی علاقہ جسکو 'یورپ کا صنعتی دل'' کہا جاتا ہے۔
4 لورین۔سار صنعتی علاقہ
5 رائن ندی کے اوپری حصہ کا علاقہ
6 سائلیسی کا اوپری علاقہ
7 جنوب کا اسکانڈنے ویا علاقے اسٹاک ہوم کے ساتھ۔
8 مشرقی جرمنی سے شمال مشرقی جیک۔سلوویکیا کا علاقہ۔
9 شمالی اٹلی کے صنعتی علاقے میں ندی ''پو'' کا میدان۔

7 آبادی

یوروپ کے جغرافیائی علاقوں کا موازینہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسکی آبادی بھی کثیر ہے۔یوروپ کے روس کے علاوہ یوروپ دنیا کی زمین کا 11% حصہ رکھتا ہے۔لیکن دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ آبادی یہاں

©KTBS Not to be republished

بستی ہے۔اسکی کل آبادی 738.2 ملین (2010) ہے جس میں شہری آبادی کا حصہ زیادہ ہے۔

تقسیم آبادی (پھیلاؤ): یوروپ کی آبادی مساوی طور پر نہیں تقسیم ہوئی ہے۔ جرمنی۔ برطانیہ۔اٹلی اورفرانس یوروپ کے گنجان آباد ممالک ہیں۔ یوروپ کے شمال مغربی علاقوں میں آبادی کا حجم کم ہے۔آپس۔ کیاکس اور دیگر جنوب مشرقی نیم خشک علاقوں میں یوروپ کی آبادی کا حجم کم ہے۔

یوروپ کے کثیر آبادی والے ملکوں میں بیلجیم۔لگزمبرگ۔نیدرلینڈ وغیرہ ہیں۔اس کے وجوہات صنعت کاری۔نقل وحمل کے ذرائع۔قدرتی وسائل اورٹیکنالوجی میں ترقی اہم وجوہات ہیں۔

آبادی کی بڑھوتری یا ترقی :۔(آبادی میں اضافہ): یوروپ کے کئی ممالک کم آبادی والے کم شرح افزائش والے آبادی کی ترقی ایک مقام سے دوسرے مقام میں الگ الگ ہے۔

نقل مکانی: پچھلے 200 سال میں یوروپیوں نے کئی دوسرے ممالک کونقلِ ومکان کیا ہے۔اور کئی وجوہات سے دوسرے ممالک سے بھی لوگ یوروپ میں آکر بسے ہیں۔

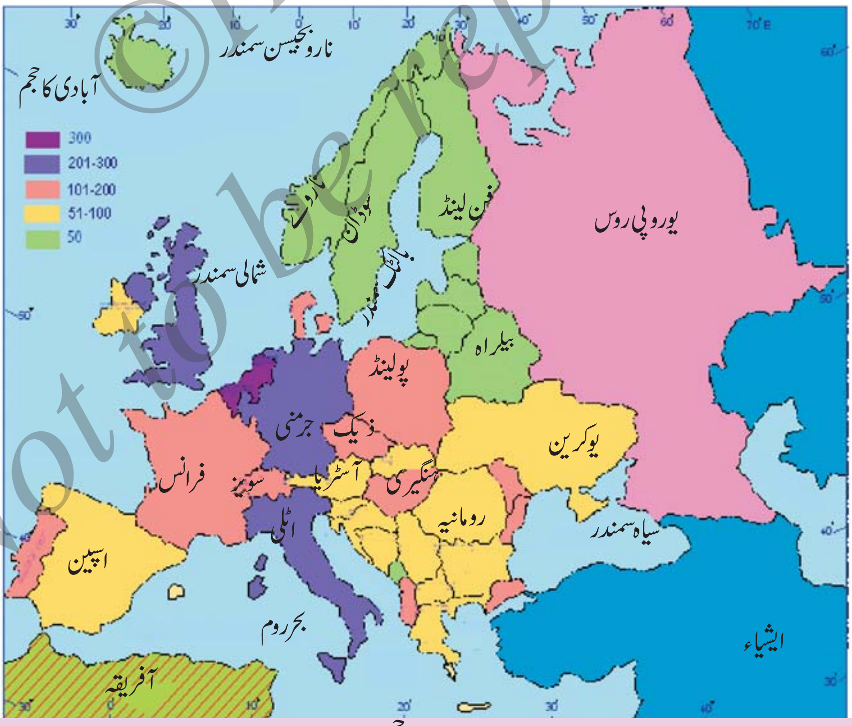

آبادی کا حجم

Not to be republished ©KTBS

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے مختلف براعظموں سے اور ممالک سے لوگوں نے برطانیہ کو نقل مکان کیا ہے جس میں اٹلی ملک والوں کی تعداد کثیر ہے۔

دوسری جنگ عظیم سے قبل جرمن کے لوگوں نے کئی دوسرے ممالک کو نقل مکان کیا ہے۔ پولینڈ۔ رومانیہ، ہنگیری، جیک، سلویکیا اور یوگوسلاویہ میں جرمن کے لوگ اقلیت میں ہیں۔

آبادی کی تقسیم:

یوروپ میں آبادی کے تقسیم میں تفرقات ہیں۔یورپ میں اوسط 26 لوگ فی مربع کلومیٹر بستے ہیں۔ ترقی پذیر علاقے جیسے نیدر لینڈ میں فی مربع کلومیٹر 950 لوگ بستے ہیں ہے۔تو آئیس لینڈ میں فی مربع کلومیٹر صرف 3 لوگ ہیں۔یوروپ کے وسطی نشیبی علاقے گنجان آبادی والی علاقہ ہے۔

یوروپ کے کثیر آبادی والے علاقوں میں، صنعتی اضلاع بلیجیم اور جرمنی کے کوئلہ کے علاقے، لنڈن، نیدر لینڈ، رائن ندی کا میدان، شمالی اٹلی اور اسپین کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔

کم آبادی والے علاقے میں وسطی فرانس، کوہستانی علاقے بالکن کا علاقے اور اسکاٹ لینڈ کے اوپری علاقے شامل ہیں۔

نئے الفاظ:

آلفائین، آلپس، خودکار، ماسف، نقل ومکان، جزیرہ نما، کپاس کی صنعت

یہ بھی جانئیے:

©KTBS Not to be republished

.1 اسکانڈنیویا:۔

شمالی یوروپ کا حصہ ہے جس میں فن لینڈ۔ناروے۔سویڈن شامل ہیں۔

.2 برطانیہ:

گریٹ برٹین ۔یوروپ کا بڑا جزیرہ ہے جس میں انگلینڈ اسکاٹ لینڈ اور ویلس شامل ہیں۔شمالی آئر لینڈ کو جوڑ لینے سے وہ (UK) متحدہ حکومت بن جاتی ہے۔

.3 تقریباً 500 سال سے بھی زائد کے زمانے سے یوروپ ''دنیا کا دل'' کہلاتا ہے۔

.4 بلاک فارسٹ:

یہ جنگل نہیں ہے۔وہ ایک پہاڑی علاقہ ہے جو جنوبی جرمنی میں ہے۔اسکا اندرونی علاقہ گھنا ہونے کی بدولت اندھیرا چھایا ہوا ہے۔اس لئے اسکو یہ نام دیا گیا ہے۔

گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1 یوروپ کا جغرافیائی محلِ وقوع بتایئے۔

2 یوروپ کو براعظم ایشیاء کا جزیرہ نما کیوں کہتے ہیں؟

3 یوروپ کے قدرتی علاقے کون کونسے ہیں؟ لکھئے؟

4 یوروپ کے اہم کوہستانی چوٹیاں بتایئے۔

5 یوٗروپ کے اہم آب وہوا کے خطے کون کونسے ہیں؟

6 یوروپ کے اہم قدرتی نباتات کے اقسام بتایئے۔

7 یوروپ کے مشہور مویشی پالن علاقے کون کونسے ہیں؟

8 یوروپ کے اہم غذائی فصلیں کون کونسے ہیں؟

©KTBS Not to be republished

9 یوروپ کے اہم ماہی گیری کے علاقے بتلائیے۔

10 یوروپ کے اہم معدنیات کون کونسے ہیں؟ لکھئے۔

سرگرمیاں:

1 نقشہ میں یوروپ کے اہم قدرتی حصوں کی نشاندہی کیجئے؟

2 آپ کے استاد کی مدد سے یوروپ کے اہم پہاڑوں اور پہاڑی چوٹیوں کی نشاندہی کیجئے؟

3 تمہارے اطراف واکناف کا مشاہدہ کریں اور وہاں کے زمین کی شکلوں، نباتات، اور فصلوں کی فہرست تیار کیجئے:۔

4 یوروپ کے نقشے میں ممالک کے صدر مقامات کے نام اور سیر وسیاحت کے تفریحی مقامات اور صنعتی علاقوں کی نشاندہی کیجئے:۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:10 براعظم آفریقہ (Africa - The Central Continent)

سبق کا تعارف:

اس سبق میں آپ آفریقہ کے جغرافیائی محل وقوع ۔ رقبہ مقام ۔طبعی اورقدرتی خصوصیات ندیاں آب وہوااورقدرتی نباتات اورحیوانات، زراعت، صنعتیں ،اورقیمتی معدنیات،آبادی کی تقسیم،آبادی کی تقسیم وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

صلاحیتیں:

1) آفریقہ کے محل وقوع ،رقبے،جغرافیائی حالات اورقدرتی خصوصیات سمجھ پائیں گے۔
2) آفریقہ کے ندیوں کانظام،آب وہوا،آب وہواکےعلاقے اورقدرتی نباتات اورحیوانات کی دولت سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔
3) زراعت اور صنعتیں اورقیمتی معدنیات کے متعلق جانکاری حاصل کریں گے
4) آفریقہ کی آبادی،آبادی میں اضافہ،آبادی کی تقسیم کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

©KTBS Not to be republished

تمہید:

براعظم ایشیاء کے بعد دنیا کا دوسرابڑا براعظم آفریقہ ہے۔یہ آبادی کے لحاظ سے دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ماضی قریب میں براعظم آفریقہ کوتاریک براعظم کہاجاتا ہے۔اس لئےنہیں کہ یہاں پرزیادہ ترلوگ سیاہ رنگ کے ہیں۔بلکہ یہاں کی ریگستانی زمین سمندروں کے ساحل تک پھیل ہوئی ہے۔شمال میں سہارا ریگستان کی موجودگی ایک مدت تک بیرونی دنیا سے لاتعلق رہا،براعظم آفریقہ 52 ملکوں پر مشتمل ہے۔

1. محل وقوع۔رقبہ اورجغرافیائی حالات:

محلِ وقوع: آفریقہ براعظم °37 شمال اور °35 جنوبی عرض بلداور °17 مغربی اور °50 مشرقی طول بلد کے درمیان پھیلا ہوا ہے ۔آفریقہ شمال میں نہایت وسیع اور جنوب میں چھوٹا ہے۔ یہ براعظم کی اہم خصوصیات یہ ہیں کہ اس براعظم کے مرکز سے خط استوا گذرتی ہے اس کے علاوہ خطِ سرطان اورخطِ جدی

دونوں اس براعظم سے گزرتی ہیں زمین کا درمیانی طول بلد اس براعظم کے درمیان سے گزرتا ہے اس لئے اس کو وسطی براعظم کہتے ہیں۔

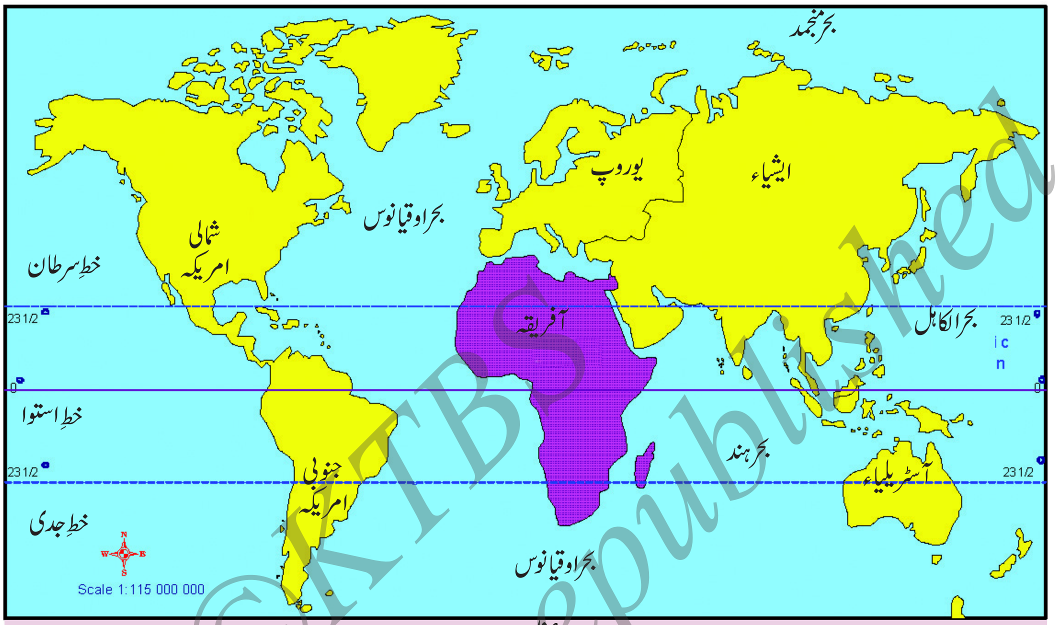

دنیا میں براعظم آفریقہ کا مقام

محل وقوع اور جغرافیائی حالات

©KTBS Not to be republished

رقبہ:۔ آفریقہ کا کل رقبہ 30.4 ملین مربع کلومیٹر ہے۔ براعظم آفریقہ شمال جنوبی 8000 کلومیٹر لمبا اور مشرق مغرب میں 7 4 0 0 کلومیٹر چوڑا ہے۔ آفریقہ کی شمالی نوک القرم (ٹونیاء) اور اگولا ہاس (جنوبی افریقہ) زمینی سِرا جنوبی نوک ہے۔

جغرافیائی خصوصیات:

کم وبیش آفریقہ کا زمینی علاقہ کسی نہ کسی سمندر اور کسی نہ کسی دریا سے گھرا ہوا ہے۔ شمال میں بحرِ روم مغرب میں بحرِ اوقیانوس مشرق میں بحرِ ہند اور سرخ سمندر اور بحرِ ہند سے گھرا ہے۔ پہلے یہ براعظم شمال مشرقی حصہ میں ''سینائی'' جزیروں سے ایشیاء سے جڑا ہوا تھا۔ اب وہ نہر سوئیز سے الگ ہوا ہے۔ جبرالٹرا سکو یوروپ سے اور سرخ سمندر اسے عرب کے جزیروں سے الگ کرتا ہے ۔ آفریقہ کا ساحل 30,500 کلومیٹر لمبا ہے۔

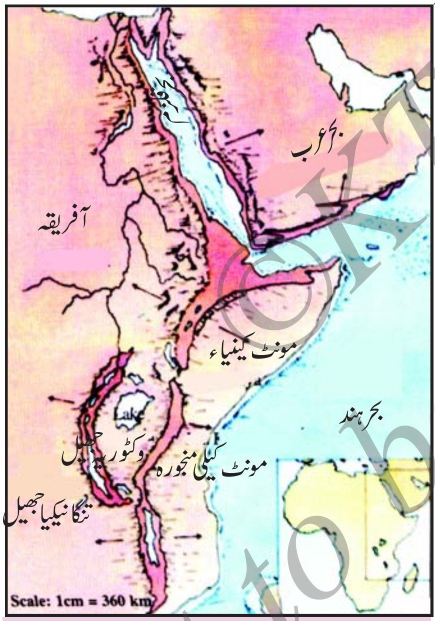

وادیٔ دارار

طبعی خصوصیات:

براعظم آفریقہ کے طبعی خصوصیات اسکی اندرونی شکل کا عکس ہیں۔ مکمل براعظم کو ایک وسیع سطح مرتفع تصور کیا گیا ہے۔ یہ قلمی چٹانوں سے بنا ہوا ہے۔

یہ تنگ ساحلی کنارا، اونچی اُٹھی ہوئی سطح مرتفع اس لئے اس براعظم میں داخل ہونا مشکل ہے یہ سطح مرتفع جنوب مشرق میں بلندی پر ہے اور شمال مشرق علاقوں میں ڈھلوانی علاقے بھی موجود ہیں۔ آفریقہ کو دوسرے براعظموں سے موازنہ کیا جائے تو وہ دوسرے براعظموں کے بہ نسبت کم بلندی کے پہاڑ اور نشیبی علاقے زیادہ ہیں۔

آفریقہ کا سمندری ساحل کم وبیش سیدھا ہے۔ وہ تھوڑی جگہ نشیبی میدان ہیں وہ قدرتی بندرگاہوں اور نہروں سے بھرپور ہے۔ اس میں کوئی بھی خلیج نہیں ہے۔ یہاں ساحلی علاقوں میں گہرائی تک درار وشق موجود ہیں۔

©KTBS Not to be republished

وادی درار

دو عام نشیبی علاقوں یا ڈھلوانوں کے درمیان زمین کا حصہ شق ہو جانے سے جو علاقہ بنتا ہے اسکو درار وادی کہتے ہیں۔ آفریقہ کی عظیم وادئ دارار بہت لمبی ہے (6900 km) اس لئے اسکو عظیم وادئ درار کہا جاتا ہے۔ یہ درار وادی انگریزی کے حرف 'Y' کی شکل میں دکھائی دیتی ہے جو بہت ہی خوبصورت نظر آتی ہے۔

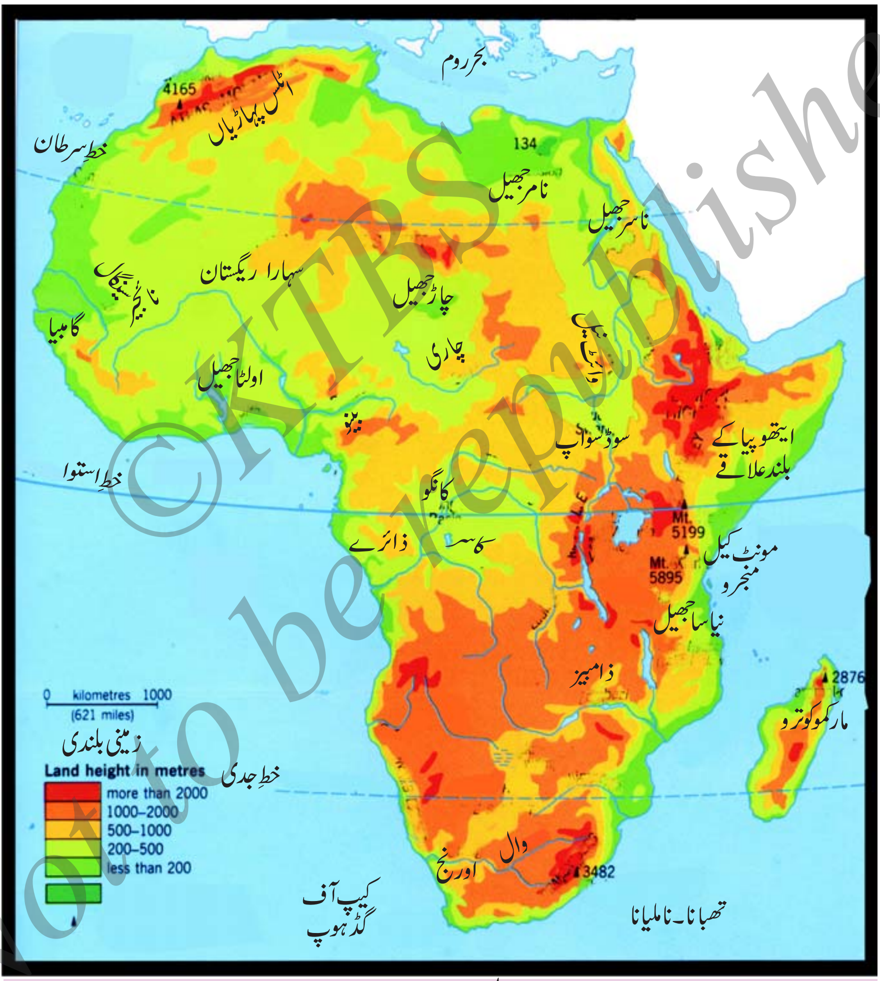

طبعی خصوصیات

یہ جنوبی موزنبیق سے شروع ہو کر ملاوی۔ تنزانیہ۔ کینیا۔ اور اتھوپیا سے ہوتے ہوئے سرخ سمندر (بحر قلزم) تک پھیلی ہوئی ہے۔ وہاں پر خلیج عقبہ۔ بحر مرادار اور بحیرہ گالیلی سمندر سے ہوتے ہوئے جارڈن کی

©KTBS Not to be republished

وادیوں تک پھیل کر ختم ہوتی ہے۔

آفریقہ کے نشیبی علاقے:

آفریقہ میں 5 اہم طاس ہیں۔انکی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

1) **سوڈان کے نشیبی علاقے**: سفید اور نیلی دریائی نیل کے علاقے میں ہے دنیا کی سب سے بڑی نم زمین کہلانے والی اس زمین کو سڈ (Sudd) کہا جاتا ہے۔

2) **چاڈ کے نشیبی علاقے**: جو چاڈ جھیل سے منسلک ہے۔یہ بھی جوگ (نم) زمین والا علاقہ ہے۔ جو سہارا ریگستان کے مٹی سے گھرا ہوا ہے۔

3) **جوف (Djonf) کے نشیبی**: جو مغربی علاقے کا سہارا ریگستان کو شامل کرتا ہے اور ماریٹانیا۔ مالی سرحد کی لمبائی پر پھیلا ہوا ہے۔اس کے ذریعے نائیجر ندی بہتی ہے۔

4) **کانگو نشیبی علاقے**: ایک خوبصورتی زمین علاقہ ہے جو ریگستانی زمین سے گھرا ہوا ہے یہاں پر کانگو اور اسکی معاون ندیاں بہتی ہیں۔اور یہ ایک جنگلاتی علاقہ ہے۔

5) **کلہری نشیبی علاقے**: زیادہ تر ریگستانی علاقہ اور اسٹپس گھاس کے میدان کا حصہ ہے یہ بھی سطح مرتفع علاقے سے گھرا ہوا ہے۔

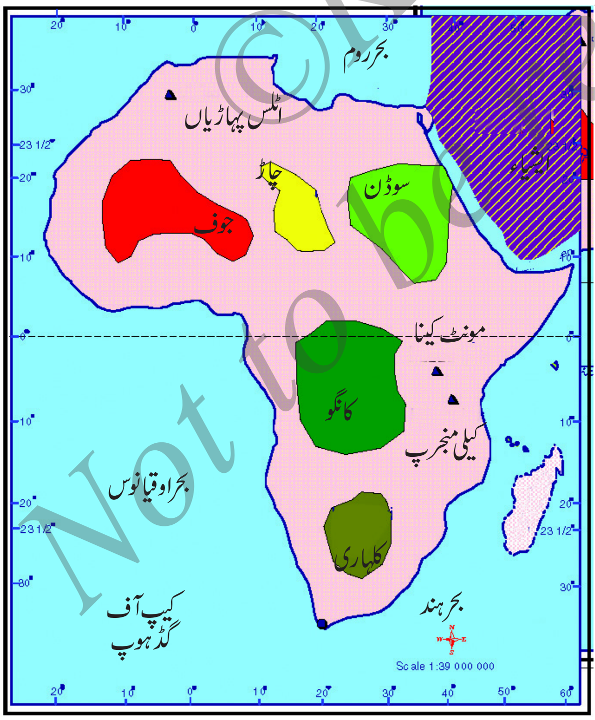

پست علاقے

©KTBS Not to be republished

جھلیں: براعظم افریقہ، معاشی حالت میں اضافہ کرنے والی کئی جھلیں رکھتا ہے۔ان جھیلوں میں آٹھ اہم ہیں۔مشرقی آفریقہ میں بہت ہی بڑی اور گہری جھلیں ہیں۔جو عام طور سے شگاف دار وادی سے منسلک ہیں۔ شگاف دار وادی کے مغرب میں البرٹ۔ایڈورڈ۔کیوڈ۔ٹانگانکا۔اور نیاسا جھلیں ہیں۔شگاف دار وادی کے مشرق میں روڈالف (ٹرکان) نیٹرون اور ایاسی جھلیں ہیں۔

ٹانگانکا جھیل دنیا کی دوسری بڑی گہری جھیل کہلاتی ہے۔جو تقریباً 1436 میٹر گہری ہے۔شگاف دار وادی کے دونوں سروں کے درمیان وکٹوریہ جھیل ہے جو براعظم آفریقہ کی سب سے بڑی جھیل کہلاتی ہے۔یہ 69481 مربع کلومیٹر پھیلی ہوئی ہے اور یہی دریائے نیل کا منبع ہے۔

کوہستانی علاقے یا پہاڑ: آفریقہ براعظم میں کوہستانی علاقے اور پہاڑ ہیں۔آفریقہ کے وسطی میدانی علاقے میں چند چھوٹے چھوٹے پہاڑی سلسلے موجود ہیں۔ان میں اٹلاسی سلسلہ۔ڈریکنس برگ۔پہاڑ اور کلی منجارو پہاڑ مشہور ہیں۔

اٹلس سلسلہ: یہ پہاڑی سلسلے ہندوستان کے ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔یہ جنوبی یوروپ کے آگے والے پہاڑ ہیں۔ماؤنٹ ٹاب بالکل سب سے اونچی چوٹی ہے۔اٹلس کی پہاڑیاں الجیریا۔مراقش اور تیونیسیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

ڈریکنس برگ سلسلے: آفریقہ کے جنوب مشرقی سمندری ساحل پر پھیلے ہوئے ہیں۔یہ اصل پہاڑ نہیں ہیں بلکہ سطح مرتفع کے راس ہیں۔

کلی منجارو پہاڑیاں: یہ پہاڑی سلسلہ آفریقہ کے مشرقی حصہ میں ہے یہ پہاڑیاں آفریقہ کے بلند پہاڑی چوٹیاں کہلاتے ہیں۔جنکی بلندی 5895 میٹر ہے۔یہ خطِ استوا کے قریب ہونے کے باوجود ہمیشہ برف سے ڈھکے رہتے ہیں جسکی وجہ اسکی بلندی ہے۔کلی منجارو دنیا کا سب سے اونچا آتش فشاں پہاڑ کہلاتا ہے۔

کلی منجاروں پہاڑ

©KTBS Not to be republished

مندرجۂ بالا پہاڑوں کے ساتھ ساتھ آہاگار۔ ٹیبیس ٹی۔ روونجوری۔ کیپ سلسلے اور مشرقی آفریقہ کے پہاڑی سلسلے و دیگر پہاڑیاں ہیں۔

براعظم آفریقہ کا بلند ترین پہاڑی سلسلہ کلی منجارو ہے اور سب سے نشیبی علاقہ اسل (جبوٹی) جھیل ہے۔

سوئیز زمینی علاقہ :۔ (خاکنائے):

دو بڑے اور وسیع زمینی حصوں کے ملنے سے اور دو خلیجوں کے جدا ہونے سے جو زمین کا خطہ بنتا ہے اسکو زمینی (تودہ) علاقہ کہتے ہیں۔ جس میں سوئیز زمین علاقہ (تودہ) بہت مشہور ہے۔

یہ بحر روم اور بحر قلزم کا درمیانی زمینی علاقہ ہے۔ جو آفریقہ اور ایشیا سے ملا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ براعظم آفریقہ میں موجود ملک مصر کا ایک اہم حصہ ہے جو آفریقہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ جسے نہر سوئیز کی تعمیر کی گئی ہے۔ یہ نہر ایک غیر معمولی مصنوعی نہر ہے جو بحر قلزم اور بحر روم سے تعلق پیدا کرتی ہے۔ یہ دنیا کے جہاز رانی کے راستوں میں سب سے زیادہ مصروف راستہ ہے جو یوروپ اور ایشیاء کا درمیانی فاصلہ کو کم کر کے ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔

سوئیز زمینی علاقہ (تودہ)

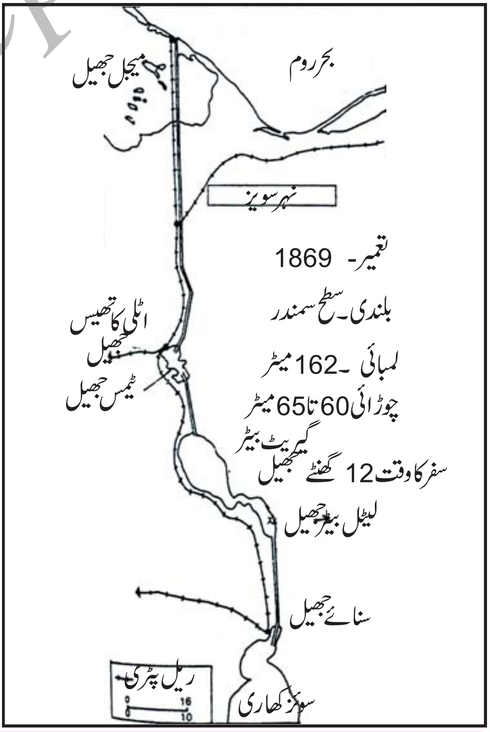

سوئیز نہر

©KTBS Not to be republished

3. آبی وسائل

آفریقہ کی ندیاں:

آفریقہ کی ندیوں کا انتظام اپنی الگ خصوصیت رکھتا ہے۔آفریقہ کےکئی ندیاں اپنی گہرائی کے لئے مشہور ہیں۔اوروہ اپنے کئی آبشار بھی بنائے ہوئے ہیں۔یہاں پر آبشاراورسیلابوں کی تعداد زیادہ ہے۔موسمی تقسیم کی وجہ سے یہاں کے ندیاں عارضی طور پر بہتی ہیں۔جہاز رانی کی سہولیات کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ دائمی ندیوں کی تعداد کم ہے۔یہاں پرملک کی اندرونی ندیوں کی تعداد زیادہ ہے۔

براعظم آفریقہ کی اہم چار ندیاں ہیں۔وہ یہ ہیں۔

(1) دریائے نیل (2) دریائے کانگو (3) دریائے نائجر (4) دریائے زیامبیزی۔آفریقہ کی دیگرندیوں میں سینیگل۔آرینج اورلیمپوپواہم ہیں۔

دریائے نیل: دریائے نیل دنیا کی سب سے بڑی ندی ہےاس کی لمبائی 6,650 کلومیٹر بہتی ہے۔ اس کا جنم وکٹوریہ جھیل میں ہوتاہےاوریہ وہاں سے ریگستانی علاقے کے شمالی حصہ سے بہتے ہوئے بحرِقلزم میں جاملتی ہے۔نیل ندی کا میدانی علاقہ بہت ہی زرخیز ہے عام لوگوں کی زندگی کے لئے سازگار ہے۔یہاں کے لوگ اسی ندی کے پانی کو آبپاشی کے ذریعے اپنی زراعت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔الغزل یہاں کی معاون ندی ہے جو بائیں طرف بہتی ہے۔اورسویت۔نیلی نیل اوراٹبارا دائیں طرف بہنے والی نیل کی معاون ندیاں ہیں۔

نیلی نیل ندی: اتھوپیا کےتھانا جھیل میں جنم لیتی ہےاورکارٹوم نامی مقام پرسفید نیل کے ساتھ مل جاتی ہے۔نیل ندی کےمیدانوں کی مٹی ساری دنیامیں مشہور ہےاس ندی پربنائے گے بندھ میں اسوان بندھ بہت بڑاہے۔

کانگوندی: براعظم آفریقہ کی دوسری لمبی ندی کانگوندی ہے جسے''زائرے'' ندی بھی کہتے ہیں۔ آفریقہ کےلوگ اس ندی کوکئی ناموں سے پکارتے ہیں۔اس کے پیدا ہونے والے مقاموں پراسکا نام''لوآپو

©KTBS Not to be republished

لا‘‘ ہےاور دیگر جگہ اسکا نام’’لوآلابا‘‘ ہے۔

کانگو ندی خط استوا کے قریب میں پیدا ہونے والی ندی ہے جو پہلے شمالی میں بہتے ہوئے پھر جنوب مغربی علاقوں میں4640 کلومیٹر کی دوری تک بہتے ہوئے بحراوقیانوس سے جاملتی ہے۔ یہ ندی آفریقہ کے وسطی علاقے کے استوائی جنگلات کے درمیانی علاقوں سے بہتی ہے۔ یہ ندی مشہور آبشار لیونگسٹن بناتی ہے لیکن کوئی مثلثی دہانہ (dalta) نہیں رکھتی۔

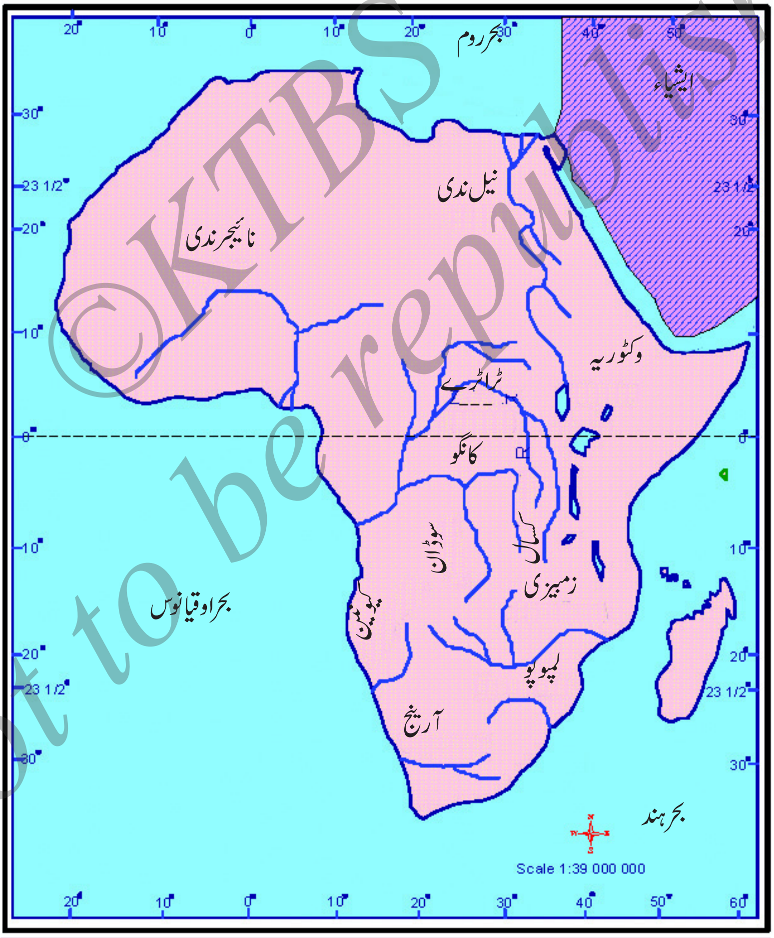

آفریقہ کی ندیاں

©KTBS Not to be republished

نائجر ندی: براعظم آفریقہ کی تیسری لمبی ندی ہے۔ یہ مغربی ساحلی علاقوں کے بلند حصوں میں جنم لیتی ہے یہ بھی بہتے ہوئے بحراوقیانوس سے جاملتی ہے۔ یہ سال بھر بہنے والی ندی نہیں ہے۔اس کی لمبائی 4000 کلو میٹر ہے۔

وکٹوریہ آبشار

زامبیزی ندی: آفریقہ کی چوتھی اہم ندی ہے یہ آفریقہ کے جنوبی علاقے کی اہم ندی ہے۔ یہ وسطی افریقہ کے علاقوں میں جنم لیتی ہے اور بحر ہند میں جاملتی ہے یہ ندی اپنے سفر کے دوران کئی سیلاب اور آبشار بناتی ہے جن میں اہم وکٹوریہ آبشار ہے۔ یہ ندی کئی گہری گھاٹیوں سے ہوکر بہتی ہے جس میں کریبا گھاٹی مشہور ہے۔اس ندی کی لمبائی تقریباً 3500 کلومیٹر ہے۔

سینیگل ندی:۔ یہ ندی گینیا کے فوٹا جالوں سطح مرتفع میں پیدا ہوتی ہے۔پھر شمال مغرب کی طرف بہتے ہوئے 1640 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد مارٹیٹانیا اور سینیگل کی سرحد بن کر بہتے ہوئے بحراوقیانوس میں جاملتی ہے۔

آب وہوا۔قدرتی نباتات اور جانور:

آب وہوا: براعظم آفریقہ شمالی نصف کرہ اور جنوبی نصف کرہ کے درمیان پھیلا ہوا بہت ہی لمبا اور چوڑا براعظم ہے۔اسی لئے اسکو وسطی براعظم بھی کہا جاتا ہے۔اس براعظم کے وسطی علاقے سے خط استوا گذرنے کی وجہ سے یہاں پرسورج کی کرنیں سیدھی پڑتی ہیں۔اس لئے اس براعظم میں منطقہ حارہ کی آب وہوا ہے۔ اسکے ساتھ کئی دیگر عوامل بھی براعظم آفریقہ کی آب وہوا پر اثر انداز ہوتی ہیں۔مثال کے طور پر اس علاقے میں بلند پہاڑوں کا نہ ہونا۔سمندروں کا سیلاب۔مشرق سے مغرب تک وسیع علاقہ اور سہارا کے مغربی علاقے تک بہنے والے (کینری) ہوائیں اورکلہری کے مغربی ساحل سے ہوکر بہنے والی سرد جھیل کا سیلاب ہوائیں

©KTBS Not to be republished

(بینگو لا سیلاب) ساحلی نشیبی علاقوں سے جُڑے ہوئے علاقوں کا درجۂ حرارت کم کرتا ہے۔ یہ دونوں سرد ہوائیں ہونے کی وجہ سے یہ زیادہ نمی کو نہیں لاتے۔ لیکن مغربی نشیبی علاقے میں بہنے والی موسامبک گرم جھیل کا سیلاب مرطوب ہوتا ہے اور بارش برسانے کا سبب بنتا ہے۔

بلند پہاڑی سلسلے نہ ہونے کی وجہ سے آب وہوا کے دوسرے اقسام کی کمی یہاں پر منطقہ حارہ کی آب و ہوا کے لئے آسانی ہے اس لئے آب وہوا میں تبدیلی دیر سے ہوتی ہے۔

آفریقہ کی آب وہوا پر بارش کی تقسیم کاری بھی اثر ڈالتی ہے۔ استوائی علاقوں سے قریب بارش زیادہ ہوتی ہے۔ اس علاقے میں سالانہ اوسط بارش 200 سینٹی میٹر ہوتی ہے جیسے جیسے خط استوا سے دور چلیں بارش کم ہو جاتی ہے۔ صحرا کلہری اور نامیبیا کے علاقوں میں بارش صرف 15 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس کے باوجود کیمرون آفریقہ کا سب سے زیادہ مرطوب علاقہ اور یہاں پر سالانہ 1016 سنٹی میٹر اوسط بارش ہوتی ہے۔

آب وہوا کے علاقے:

آب وہوا کی حالات پر منحصر براعظم آفریقہ کی آب وہوا کو آٹھ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. استوائی مرطوب ہواؤں کا علاقہ
2. ساوناّ جیسے آب وہوا کا علاقہ
3. منطقہ حارہ کے ریگستانی علاقہ
4. بحر روم کی آب وہوا کا علاقہ
5. منطقۂ معتدلہ کے گھاس کے میدان
6. بلند علاقہ
7. مرطوب نیم منطقہ حارہ کا علاقہ
8. خشک موسم سرما پر منحصر نیم منطقہ حارہ کا علاقہ

1. استوائی مرطوب ہواؤں کا علاقہ: یہ استوائی خطے کے دونوں طرف پھیلے ہوئے نشیبی علاقے ہیں اور کانگو کے میدان سے گِنی کے علاقے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں کی درجہ حرارت سال بھر زیادہ گرم اور بارش پر مشتمل ہے۔ یہاں ہر دن دوپہر میں موسلادھار بارش ہوتی ہے زیادہ گرم اور مرطوب آب وہوا مفید نہیں ہے۔

2. ساوناّ جیسے آب وہوا کا علاقہ: یہ سومالیہ۔ ایتھوپیا۔ سوڈان۔ چاز اور نائیجریا کے علاقوں میں پھیلا ہوا آب وہوا کا علاقہ ہے۔ ایسی آب وہوا زیادہ تر سوڈان میں ہوتی ہے۔ اس لئے اسکو سوڈان کی آب ہوا بھی کہتے ہیں۔ یہاں پر درجہ حرارت زیادہ ہوتی ہے وہ نشیبی علاقوں سے بھی مشرقی علاقوں کے بلند علاقوں

©KTBS Not to be republished

میں کم ہوتی ہے۔موسم گرما میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔

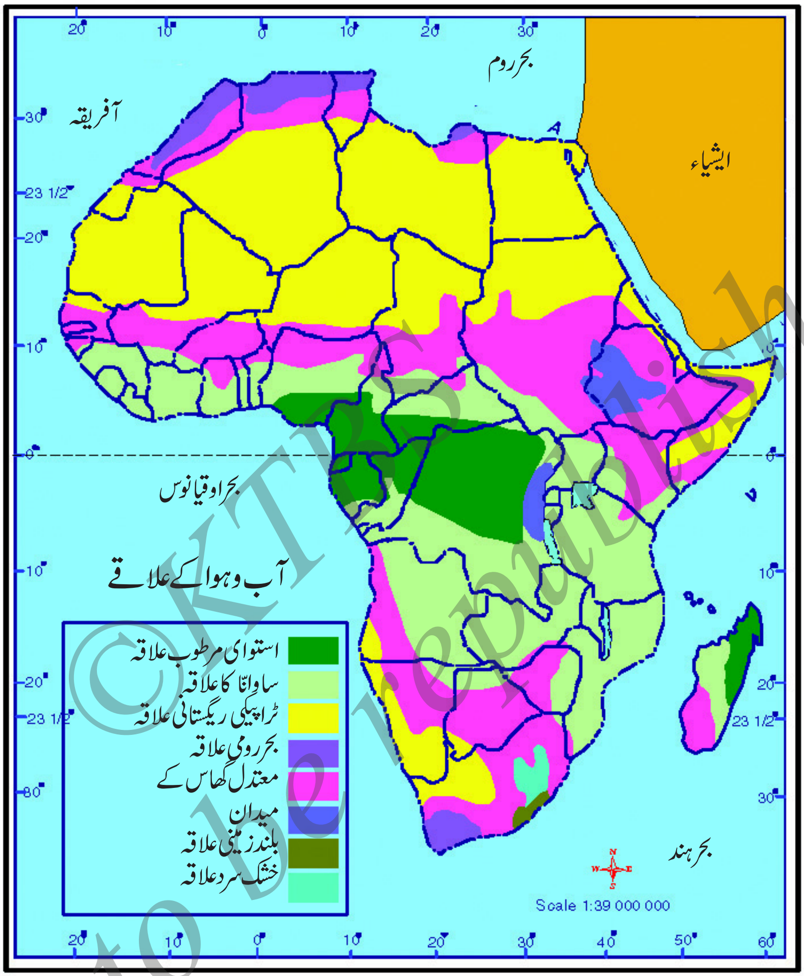

آفریقہ کے آب وہوا کے علاقے

3. منطقہ حارہ کے ریگستانی علاقہ: آفریقہ کے شمالی حصہ اور جنوبی حصوں میں ریگستانی علاقے ہیں۔ ان علاقوں میں گرما میں درجہ حرارت زیادہ رہتی ہے اور موسم سرما بہت سرد ہوتے ہیں۔موسم گرما اور موسم سرما کی بہ نسبت دن اور رات کی درجہ حرارت میں بہت فرق ہوتا ہے۔بارش بہت ہی کم ہوتی ہے۔بادلوں کا دکھائی دینا بھی یہاں تعجب سی بات ہے۔

©KTBS Not to be republished

4. بحرِ روم کی آب وہوا کا علاقہ: براعظم کے شمالی ساحلی حصے اور جنوبی سرا اس قسم کی آب وہوا رکھتے ہیں۔ ان علاقوں میں مراقش شمالی الجیریا اور کیپ علاقے شامل ہیں۔ موسمِ گرما بہت گرم اور خشک اور ٹھنڈی سرد ہوا اور بارش برسانے والے موسم سرما ہوتے ہیں۔ یہی اس آب وہوا کے اہم خصوصیات ہیں۔ صرف یہی وہ علاقہ ہے جہاں سردی کے موسم میں بھی بارش ہوتی ہے۔

5. منطقۂ معتدلہ کے گھاس کے میدان: ان کو اعلیٰ ویلڈ علاقوں کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ڈچ زبان میں ''ویلڈ''(veldts) کے معنی علاقے کے ہیں اس طرح کی آب و ہوا جنوبی آفریقہ کے اندرونی حصوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ سمندری ساحل سے دور ہوتے ہیں۔ ان سے موسم سرما اور موسم گرما کی درجۂ حرارت میں زیادہ مقدار میں فرق نظر آتا ہے۔ موسم گرما میں درجۂ حرارت زیادہ اور موسم سرما بہت ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ ان دونوں موسموں میں بھی بارش بہت کم ہوتی ہے۔

6. بلند علاقہ: اس قسم کی آب وہوا ایتھوپیا کے بلند حصوں اور مشرقی آفریقہ کے حصوں میں ہوتی ہے۔ سطح سمندر سے بہت اونچے علاقے ہونے کی وجہ یہاں پر آب وہوا ٹھنڈی ہوتی ہے۔ بارش بہت کم ہوتی ہے اور صرف گرمی کے موسم میں بارش ہوتی ہے۔

7. مرطوب نیم منطقۂ حارہ کی آب وہوا کا علاقہ: اس علاقے میں ڈریکنس برگ کے پہاڑی حصے اور میڈ کاسکر کا جزیرہ شامل ہے اور مشرقی ساحلی علاقے بھی اس میں شامل ہیں اس قسم کی آب وہوا میں موسم گرما زیادہ گرم اور بارش برسانے والے اور موسم سرما مرطوب اور رخشک ہوتے ہیں۔

8. خشک موسم سرما پر منحصر نیم منطقۂ حارہ کا علاقہ: یہ آفریقہ کے جنوب مشرقی علاقوں میں شامل ہیں۔ مزید گرمی۔ بارش برسانے والے موسم گرما اور نیم خشک موسم سرما اس آب وہوا کے اہم خصوصیات ہیں۔ استوائی علاقے کے مرطوب آب وہوا والے خطوں کی طرح بارش کی تقسیم یہاں بھی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن بلند اور سخت برف کے تودوں کی وجہ سے درجہ حرارت میں تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔

©KTBS Not to be republished

قدرتی نباتات

آفریقہ کے قدرتی نباتات میں امتیازات بہت ہیں۔ کیونکہ نباتات اور حیوانات پر آب وہوا، مٹی۔ طبعی خصوصیات اور انسانی مداخلت کا آپسی اثر راست پڑتا ہے۔

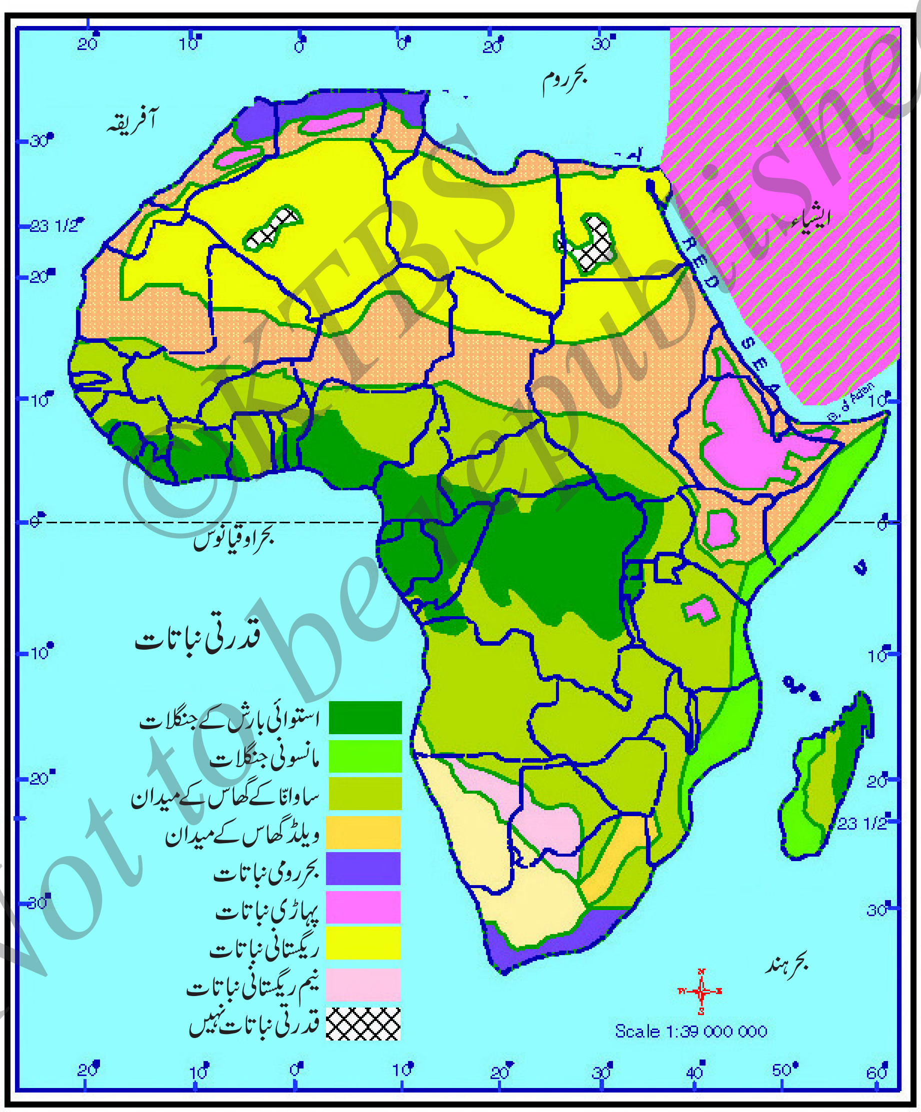

قدرتی نباتات

© KTBS Not to be republished

اس براعظم کے زیادہ تر حصے نباتات کی نوعیت اورانسان کے افعال سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ بہت سارے جنگلات اور گھاس کے میدان کو دیگر مقاصد کے لئے تباہ و برباد کیا جارہا ہے۔اس طرح سے براعظم آفریقہ کے نباتات کی موجودہ حالت اب ''قدرتی''نہیں رہی۔

استوائی علاقے بہت گرم اورمرطوب آب وہوایہاں کے جنگلات کی پیداوار کے لئے موزوں ہے۔ یہاں بلند درخت اُگتے ہیں۔استوائی سدا بہار جنگلات کے اہم خصوصیات یہ ہیں کہ وہ چوڑے پتوں کے درخت رکھتے ہیں اورموٹے پتے والے درخت ہوتے ہیں اورمختلف خصوصیات وانواع کے بہت کم درخت ہیں۔

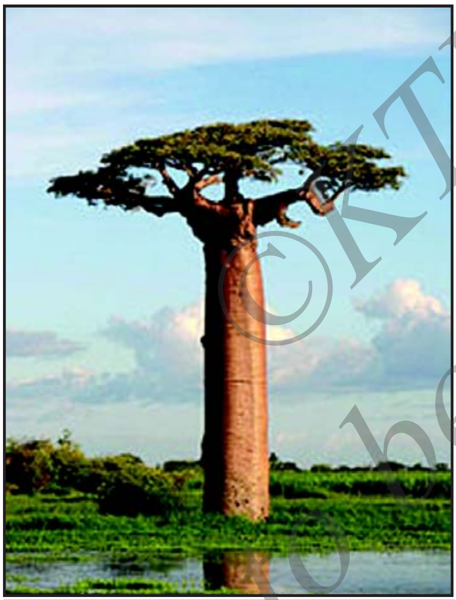
بیوباب درخت

منطقہ حارہ میں اگنے والے مضبوط درخت جیسے ربڑ ایبونی۔سنگونا۔شیشم،ساگوان۔تالے وغیرہ جیسے درخت اگتے ہیں۔میانگرو کے پودے بھی سمندروں کے کنارے جومرطوب زمین ہوتی ہےان علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

استوائی سدا بہار جنگلات سے شمالی اورجنوبی خطوں میں کیکراور بے ابیاب(Baobeb) درختوں کے ساونا جنگلات ہیں۔کم بارش والے علاقوں میں ساونا جنگلات ہیں جن میں کانٹے دار پودے اورگھاس کے میدان کے ہیں اور کانٹے دار درخت اور پائن۔جونیپر۔کارک۔سڈار۔فگ۔اورزیتوں کے درخت بھی بحرِرومی آب وہوا کے علاقوں میں اگتے ہیں۔

سطح مرتفع کی کے بلندعلاقوں میں پہاڑی نباتات،سہارا اورکلہری کے علاقوں میں ریگستانی نباتات پائے جاتے ہیں۔جنوبی آفریقہ کے کروعلاقے میں مشہورخاردارجھاڑیاں،نیل ندی کے میدان میں''سڈ'' نامی مخصوص نباتات ہوتے ہیں۔

©KTBS Not to be republished

جنگلی جانور

آفریقہ کے جنگلی جانوروں میں کئی اہم خصوصیات ہیں۔ یہاں کی آب وہوا کی حالت، طبعی حالت، جنگلات، مٹی کے اقسام، یوروپ اور ایشیاء براعظموں سے تعلق یہاں کے جانوروں کی خصوصیات کے اہم اسباب ہیں۔ بارش جنگلات کے علاقے کئی جانوروں کی رہائش گاہ ہے۔ چمپانزی۔ مختلف اقسام کے بندر۔ گوریلا۔ جنگلی بھینس۔ چیتا۔ اور دیگر حیوانی جانور اس علاقے میں دکھائی دیتے ہیں۔

مگر مچھ اور پانی کے ہاتھی ندیوں اور آبشاروں کے دلدلی علاقوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ کئی دلفریب اور رنگین پرندے بھی یہاں پائے جاتے ہیں۔ کنگ فشر شتر مرغ اور دیگر پرندے بھی یہاں موجود ہوتے ہیں۔

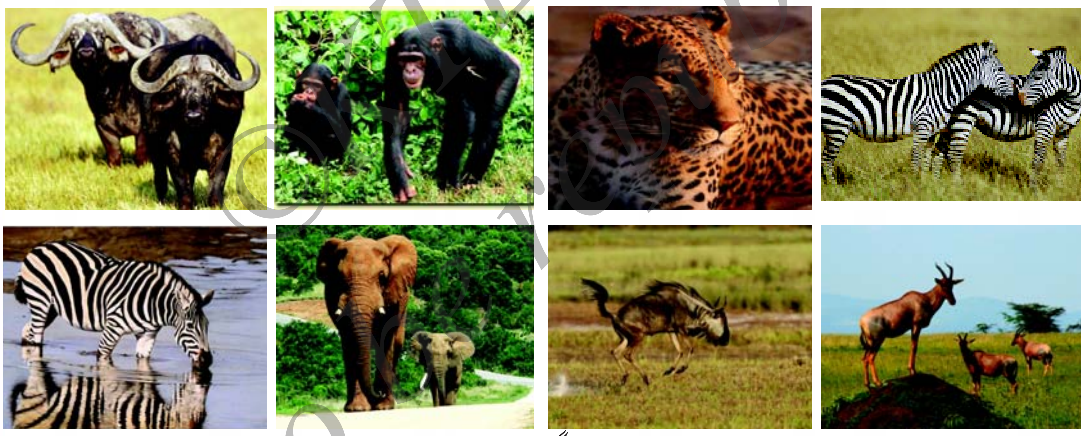

اہم جنگلی جانور

زیبرا۔ جنگلی بلی۔ زرافے۔ گینڈا۔ ہاتھی۔ چیتا۔ اور آفریقہ کے شیر منطقۂ حارہ کے گھاس کے میدان اور سوانا کے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

ریگستانی علاقے میں بچھو۔ اونٹ۔ چھپکلی۔ ریگستانی لومڑی۔ مختلف قسم کے کیڑے مکوڑے دکھائی دیتے ہیں اسکے ساتھ ساتھ ہرن کی ذات والے خوبصورت جانور۔

امپال اور بارہ سنگھا

© KTBS Not to be republished

بارہ سنگھا۔گدھے۔گھوڑ یاڈاکس (Addax) دکھائی دیتے ہیں۔

اونٹ ایک اہم اورمشہورومصروف ریگستانی جانور ہے۔اسے ریگستانی جہاز کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

شترمرغ:

شترمرغ

یہ آفریقہ کا مقامی جانور ہے جو ریگستان اورآفریقہ کے جنوبی میدانوں میں دکھائی دیتا ہے۔ یہ دنیا کے پرندوں میں سب سے بڑا پرندہ کہلاتا ہے۔ دنیا میں سب سے بڑے ساخت کے انڈے دیتا ہے۔ یہ اڑنہیں سکتا لیکن تیز رفتار سے دوڑ نے والا پرندہ ہے اپنے پاؤں میں صرف دوانگلیاں رکھنے والا واحد پرندہ ہے۔

©KTBS Not to be republished

5. زراعت اور صنعتیں:

آفریقہ کے کئی مما لک میں زراعت ہی بہت سارے لوگوں کی معاشی سرگرمی ہے ۔ یہاں کے تقریباً 75% سے زیادہ لوگوں کا پیشہ زراعت ہے۔

استوائی علاقے کے علاوہ آفریقہ کے تمام مما لک میں زراعت ہی زندگی کا باعث ہے۔جدید کیمیائی کھاداورکیڑ ماردوائیوں کا استعمال بہت کم ہے۔کئی علاقوں میں زراعت کا روایتی طریقہ ہے۔فی ہیکٹر کی پیدا وار بھی بہت کم ہے۔

کئی زرعی علاقوں میں غذائی اجناس کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔جوار۔دھان۔باجرا۔شکرقند۔اور مونگ پھلی۔مٹر اورآٹے والی فصلیں بہت اہم ہیں۔استوائی علاقے کی آب وہوا والے علاقے میں باغاتی فصلیں اہم ہیں۔برآمد کے لئے بُرونڈی میں کافی ۔کوکو۔کوٹے ڈی اورے اورگھا نا میں مٹر اورگامبیا میں دالیں اگاتے ہیں۔آفریقہ میں اُگائی جانے والی دیگر فصلیں کپاس، گنّا، کیلے، چائے، پالم آئیل اور لیمو کی ذات کے پھل ہیں۔یہ سب بڑے بڑے باغات (Estate) میں آبپاشی کے ذریعے کاشت کی جانے والی

فصلیں ہیں۔

سینیگل ۔ماریٹینیا۔مالی۔نائجر ۔چاڑ۔شمالی سوڈان ۔ایتھوپیا اور سومالیہ جیسے مما لک میں قحط سالی بہت زیادہ ہے اور وہاں کے لوگ بھوک و پیاس سے تڑپتے ہیں۔

آفریقہ میں مختلف اقسام کے پھل بہت مشہور ہیں۔منطقۂ حارہ اور بحرروم کے علاقوں میں لیمو کی ذات متعلقہ پھل جیسے زیتون ۔موسمی ۔نارنگی ۔انگور عام ہیں۔مشرق آفریقہ میں کاجو کی پیداوار ہوتی ہے۔ جانجی بارا جزیرے اور تنزانیہ کے علاقوں میں لونگ کی فصل کے لئے مشہور ہے۔

یہاں پر مکئی کی بہت اہمیت ہے۔ چند علاقوں میں دھان اور گنّا بھی اُ گایا جاتا ہے۔معاشی فصلیں جیسے کافی ، پالم آئیل مونگ پھلی مشرقی وسطی آفریقہ اور دیگر علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ایتھوپیا میں کافی کی کاشت ہزاروں سال سے کی جارہی ہے۔مصر کپاس کے لئے بہت مشہور ہے۔

کینیا ،جنوبی آفریقہ اور زمبابے جہاں یوروپی اقوام بستے ہیں۔گائے پالن اہم پیشہ ہے۔ دنیا کے 15% گائے آفریقہ میں موجود ہیں۔

زراعت کی پس ماندگی کے اسباب:

آفریقہ میں زراعت کی پسماندگی کے لئے قدیم زراعتی طریقے ،قدیم زراعتی آلات کا استعمال ، ناخواندگی۔قبائلی طرزِ زندگی نجی سرمایہ کاری اور غیرملکی سرمایہ کاری کی کمی وغیرہ ہیں۔

صنعتوں کی سست رفتاری کے اسباب:

- آفریقہ کے کئی مما لک پانی اور معدنیات اور جنگلات سے مالا مال ہے۔لیکن قدرتی وسائل کی تقسیم یکساں نہیں ہے۔یہاں کے کئی مما لک گزر معاش کے لئے زراعت پر منحصر ہیں۔
- پچھلی صدی کے آواخر تک آفریقہ کے قدرتی وسائل کو یوروپ کے لوگ لوٹتے آرہے تھے۔یہی یہاں کی صنعتوں کی ترقی میں روکاٹ بنی۔جس سے صنعتوں کو ملنے والی سہولیات میں کمی ہوئی ہے۔کم سرمایہ۔ ٹیکنالوجی کی کمی۔تجربہ کار مزدوروں کی کمی خریداری کی کم قوت اور سیاسی الجھنیں آفریقہ کی صنعت کاری کی ترقی

©KTBS Not to be republished

میں روکاوٹ بنے ہیں۔

- چند برسوں سے صنعت کاری میں زمبابوے، نائیجریا۔ مصر۔ الجیریا اور جنوبی آفریقہ آگے آرہے ہیں۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد آفریقہ کے کئی ممالک چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں دلچسپی دکھائی ہے۔ یہاں پر کپڑوں کی صنعت۔ دوائیوں کی صنعتیں۔ غذائی اجناس کا تحفظ اور مشروبات کی تیاری کے کارخانے قائم ہو رہے ہیں۔
- بڑے پیمانے کی صنعتیں جیسے لوہے اور فولاد، ربڑ، سیمنٹ اور کیمیائی اشیاء کی صنعتیں جنوبی آفریقہ میں قائم کی جارہی ہیں۔ الجیریا۔ ٹوناسیہ۔ مصر اور زمبابوے جیسے ممالک میں لوہے اور فولاد کی صنعتیں ہیں۔ آفریقہ کی دیگر صنعتوں میں برقی موٹر۔ نقل وحمل کے آلات کی تیاری، ٹراکٹر کی تیاری اور جنگی ہوائی جہاز کی تیاری کے صنعتیں قابل ذکر ہیں۔

قیمتی معدنیات

ہیرا اور سونا:

براعظم آفریقہ میں بے شمار معدنی ذخائر موجود ہیں۔ لیکن قیمتی معدنیات جیسے ہیرے سونے اور پلاٹینم کے ذخیرے کثیر مقدار میں یہاں موجود ہیں۔

ہیرے: دنیا کے کل ہیروں کے ذخائر کا 80% ذخیرہ آفریقہ ہی میں موجود ہے۔ جونسوانا، زائرے اور جنوبی آفریقہ میں ہیرے کی کانیں کثیر مقدار میں موجود ہیں۔ زیوراتی ہیرا اور صنعتی ہیرا (کاروباری ہیرا) ہیرے کی دو قسمیں ہیں۔ کاروباری ہیرے کو آئینہ تراشنے کے آلات کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

سونا: دنیا کے کل سونے کے ذخائر کا 50% حصہ آفریقہ میں ہے۔ آفریقہ کے علاقے جیسے وٹ واٹرریانڈس (ٹرانسوال) اور آرینج فری اسٹیٹ سونے کی کانوں کے علاقے ہیں۔ براعظم آفریقہ کے سونے کی پیداوار میں 50% سے بھی زیادہ حصہ جنوبی آفریقہ کے زمبابوے اور کانگو کے علاقے میں ہیں۔

©KTBS Not to be republished

5.اہم معدنیات

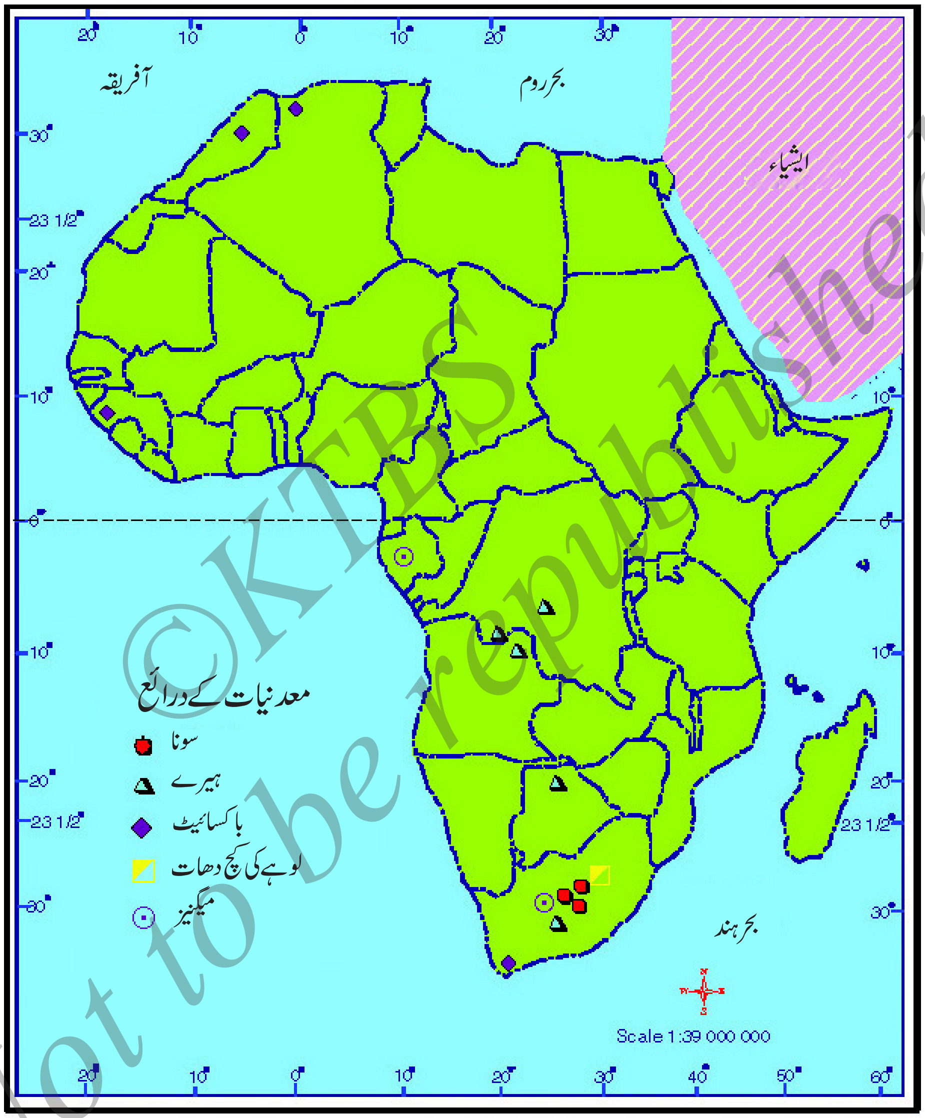

اہم معدنیات

©KTBS
Not to be republished

آبادی میں اضافہ اور آبادی کی تقسیم:

یہ تصور کیا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے انسان آفریقہ میں ہی نظر آیا اور کئی قسم کے اوزار اور آلات کا

استعمال یہیں سے سیکھا۔ ماہرِ علمِ الحیات اور سائنسدانوں کا خیال ہے کہ آفریقہ کے کینیا اور ایتھوپیا کے مشرق جھیلوں کے آس پاس سب سے پہلے ہوموساپین نظر آئے۔

آفریقہ میں نیگرو اور ان کے بنیادی نسل پر مشتمل ہے۔ اب آفریقہ میں مختلف نسلیں اور طبقے موجود ہیں۔ اس براعظم میں کئی ذاتوں اور نسلوں کے لوگوں اور مختلف زبانیں اور تہذیب کے لوگ بھی بستے ہیں۔

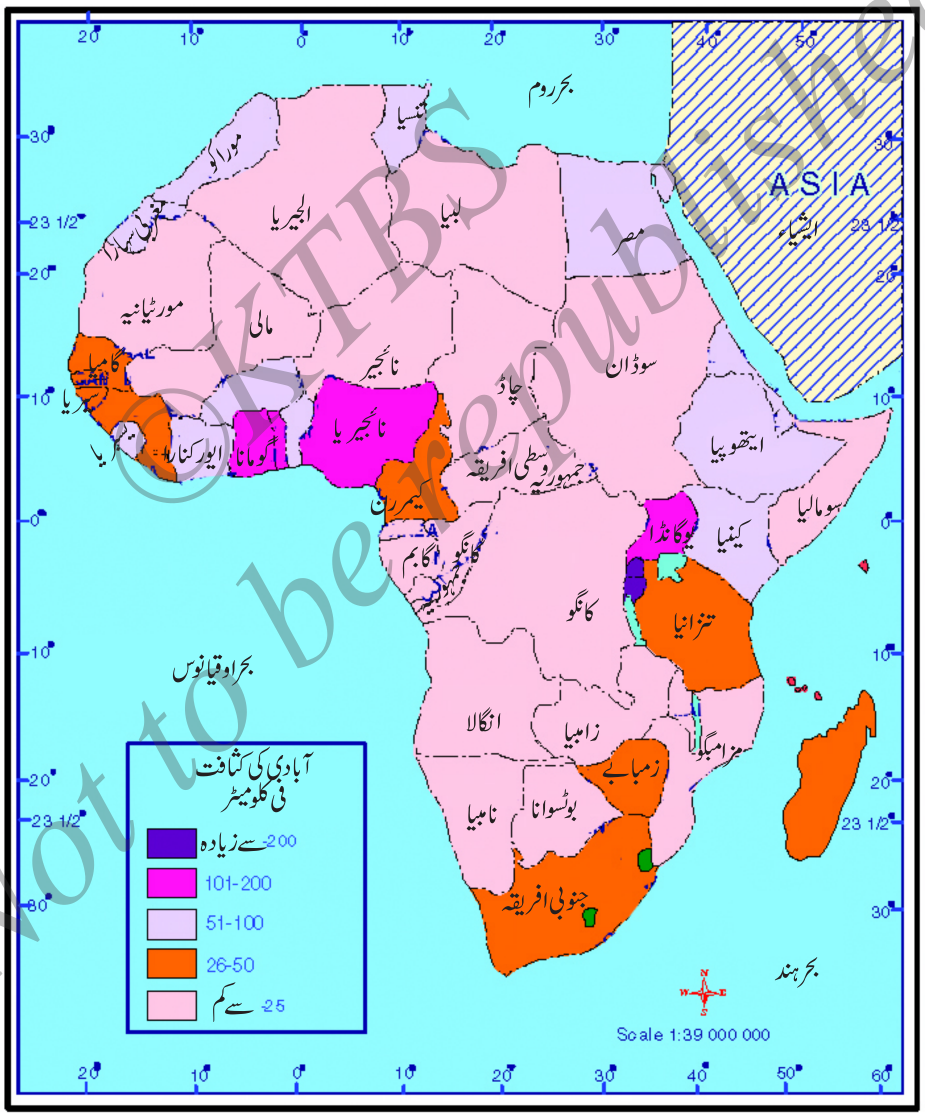

آبادی میں اضافہ

زمبیزی

©KTBS Not to be republished

تقریباً 1051 ملین لوگ براعظم آفریقہ میں بستے ہیں۔ نائیجریا۔ مصر۔ ایتھوپیا زائرے اور جنوبی آفریقہ گنجان آبادی والے ممالک ہیں۔ پچھلے 30 سالوں سے آفریقہ کے ممالک میں موت کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اسکی اہم وجہ، غذائی پیداوار میں اضافہ۔ دوائیوں کی سربراہی اور پاکی وصفائی کا اعلی انتظام ہے۔ لیکن پیدائشی شرح میں بے حد اضافہ آبادی کے فروغ کی اہم وجہ ہے۔ دنیا کی آبادی کا موازنہ کیا جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ آفریقہ کی آبادی میں اضافے کی شرح دنیا کی آبادی میں اضافہ کی شرح سے بہت زیادہ ہے۔ چند ممالک میں جیسے سومالیہ۔ ایتھوپیہ۔ جاڑ۔ نائیجریا۔ مالی وغیرہ حیات کا وقفہ بہت کم صرف 50 سال ہے۔

یہاں کی خصوصیت یہ ہے کہ آبادی کی تقسیم میں غیر یکسانیت ہے۔ گنجان آبادی والے علاقوں میں ساحلی علاقے، دریائے نیل کی وادیاں، شمالی آفریقہ کے بلند علاقے اور میڈ گاسکر اور شمالی ساحلی علاقے، جنوبی آفریقہ، زمبابوے اور زائرے شہر اور کان کنی کے علاقے شامل ہیں۔

کم آبادی والے علاقوں میں ریگستان، پہاڑی علاقے اور استوائی علاقے کے جنگلات شامل ہیں۔ لیبیاء کے سہارا اور الجیریا میں بھی کم آبادی پائی جاتی ہے۔ یہاں پر آبادی کا حجم 15 فی مربع کلو میٹر ہے۔

آفریقہ کے لوگوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1 پگمی۔ بشی مین اور مسائی۔ یہ ریگستانی جنوبی علاقوں میں بستے ہیں۔

2 عرب لوگ۔ جو شمالی آفریقہ میں پائے جاتے ہیں۔

3 ہندوستانی۔ جنوبی آفریقہ اور مشرقی آفریقہ میں رہتے ہیں۔

4 یوروپی جنوبی آفریقہ اور زرخیز ندیوں کے کنارے بستے ہیں۔

جدید الفاظ:

جزیرہ نما۔ وادی۔ جھیل۔ ریگستان۔ آبادی کا حجم۔ زمینی تودہ۔ خط سرطان، خط جدی

یہ بھی معلوم کیجئے۔

- نیل ندی سہارا ریگستان میں بہت دور تک بہتی ہے۔ لیکن وہ کبھی بھی خشک نہیں ہوتی۔ اسکی وجہ

©KTBS Not to be republished

نیل کے نشیبی علاقے میں بارش کی کثرت ہے۔

- سہارا ریگستان آفریقہ کے شمالی حصہ میں ہے جو دنیا کا سب سے بڑا ریگستان کہلاتا ہے۔
- لیبیاء کے عزیزیہ میں دنیا کے سب سے زیادہ درجۂ حرارت 50°c کا اندراج ہوا ہے۔
- اڈاکس (Addax) نامی جانور پانی نہیں پیتا مگر اس کے لئے درکار پانی کو اس کے کھانے والے گھاس اور پودوں سے حاصل کر لیتا ہے۔
- آفریقہ میں بے آبیاب نامی درخت ہے جو بوتل کی شکل کا ہوتا ہے۔ اسکا تنہ پانی کو پکڑے رہتا ہے۔ یہ 1000 سے 12000 لیٹر پانی کو اپنے تنے میں رکھ سکتا ہے۔ کئی مرتبہ مسافر اس کے پانی کو استعمال کرتے ہیں۔
- دنیا کی کل پیداوار کا 24% فیصد کافی آفریقہ میں پیدا ہوتی ہے۔
- دنیا کی کل پیداوار 50% کوکو آفریقہ میں پیدا ہوتا ہے۔
- پگمی دنیا کا سب سے پست قد والے لوگ ہوتے ہیں اور وہ کانگو وادیوں میں رہتے ہیں۔
- آفریقہ کے لوگ مضبوط طاقتور ہوتے ہیں انکی عمر بہت کم ہوتی ہے۔
- براعظم آفریقہ میں 800 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔
- آفریقہ میں دیہاتی آبادی زیادہ ہے اور شہروں کی تعداد کم ہے۔

گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1 آفریقہ کو تاریک براعظم کیوں کہا جاتا ہے؟
2 آفریقہ کو وسطی براعظم کیوں کہا جاتا ہے؟
3 زمینی تودہ (زمینی علاقہ) کسے کہتے ہیں؟ آفریقہ کے زمینی تودہ کونسا ہے؟
4 آفریقہ کے نشیبی علاقوں کے نام لکھئے۔
5 آفریقہ کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی کونسی ہے؟

©KTBS Not to be republished

6 آفریقہ کے مختلف نباتاتی علاقوں کی درجہ بندی کیجئے۔

7 آفریقہ کی سب سے لمبی ندی کا نام کیا ہے؟

8 آفریقہ کے اہم غذائی فصلیں کون کونسی ہیں؟

9 ہیرے کے کان والے آفریقہ کے ممالک کون کونسے ہیں؟

سرگرمیاں:

1 آفریقہ کی عظیم دراروادی میں آنے والے جھیلوں کو نقشہ میں نشاندہی کریں۔

2 نقشہ میں آفریقہ کی اہم ندیوں اور پہاڑوں کی نشاندہی کیجئے۔

3 کرناٹک کے (بے آبیاب) بوتل کی شکل والے درختوں اور پودوں کے تصاویر اکھٹا کروں۔

4 آفریقہ کے اڈاکس اور ہمارے ہندوستان کے جانور کا موازنہ کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished